

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَنَازِلِ حَقِيقَةِ الشَّرَفِ  
 حَقِيقَةُ الشَّرَفِ  
 الْآيَاتُ أَوْلَىٰ بِإِعْلَانِ اللَّهِ لِأَخْوَفٍ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ  
 ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے دلیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم

# محافل الشرفی

## حصہ دوم

مُتَرَبِّعٌ  
 اعلیٰ حضرت شیخ المشائخ شبیبہ غوث الثقلین مولانا الحاج ابوالاحمد سید محمد علی حسین الاشرافی  
 الجیلانی کچھوچھوی سجادہ نشین خاتقاہ حنیہ سرکار کلاں درگاہ رسول پور کچھوچھو شریف فیض آباد (یو پی)

بাহقام  
 نبیرۃ شیخ المشائخ شبیبہ غوث الثقلین اشرف العلماء ربانی دارالعلوم محمدیہ حضرت علامہ الحاج سید شاہ  
 حامد اشرف الاشرافی الجیلانی کچھوچھوی خطیب و امام زکر یا مسجد مسبئی نمبر ۳۰۰۰۰

فانتشر  
 اِدارۃ فیضانِ اشرفِ سنی دارالعلوم محمدیہ مبارک محمد علی دہلوی  
 اِدارۃ فیضانِ اشرفِ دارالعلوم محمدیہ یاوہ مسجد دلائل روڈ ممبئی ۱۳



مَنَازِلِ حَقِيقَةِ الشَّرَفِ  
 حَقِيقَةُ الشَّرَفِ  
 اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ اشرف حسین برادر اکبر خواجہ اشرفی میاں۔ غلط اکبر حضرت مولانا سید شاہ امک اشرف  
 اعلیٰ حضرت مولانا سید شاہ امک اشرفی میاں۔ غلط امیر حضرت مولانا سید شاہ عظیم اشرف وغیرہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 اللَّهُ  
 مُحَمَّدٌ  
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب \_\_\_\_\_ صحائف اشرفی (حصہ دوم)  
 مرتب \_\_\_\_\_ حضرت شیخ المشائخ اشرفی میاں علیہ الرحمہ  
 پروف ریڈنگ \_\_\_\_\_ مولوی حافظ محمد نور الہدیٰ اشرفی زوردرپوری  
 کتابت \_\_\_\_\_ شفیق الرحمن دیواریاوی  
 سند طباعت \_\_\_\_\_ ۱۴۱۹ھ م ۱۹۹۸ء  
 صفحات \_\_\_\_\_ دوسو (۲۰۰)

تعداد بار دوم \_\_\_\_\_ ایک ہزار  
 باہتمام \_\_\_\_\_ اشرف العلماء حضرت علامہ سید حامد اشرف صاحب اشرفی  
 ناشر \_\_\_\_\_ ادارہ "فیضان اشرف" دارالعلوم محمدیہ ممبئی نمبر ۱۳ ریلوے نمبر ۲۲۹۹  
 مطبع \_\_\_\_\_ رضا آفیسٹ (کیلکو) ۱۲۳ ایم۔ ای سارنگٹ رگ آف سین داڑہ وڈ ممبئی ۲

قیمت \_\_\_\_\_ 20

پاکستان میں جملہ حقوق بحق ذکار اللہ خاں اشرفی سیکٹر ۳۶ بلاک ۱۷ کوارٹر ۷  
 بریلی کالونی۔ لاندھی۔ کراچی ۳ پاکستان محفوظ ہیں۔

## ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ فیضان اشرف دارالعلوم محمدیہ باؤلا مسجد دلائل روڈ ممبئی نمبر ۱۱۔ فون نمبر ۳۹۷۹۷۰

۲۔ امام و خطیب زکریا مسجد ممبئی ۲

۳۔ امام و خطیب مسجد سنگتر اشان ۸۲ ڈیمکر روڈ، ممبئی ۸

۴۔ ادارہ فیضان اشرف سنی دارالعلوم محمدیہ مینارہ مسجد امام محمد علی روڈ ممبئی ۲ فون نمبر ۸۵۵۴۲۷

- ۵۔ مولانا محمد ستقیم رضوی مرزا پوری اشرفی نوری بکڈپو درگاہ رسول پور، کچھوچھ شریف، فیض آباد
- ۶۔ ذکار اللہ خاں اشرفی سیکٹر ۳۶ بلاک ۱۷ کوارٹر ۷ بریلی کالونی لاندھی۔ کراچی ۳ پاکستان
- ۷۔ حق اکیڈمی مبارکپور، اعظم گڑھ یوپی
- ۸۔ مکتبہ نعیمیہ سنبھل مراد آباد، یوپی
- ۹۔ لطیفیہ بکڈپو، مومن پورہ، ناگپور، یوپی
- ۱۰۔ رضوی کتاب گھر، غیبی نگر، بھیونڈی، تھانہ
- ۱۱۔ اجیری لائبریری ڈیمکر روڈ ناگپڑہ، ممبئی ۵
- ۱۲۔ اشرفی کتب خانہ، مدینہ مسجد، لکشمی باغ، سائن۔ ممبئی ۲۲



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۶۳	(۲) ایک سال میں محبوب یزدانی سے قرأت سبعہ	۵۷	(۲) بارگاہ محبوب یزدانی میں حضرت نور العین کا مقام
	(۱) نسبت خاص محبوب یزدانی کی خاندان	۵۸	(۱) محبوب یزدانی سے
	(۱) محبوب یزدانی کی تعلیم		(۱) مسجد صالحہ دمشق میں محبوب یزدانی کی علالت
	(۳) مولانا اعظم جمال الدین بدخشی کا مقام علم	۵۹	(۱) محبوب یزدانی کو صحت کامل
	(۱) مولانا اعظم بدخشی سے کتابت حبیبی کی تعلیم	۶۳	(۲) مسند عالی سیف خاں کی عقیدت
۶۵	(۱) محبوب یزدانی کی فرزند نور العین پر کمال		(۱) اسباب دنیا نظروں میں نہ آئیں
	لطف و عنایات		(۱) حضرت نور العین ادرانی اولاد کیلئے دعا و نیر
	(۱) ایک سال تک دوران سفر جہاں پہنچا	۶۰	(۲) فرزندان نور العین عزیز الوجود
	مولانا بدخشی سے تعلیم		(۳) بزرگوں کی روحانیہ اولاد کے ساتھ
	(۱) تعلیم نور العین پر مولانا بدخشی کو ۲ لاکھ		(۱) تعظیم و تحکیم نشان سعادت
	۴۰ ہزار اشرفیاں		(۲) بارگاہ محبوب یزدانی میں شیخ عبد اللہ زاہدی
	(۲) ۳۰ سال تک محبوب یزدانی کے آب و فو کو نوش فرمایا		کی بے ادبی
	(۳) حضرت نور العین پر خواجہ بہار الدین نقشبند		(۱) شیخ فخر الدین زاہدی کی روحانیہ پاک
	کی شفقت		معافی کے لئے حاضر
	(۱) حضرت نور العین کیلئے شیخ الاسلام کی بشارت		(۱) بزرگوں کی روحانیہ پاک ایک عجیب واقعہ
	(۱) حضرت نور العین کیلئے شیخ خلیل اناسی کی نیک عائن	۶۱	(۲) محبوب یزدانی کا ارشاد گرامی
۶۶	کرامت حضرت نور العین		(۱) حیات و موت میں فرزندوں کے ہمراہ
	(۱) محبوب یزدانی کی توجہ باطنی کا اثر		(۱) اولاد نور العین کے مقبول و نیک ہونے کی دعا
۶۷	(۱) امیر علی بیگ ترکی عای کو ایک توجہ باطنی		(۱) اولاد نور العین کے ہر طبقہ میں سالک و مجدد
	سے عالم بنا دیا		(۲) ذکر نسب نامہ
۶۸	(۱) علماء کے ایک مشکل سوال کا دس جواب		(۱) مدنیہ الاولیاء میں چار سو اولیاء کرام سے فیض
	(۱) ایک ذرہ کو آفتاب کی ضیا بخشی	۶۳	

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۷۵	(۳) مشنوی	۶۹	(۱) الہام غیبی
۷۶	(۱) ذکر مجمل خلیفہ اول حضرت نور العین		(۱) چار نعمتوں پر فخر
	(۲) ذکر حضرت شیخ کبیر العباسی		(۲) محبوب یزدانی کو ۱۱۴ مشائخ سے
	(۳) کرامت عجیبہ		نعمت معرفت حاصل ہوئی
۷۷	(۱) دولت ایمان سے شرفیابی اور علما سے نجات		(۱) احسان مرشد کا اظہار
۷۸	(۱) محبوب یزدانی کا مکتوب نامہ شیخ کبیر العباسی	۷۰	(۱) مشائخ زمانہ سے ملی ہوئی نعمتوں میں
۸۱	(۱) ذکر حضرت شیخ محمد درتیم		نور العین کا حصہ
	(۱) شیخ محمد درتیم پر محبوب یزدانی کی نوازشات		(۲) کرامت حضرت نور العین
	(۲) قصبہ سرور پور میں واقعہ عجیبہ		(۱) قلعہ خاں جو پوری کی ناگوار خاطر گفتگو
۸۲	(۱) ذکر حضرت شیخ شمس الدین فیادرل ودھی		(۱) مردان غیب کا ظہور اور قلعہ خاں کی پٹائی
۸۳	(۱) احترام مرشد	۷۱	(۱) فرزندان محبوب یزدانی کی برائی چاہنے
	(۱) نوازشات محبوب یزدانی		وائے کا برا ہو گا۔
	(۲) کتاب مسمیٰ بہ اسرار حقیقت	۷۸	(۲) ذکر خلفائے حضرت نور العین
	(۳) مزار فائز المرام شیخ شمس الدین فیادرل ودھی		(۱) تاریخ وفات حضرت نور العین اور
۸۵	(۱) صاحبزادگان حضرت شیخ شمس الدین		مزار پاک (مخدوم آقا خان)
	(۱) قطعہ تاریخ	۷۲	(۱) فرزندان حضرت نور العین اور ان کی
	(۲) ذکر حضرت سید عثمان		خصوصیات
۸۶	(۱) ذکر حضرت شیخ سلیمان محدث	۷۳	(۱) عطیہ حضرت خضر علیہ السلام
	(۱) فن حدیث کے استاد شیخ سلیمان محدث		
	(۲) ذکر حضرت شیخ معروف الدیوبی	۷۵	
۸۷	(۳) شیخ معروف در محبوب یزدانی پر		
	(۱) نوازشات و بشارت محبوب یزدانی		

### بارہواں صحیفہ

- (۱) محبوب یزدانی کے بعض خلفاء کرام کے بیانیں  
(۲) محبوب یزدانی کا ارشاد گرامی

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۸۷	۲) شیخ معروف اولیاء مکتوم سے ہیں	۹۳	۱) شیخ ہروی بارہ سال خدمت محبوب یزدانی میں
۸۸	۳) ذکر حضرت شیخ احمد قفال	۹۴	۱) ذکر مولانا شیخ صفی الدین ردو لوی
۸۸	۱) مزار فائز الانوار شیخ احمد قفال	۹۵	۲) ہند میں نعمان ثانی
۸۸	۲) ذکر حضرت شیخ رکن الدین شہباز شیخ قیام الدین	۹۵	۳) قرب خداوندی بطیفی ولی
۸۹	۲) شیخ رکن الدین و شیخ قیام الدین	۹۵	۱) شیخ صفی الدین کی محبوب یزدانی سے ملاقات
۸۹	۳) صاحب طیروسیر	۹۶	۲) شیخ صفی الدین پر محبوب یزدانی کی
۸۹	۴) نوازشات خاص صاحب طیروسیر پر	۹۶	۳) نوازشات و کرم
۸۹	۱) مزارات صاحب طیروسیر	۹۶	۴) مزار شیخ صفی الدین ردو لوی
۸۹	۲) کرامت عجیبہ	۹۶	۱) فرزند شیخ صفی الدین قدیم محبوب یزدانی میں
۸۹	۳) قوت روحانی سے دریا کا پانی مانند خون	۹۶	۲) مخدوم اسماعیل کو شیخ عبدالحی ردو لوی
۸۹	۴) قبرے نعش مبارک کی منتقلی اور پیرائے کبر واقعہ	۹۶	۳) کی بشارت
۸۹	۱) ساڑھے پانچ سو برس میں نعش مبارک کی منتقلی	۹۶	۱) حضرت شیخ العالم عبدالحق ردو لوی کا بعد وصال
۸۹	۱) آپ کی اولاد بدولت اعظم گدھ اور نہرو گھوڑے	۹۶	۲) مزار سے ظاہر ہو کر شیخ عبد اللہ کو س کو بیعت کرنا
۸۹	۱) سکونت پذیر	۹۶	۳) شہد میں حضرت محبوب یزدانی کا وصال مبارک
۸۹	۲) ذکر مولانا شیخ امیل الدین حرمہ باز صاحب	۹۶	۴) حضرت شیخ العالم نے حضرت محبوب یزدانی
۸۹	۳) طیروسیر	۹۶	۵) کارنامہ نہیں پایا
۸۹	۴) ذکر مولانا شیخ جمیل الدین سپید باز	۹۶	۱) ذکر شیخ سہار الدین ردو لوی
۸۹	۵) صاحب طیروسیر	۹۶	۲) شیخ سہار الدین محبوب یزدانی کے خلیفہ
۸۹	۶) شیخ جمیل الدین کی قوت پرواز	۹۶	۳) جلیل الشان
۸۹	۱) ذکر مولانا قاضی حجت	۹۶	۴) شیخ سہار الدین کا ایک درویش سے نزاع
۸۹	۲) ذکر حضرت مولانا شیخ عارف مکرانی	۹۶	۵) شیخ سہار الدین کا محبوب یزدانی کی
۸۹	۳) ذکر مولانا شیخ ابوالکلام نجفی	۹۶	۶) بارگاہ میں عرضداشت بھیجنا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۹۹	۱) عرضداشت کی پشت پر جواب "جو کوئی کینہ غلامان اثرنی سے مخالفت کرے گا خراب ہوگا"	۱۰۰	۲) بارگاہ ولی کی نیازمندی سے قرب خداوندی
۱۰۰	۱) مزار مبارک	۱۰۰	۳) قاضی محمد کی تعلیم و تربیت اور ریاضت مجاہدہ
۱۰۰	۲) ذکر ملا کریم درویش کامل کا	۱۰۰	۴) انوار سب کے طے ہونے پر خرقہ و خلافت سے شرفیابی
۱۰۰	۳) محبوب یزدانی اور ملا کریم کی ملاقات	۱۰۰	۵) ذکر حضرت مولانا قاضی ابوجعفر معرفت معین
۱۰۰	۴) ملا کریم کا اظہار احترام و عقیدت زبان ہندی	۱۰۰	۶) مٹھن سدھوری
۱۰۰	۵) محبوب یزدانی کی نظر میں ملا کریم کا مقام	۱۰۰	۷) خلیفہ محبوب یزدانی
۱۰۰	۶) شیخ العالم شیخ صفی الدین، شیخ سہار الدین	۱۰۰	۸) ذکر حضرت مولانا ابوالمظفر محمد لکھنوی
۱۰۰	۷) بارگاہ ملا کریم میں	۱۰۰	۹) مولانا ابوالمظفر مشاہیر علماء زمانہ سے
۱۰۰	۸) بوقت ملاقات عجیب گفتگو اور اسکے اثرات	۱۰۰	۱۰) فصاحت و بلاغت میں نظیر نہیں
۱۰۰	۹) مزار شیخ سہار الدین	۱۰۰	۱۱) بارگاہ محبوب یزدانی میں قصیدہ خوانی
۱۰۰	۱۰) مزار شیخ سہار الدین سے آواز "کون ہمارا پھول لیجاتا ہے"	۱۰۰	۱۲) ارشاد محبوب یزدانی "زمانہ سن گئی تم پر ختم"
۱۰۰	۱) ذکر حضرت شیخ خیر الدین سدھوری	۱۰۰	۱۳) ذکر حضرت علامہ الہدیٰ مولانا علام الدین جاسی
۱۰۰	۲) شیخ خیر الدین عالم و فاضل جامع فروع و اصول	۱۰۰	۱۴) مولانا علام الدین جاسی علامہ دہر کے ستارے
۱۰۰	۳) شیخ خیر الدین کی بارگاہ محبوب یزدانی میں حاضری	۱۰۰	۱۵) مسائل مشکل
۱۰۰	۴) شیخ خیر الدین کے مسائل مشکل بغیر	۱۰۰	۱۶) محبوب یزدانی سے ملاقات
۱۰۰	۵) بیان کے حل فرمادیا	۱۰۰	۱۷) دور گفتگوئی باتوں میں مسائل کا حل
۱۰۰	۶) شیخ خیر الدین کا بیعت و خلافت مشرف ہونا	۱۰۰	۱۸) علامہ جاسی کا ایک جماعت کے ساتھ مشرف
۱۰۰	۷) ذکر حضرت مولانا قاضی محمد سدھوری	۱۰۰	۱۹) بیعت حاصل کرنا
۱۰۰	۸) قاضی محمد عالم زینان اور خلیفہ محبوب یزدانی تھے	۱۰۰	۲۰) خرقہ و خلافت نامہ سے مشرف ہونا
۱۰۰	۹) قاضی محمد اور محبوب یزدانی کی ملاقات	۱۰۰	۲۱) قصہ جاسی میں محبوب یزدانی کے ورد و رسوم

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۰۸	(۲) اجمودھبائیں ہمراہ محبوب یزدانی	۱۰۶	(۱) کی نشاندہی شیخ سلمان نے فرمایا
۱۰۶	ابراہیم مجذوب سے ملاقات	۱۰۶	(۲) محبوب یزدانی کی تعریف و توصیف
۱۰۶	(۱) بوقت طعام ابراہیم مجذوب نے سید رضا کو طلب کیا	۱۰۶	(۳) اہل قصبہ کو محبوب یزدانی سے بیعت
۱۰۶	(۲) سید رضا کا انکار بے نازی کا جوٹھا	۱۰۶	وارادت کی تلقین کی
۱۰۶	نہ کھاؤں گا	۱۰۶	(۱) ذکر حضرت شیخ کمال جاسسی
۱۰۶	(۳) ابراہیم مجذوب کا اظہار جلال تکلیف ٹھاکر	۱۰۶	(۲) ریاضت و مجاہدہ اور خرقہ و خلافت
۱۰۶	سید رضا کے سر پر مارنا چاہا	۱۰۶	سے شرفیالی
۱۰۶	(۲) سفارش کے لئے درمیان میں مجتبیٰ یزدانی	۱۰۶	(۲) خانقاہ جاس میں جانشینی
۱۰۶	(۱) قہر کے ہاتھ کا ضرب	۱۰۶	(۲) خانقاہ میں اہتمام دعوت اور اہل قصبہ کا
۱۰۶	(۲) کئی منزلہ پختہ مکان پر نیکہ مارا اور	۱۰۶	وعدہ انتظام
۱۰۶	سار امکان گر پڑا	۱۰۶	(۱) عدم ایفاء وعدہ پر شیخ کمال کا جلال
۱۰۶	(۱) سید رضا کا نسب نامہ	۱۰۶	(۲) قصہ بیگ لگ گئی اور چار ہزار آدمی جل گئے
۱۰۶	(۲) تاریخ وفات ۸۹۷ھ	۱۰۶	(۲) شیخ کمال کو ندامت اور برائے معذرت
۱۰۶	(۳) آپ کی اولاد ریاست پٹیالہ اور ماہل	۱۰۶	روح آباد حاضری
۱۰۶	ضلع اعظم گڑھ میں	۱۰۶	(۲) مریدوں کی بربادی پر محبوب یزدانی کا
۱۰۶	(۴) سید رضا کے ایام عرس کی کرامت عجیبہ	۱۰۶	اظہار جلال
۱۱۰	(۱) ذکر حضرت جمشید بیگ قلندر ترک	۱۱۰	(۳) شیخ کمال اور انکی اولاد پر عتاب جہانگیری
۱۱۰	(۲) یاغستان میں ترکان قوم ازبکان کے	۱۱۰	(۱) ذکر سید عبدالوہاب
۱۱۰	اہل عقیدت	۱۱۰	(۲) خلیفہ محبوب یزدانی
۱۱۰	(۲) ہزاروں گھوڑے اور اسباب دنیا	۱۱۰	(۲) خدمت محبوب یزدانی اور نعین مرگ کی برکت
۱۰۸	بارگاہ محبوب یزدانی میں نذر	۱۰۸	(۱) ذکر حضرت سید رضا عرف شاہ راجہ
۱۰۸	(۳) امیر تیمور لنگ نے محبوب یزدانی سے	۱۰۸	(۲) خلیفہ محبوب یزدانی

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۱۳	(۱) الناس کلہم عبد لعبدی کی	۱۱۰	ملاقات و زیارت کی
۱۱۳	بشان عالمائہ و فاضحت	۱۱۰	(۳) تمام گھوڑے و اسباب راہ خلائس لٹا دیا
۱۱۳	(۲) ذکر حضرت مولانا حاجی فخر الدین جوہوری	۱۱۱	(۱) جمشید بیگ کو ریاضت و مجاہدہ کے
۱۱۳	(۳) ہم کالی محبوب یزدانی میں زیارت حرمین	۱۱۱	بعد خرقہ و خلافت نامہ
۱۱۳	طیبین کی سعادت	۱۱۱	(۲) عمارت روضہ مبارکہ اور حوض گرد و حوض
۱۱۳	(۴) ذکر حضرت مولانا شیخ داؤد برادر مولانا فخر الدین	۱۱۱	تیار کرانے کے ہتھم
۱۱۳	(۲) تعلیم و تربیت باطنی مولانا فخر الدین کے سپرد	۱۱۱	(۲) سلسلہ عالیہ سیویہ میں تعلیم سلوک کے
۱۱۳	(۱) ذکر حضرت مولانا نازک الدین و شیخ آدم عثمان	۱۱۱	بعد یاغستان واپسی اور خدمت دین
۱۱۳	(۲) علوم ظاہری و باطنی کے مخزن	۱۱۱	(۲) ذکر حضرت قاضی شہاب الدین ملک العلماء
۱۱۳	(۲) شرف بیعت اور خرقہ و خلافت نامہ	۱۱۱	دولت آبادی
۱۱۳	کے بعد نوازش و عطا	۱۱۱	(۲) ملک العلماء مقتدائے علماء زمانہ
۱۱۳	(۲) گھوڑی سے دریائے کوئی اور کوہ نیپال	۱۱۱	(۳) حالت کیفیت میں محبوب یزدانی کی زبان
۱۱۳	تک عطا فرما دیا	۱۱۱	مبارک سے کلمہ الناس کلہم عبد لعبدی
۱۱۳	(۳) ذکر شیخ تاج الدین و نور الدین	۱۱۱	(۲) علماء کی ایک جماعت کا اختلاف
۱۱۳	(۲) شرف بیعت اور خرقہ و خلافت نامہ	۱۱۱	(۴) ملک العلماء چار خیال دل میں لپیٹ کر
۱۱۳	کے بعد دیار حاجی پور میں خدمت دین	۱۱۱	محبوب یزدانی کی بارگاہ میں
۱۱۵	(۱) ذکر مولانا شیخ الاسلام احمد آبادی	۱۱۲	(۵) ملک العلماء کا خطاب ملنے کا سبب
۱۱۵	(۲) جامع علوم و فنون	۱۱۲	(۱) یکے بعد دیگرے چاروں خیالات کا صدور
۱۱۵	(۳) بطریق امتحان چن مساکل علمی مجتبیٰ یزدانی سے	۱۱۲	(۲) انشراح صدر اور شرف بیعت و خلافت
۱۱۵	(۲) جواب شافی کے بعد بھی خود نمائی اور حرکت نازیبا	۱۱۲	(۳) شطیحات مشائخ زبان محبوب یزدانی
۱۱۵	(۲) طرز عمل پسند نہ آیا	۱۱۲	(۴) راز و ریشاں کے منکشف پر عتاب جہانگیری
۱۱۵	(۴) بحالت خواہش بیت ناک از میں مقابلہ سے منع	۱۱۲	(۲) چہرہ سیاہ ہو گیا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
114	① عالی مراتب اور صاحبانہ و جلال	119	① قوت باطنی سے پانی کے باہر نکل آئے
115	② دنیاوی خواہشات سے ترک تعلق	120	② محبوب یزدانی سے ملاقات اور اپنی زبان میں گفتگو
116	③ عطار خرقہ خلافت	121	③ شہج کیلک کالباس پر یزادوں جیسا
117	④ خرقہ خلافت قبائے شاہی کے نیچے پہنتے تھے	122	④ ذکر حضرت مولانا سید نور الدین ظفر آبادی
118	⑤ صبر پختہ خرقہ زیر قبادا شتند	123	⑤ عطا خرقہ خلافت نامہ
119	⑥ ذکر حضرت شیخ محمود کنٹوری	124	⑥ ذکر حضرت ملک محمود تیس موضع بھدوٹ
120	⑦ آپ نے نظر عنایت ظاہری و باطنی	125	⑦ آپ خلفاء خصوصیت مآب سے تھے
121	⑧ ریاضت و مجاہدہ اور خلافت و اجازت	126	⑧ عجب غریب پتھر
122	⑨ خدمت و صفیات اور حصول دعا و خیر	127	⑨ محبوب یزدانی نے ملک محمود کو عجیب
123	⑩ ذکر حضرت مولانا عبد اللہ دیار بنارسی	128	⑩ غریب پتھر عطا فرمایا
124	⑪ آپ خلفاء جلیل القدر سے تھے	129	⑪ آپ کی اولاد موضع بھدوٹ میں
125	⑫ جامع رسالہ ہذا مزار حضرت عبداللہ دیار بنارسی	130	⑫ ذکر حضرت بابا حسین کتاہار رحمۃ اللہ علیہ
126	⑬ ذکر حضرت مولانا درالبحر مدنیہ الاشرف	131	⑬ خادم خاص
127	⑭ سمندر کے نیچے ایک شہر "مدینۃ الاشرف"	132	⑭ سفر و حضر میں ہر کالی کا شرف
128	⑮ مدینۃ الاشرف میں تین برس مجبور بزدانی	133	⑮ ناظم کتب خانہ اشرفی
129	⑯ کا قیام	134	⑯ ذکر حضرت سید حسن علم بردار
130	⑰ شیخ درالبحر خرقہ و خلافت نامہ عطا فرما کر قائم مقام کیا	135	⑰ سفر و حضر میں ہر کالی کا شرف
131	⑱ آپ کے مرید شیخ کیلک کی حضرت نظام یمنی اور محبوب یزدانی سے جہاز پر ملاقات	136	⑱ علم بردار محبوب یزدانی اور خلیفہ دینار
132	⑲	137	⑲ ذکر حضرت شیخ جمال الدین راؤ رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
121	① صاحب کرامت خلیفہ محبوب یزدانی	122	② درپن ناتھ جوگی عرف کمال پندت کے مقابلہ
122	③ کمال پندت کا زیر ہو کر مشرف باسلام ہونا	123	④ آپ کا مزار مبارک موضع راؤت پارہ
123	⑤ کچھوچھو شریف سے ڈھائی کوس کے فاصلہ پر	124	⑥ جامع رسالہ ہذا کا مزار مبارک پر چافری
124	⑦ آپ کی اولاد میں شیخ رجب صاحب کمال	125	⑧ درویش معاش نوربانی (کپڑا بننا)
125	⑨ موضع میں پیر کی آمد اور اہلیہ کی فہمائش دعوت	126	⑩ شیخ رجب نے کارگاہیں ہاتھ ڈالا اور
126	⑪ رد ہو چکی نکال کر اہلیہ کو دیکر کہا لو پکاؤ اور	127	⑫ مرشد کو کھلاؤ
127	⑬ موضع گڑھا موضع نصر اللہ پور جلال پور میں	128	⑭ آپ کی اولاد
128	⑮ ذکر حضرت مولانا عزیز الدین شہوہ نوری رحمۃ اللہ علیہ	129	⑯ خلیفہ محبوب یزدانی
129	⑰ شہوہ نویسی اور تقسیم کاری	130	⑱ آپ کا مزار گڑھا مال خانہ سے پورب پوشیدہ تھا
130	⑲ شاہ عزیز اشرف کے مکان کی بنیاد کھودنے	131	⑳ پر صاحب مزار نے بشارت دی
131	㉑ محبوب یزدانی کے ۹ خلفاء کے مزار کی بشارت	132	㉒ ذکر حضرت قاضی رفیع الدین اودھی رحمۃ اللہ علیہ
132	㉓	133	㉔

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۲۳	تیرہواں صحیفہ	۱۲۳	۲) ذکر حضرت قاضی رفیع الدین اودھی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۴	۱) حضرت محبوب یزدانی کے سفر آخرت	۱۲۴	۱) عطاء خرقہ و خلافت نامہ
۱۲۵	۲) قال الاشرف السفسفران	۱۲۴	۳) ذکر حضرت شیخ یحییٰ کلاہ دار
۱۲۸	۳) ساری عمر میں چار مرتبہ سخت علالت	۱۲۴	۴) محبوب یزدانی کے خلیفہ باوقار
۱۲۸	۱) سن مبارکہ ۱۲ سال	۱۲۴	۵) تاج خلافت آپ کے بہت ملق
۱۲۸	۲) حاضریں کو تعجب	۱۲۴	۶) سفر و حضر میں ہر کابی کا شرف
۱۲۸	۳) ہمیشہ ہلال محرم دیکھ روتے	۱۲۴	۷) ذکر حضرت مولانا نظام مہنی
۱۲۸	۴) حضرت نورالعین نے انہا خوشی کا سبب کیا؟	۱۲۴	۸) خلیفہ محبوب یزدانی
۱۲۸	۵) فرمایا: بابا یہ مہینہ میرے جد حضرت امام	۱۲۴	۹) ۱۲ برس کا صل خدمت محبوب یزدانی میں
۱۲۵	۶) کی شہادت کا ہے اس مہینہ میں انتقال کر دنگا	۱۲۴	۱۰) جامع ملفوظات لطائف اشرفی
۱۲۵	۷) تو باعتبار مہینہ جد کی موافقت ہوگی	۱۲۴	۱۱) مکتوب محبوب یزدانی میں جا بجا آپ کا ذکر
۱۲۵	۸) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۲) مزار مبارک کی تحقیق نہیں
۱۲۵	۹) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۳) ذکر حضرت قاضی حجت
۱۲۵	۱۰) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۴) خلیفہ محبوب یزدانی اور سفر و حضر میں
۱۲۵	۱۱) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۵) ہر کابی کا شرف
۱۲۵	۱۲) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۶) ذکر حضرت سید السادات مجمع البرکات
۱۲۵	۱۳) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۷) سید حسام الدین زنجانی تم پونوی قدس سرہ
۱۲۵	۱۴) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۸) آپ کا مزار فائز الانوار لب دریا پونہ میں ہے
۱۲۵	۱۵) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۱۹) خلیفہ محبوب یزدانی
۱۲۵	۱۶) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۲۰) محبوب یزدانی کے خلفاء کرام کا ذکر
۱۲۵	۱۷) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۲۱) احاطہ تحریر میں دشوار
۱۲۵	۱۸) حاضریں گر یہ کنناں اور کھرام بپا	۱۲۴	۲۲) چند خلفاء نامی و گرامی کے اسماء مبارکہ

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۲۸	۱) لب ہائے مبارکہ سے تسلی و تشفی	۱۲۸	۱) چھوڑ جاتے ہو
۱۲۸	۲) عشرہ محرم میں حسب معمول اعمال عاشورہ	۱۲۸	۲) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی تشریف آوری
۱۲۸	۳) دسویں محرم کو تیز حال اور سفر آخرت کا ارادہ	۱۲۸	۳) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۴) پیر محرم کعبہ شریف حضرت نجم الدین اصفہانی	۱۲۸	۴) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۵) پیر محرم کا ارشاد: فرزند اشرف مزید چند روز	۱۲۸	۵) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۶) مزاج پر سی و عیادت کے لئے مخدوم زادہ	۱۲۸	۶) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۷) محبوب یزدانی کا مخدوم زادہ کیلئے دعا خیز فرمانا	۱۲۸	۷) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۸) ارشاد فرمایا میان محبوب و محب ایک حجاب	۱۲۸	۸) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۹) باریک باقی رہ گیا ہے	۱۲۸	۹) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۰) کیا چاہتے ہو کہ دوست دوست سے نہ ملے	۱۲۸	۱۰) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۱) حاضریں مجلس پر کیفیت وجد	۱۲۸	۱۱) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۲) ۱۵ محرم کو مردان اخبار و ابرار حاضریں	۱۲۸	۱۲) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۳) راز و نیاز کی باتیں	۱۲۸	۱۳) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۴) ہماری مراد کی کجی تھا رسے ہاتھ میں	۱۲۸	۱۴) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۵) عنان حیات مجھے سپرد کی گئی چاہوں زندہ	۱۲۸	۱۵) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۶) رہوں چاہوں انتقال کروں	۱۲۸	۱۶) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۷) ۱۶ محرم کو مردان ابدال کی حاضریں	۱۲۸	۱۷) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۸) اے لشکر خدا کے سردار اپنے لشکر کو کیوں	۱۲۸	۱۸) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۱۹) ۱۶ محرم کو مردان ابدال کی حاضریں	۱۲۸	۱۹) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۰) اے لشکر خدا کے سردار اپنے لشکر کو کیوں	۱۲۸	۲۰) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۱) ۱۶ محرم کو مردان ابدال کی حاضریں	۱۲۸	۲۱) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۲) اے لشکر خدا کے سردار اپنے لشکر کو کیوں	۱۲۸	۲۲) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۳) ۱۶ محرم کو مردان ابدال کی حاضریں	۱۲۸	۲۳) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۴) اے لشکر خدا کے سردار اپنے لشکر کو کیوں	۱۲۸	۲۴) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۵) ۱۶ محرم کو مردان ابدال کی حاضریں	۱۲۸	۲۵) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۶) اے لشکر خدا کے سردار اپنے لشکر کو کیوں	۱۲۸	۲۶) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۷) ۱۶ محرم کو مردان ابدال کی حاضریں	۱۲۸	۲۷) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۸) اے لشکر خدا کے سردار اپنے لشکر کو کیوں	۱۲۸	۲۸) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۲۹) ۱۶ محرم کو مردان ابدال کی حاضریں	۱۲۸	۲۹) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی
۱۲۸	۳۰) اے لشکر خدا کے سردار اپنے لشکر کو کیوں	۱۲۸	۳۰) ۷ محرم کو مردان اوتاد کی روانگی اور محبوب یزدانی



صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۳۵	① بعد افاقہ شاہ عبدالرزاق کو حجرہ مبارکہ میں لیجا کر عنایت و کرم فرمانا	۱۳۲	① روضہ مبارکہ کی بنیاد میں مکہ شریف کا پتھر کھا گیا
"	② مسدس	"	② شیخ زکین الدین صاحب طبر و سرگوشہ شریف سے ایک ساعت میں پتھر لائے
"	② اصحاب و احباب کو بشارت و تسلی	"	② حجرہ خاص و حدت آباد، انفوس قدسیہ نے تیار کیا
۱۳۶	① مثنوی	"	③ کثرت آباد، حلقہ وحدت آباد سے باہر سمت شمال
۱۳۷	① روضہ مکرم میں جو آئینکا بافیض جائیگا	"	① کھجور کی گٹھلی کی تسبیح کا واقعہ عجیبہ اور کرامت غریبہ
"	② جو کوئی مثال روضہ بنائیں گے سزاوار نہ ہوگا	"	② درخت کھجور کی ہر گٹھلی میں سوراخ
"	② ۲۷ محرم بوقت فجر دونوں امام ماتحت غوث تشریف لانا	"	③ حسب ارشاد محبوب یزدانی قبر شریف کا طول، عرض، عمق
"	② بایں طرف کے امام کو پیش نماز کر کے خود اقتدا فرمانا	"	④ قبر شریف میں نماز پڑھنے کا اظہار خیال
"	④ غوث کا قائم مقام بایں طرف کا امام ہوتا ہے	"	④ شاہ نور العین، شیخ محمد درتیم، شیخ معروف قاضی جنت نے قبر شریف تیار کیا
"	⑤ تفویض منصب غوثیت	"	① تاسف اور مفارقت احباب میں درد انگیز کلمات
"	⑥ اور اردو وظائف معمولی سے فراغت اور نماز اشراق کے بعد حجرہ مبارکہ میں تشریف لیجانا	"	② محبوب یزدانی کے درد انگیز کلمات پر شاہ عبدالرزاق کی اشکباری و غشی
"	⑥ کسی کو بھی اندر نہ آئیگی ہدایت نہ دیکھ	"	② اشعار
"	③ مثنوی	"	② غزل
۱۳۸	① مردان اوتاد، ابدال، اخبار، ابرار، امان اور رجال الغیب سے خطاب	"	"
"	② رجوعی الی ربہ راضیۃ مرضیہ پر عمل	"	"
"	② میرے جانے سے کوئی غمگین نہ ہو	"	"
"	⑤ ظاہر و باطن ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں	"	"

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۳۱	① قطعہ	۱۳۸	① فرزند نور العین کی معاونت پر تاکید و تلقین
”	② یوم وصال ۲۸ محرم ۱۲۸۵ھ بعد ازلے	”	② حاضرین مجلس، جملہ اولیاء اللہ و اہل خدشا نے بسر و چشم قبول کیا
۱۳۲	وظائف سحری و اشراق مصلیٰ پر رونق افروز	”	③ حضرت نور العین کو عطار سجادہ
”	① اختتام اسرار معرفت حضرت نور العین پر فرمایا	”	④ ساری جماعت اولیاء اللہ اور عوام نے
”	② بعد زوال چار خلعت صوف اسلاف	”	⑤ حضرت نور العین سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی
”	خلفاء اور حاضرین کے درمیان حضرت نور العین کو عطا فرمایا اور دعا بخیر دی	”	⑥ شبانہ روز قبر شریف میں قیام
”	① میرا فرزند بحق اور خلیفہ مطلق نور العین ہے	۱۳۹	① رسالہ "بشارت المریدین" اور "رسالہ قبریہ"
”	② جو کوئی اس کے حلقہ سے پھر بگیا خراب	”	کا تحریر فرمانا
”	ہو گا اور جو ان کے حلقہ میں آئیں گے دلوں جہان کا مقصد اس کا پورا ہو گا	”	② نقل عبارت "رسالہ قبریہ"
”	③ یکے بعد دیگرے فرزند نور العین پر نوازش و عنایات	۱۴۰	① جو شخص اس پر اعتقاد نہ رکھے گمراہ جھوٹا
۱۴۳	① حضرت سید شمس الدین کو عنایت تبرک اور دعا بخیر	”	ہے، میں اس سے بیزار اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں
”	② حضرت سید حسن کو عنایت تبرک اور دعا بخیر	”	② فرشتوں نے آسمانوں پر منادی کی "اشرقت ہمارا محبوب ہے"
”	③ حضرت سید حسین کو عنایت تبرک اور دعا بخیر	۱۴۱	② مریدان اشرف کو بواسطہ اشرف بخش دیا
”	④ حضرت سید احمد کو عنایت تبرک اور دعا بخیر	”	① بارگاہ الہی میں مقبولیت اور اعزازات
”	⑤ حضرت سید فرید کو عنایت تبرک اور دعا بخیر	”	② ہزاروں فرشتوں، افراد، ابدال، رجال الغیب نے غسل جنازہ شریف میں شرکت کی
”	”	”	③ نفع بندگان کیلئے دار دنیا میں دفن ہونا
”	”	”	④ جو کوئی میری قبر پر آوے مراد اسکی برآئے اور بخشا جائے گا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۴۵	① شعر	۱۴۳	⑥ حضرت شیخ احمد قتال کو تبرک عطا کر کے فرمایا تم کو فرزندان عبدالرزاق سے سمجھتا ہوں
"	② ابیات	"	⑦ حضرت شیخ درتیم کو تبرک عنایت کر کے فرمایا یہ یادگار میرے فرزند کبیر کا ہے تو کوئی میرے حلقہ میں ہواں کا حلقہ نگوش ہو
"	③ وجد و حال	"	⑧ فرزند عبدالرزاق اور ان کے فرزندان کو خزانہ الہی و گنج نامتناہی سپرد فرمایا
"	④ طائر لاہوتی کی قالب عنقریب سے پرواز اور گلزار قدس میں خرام ناز	۱۴۴	⑨ فرزند عبدالرزاق کی قناعت پر اسباب معاش کی ضمانت
"	⑤ ابیات	"	⑩ فرزند عبدالرزاق کا دوست میرا دوست اور دشمن ان کا میرا دشمن ہے
"	⑥ وصال شریف اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ	"	⑪ حضرت شیخ ابوالکلام کو عتاب تبرک عطا فرمایا
۱۴۶	⑦ مثنوی	"	⑫ حضرت شیخ شمس الدین اودھی کو عتاب تبرک عطا فرمایا
"	⑧ " " "	"	⑬ حضرت شیخ معوذ اللہ دیوبند کو عتاب تبرک عطا فرمایا
۱۴۷	⑨ تجہیز و تکفین	"	⑭ فرزند ان، مریدان، معتقدان، مخالف و موافق سب کے لئے بشارت عظیمہ
"	⑩ فائزہ سوم اور تمام اولیائے روئے زمین فقراء و مشائخ، مریدین و معتقدین کا عظیم الشان روحانی اجتماع	"	⑮ بوقت ظہر حضرت نور العین کو امامت کیلئے ارشاد فرمایا
"	⑪ حضرت نور العین کا مسند بجاگی محبوب یزدانی پر جلوس	"	⑯ تمام حاکمین کے ساتھ اقتدا اور تواضع تمام مصافحہ
"	⑫ حضرت محبوب یزدانی کے بعد چالیس برس تک سجادہ نشینی اور خدمت خلق جاری و ساری	"	⑰ انقضاء محفل سماع
"	⑬ سجادہ نشینی اور فیضان و کرم نسل بعد نسل جاری و ساری	"	
"	⑭ جواری محبوب یزدانی میں آسمان ولایت کے آفتاب و ماہ تاب	"	

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۵۰	⑤ ماہ شعبان ۱۲۹۰ھ بوقت شب عالم خواب میں مواجہہ شریف کے سامنے محبوب یزدانی اور تمام اولیائے روئے زمین کی زیارت	۱۴۹	حاتمہ
"	⑥ محبوب یزدانی کی زبان مبارکہ سے خطاب بشارت آمیز "آل احمد قطب القطب خواہی شد"	"	① ان تصرفات و کرامات کا ذکر جو بعد رحلت مزار فائز الانوار سے جاری ہیں
۱۵۱	⑦ حاجی اطرین سید شاہ اشرف حسین کچھوچھو کی مولانا آل احمد سے مواجہہ شریف کے سامنے ملاقات اور گفتگو	"	② قال الا شرف
"	⑧ مولانا آل احمد کی آستانہ کچھوچھو شریف پر مودبانہ حاضری اور قیام	"	③ مثنوی
۱۵۲	① تنگی خرچ اور دعا الف	"	④ ان چند بزرگوں کا ذکر جنہیں محبوب یزدانی کے مزار پاک سے بطور اویسیہ فیض پہونچا اور درجہ کمال کو پہونچے
"	② سادگی اور قناعت پسندی	"	⑤ ذکر حضرت مولانا آل احمد محدث ہندی کے فیضیاب ہونے کا
"	③ آزادانہ طور سے ہندوستان کی سیر	"	⑥ محدث ہندی کا مسکن پھلواری شریف
"	④ رئیس گوکھپور کا محدث ہندی کے متعلق دل میں خطرہ	"	⑦ آپ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی پھلواری کی اولاد سے
"	⑤ خطرات سے آگاہی اور تنبیہ	"	⑧ وطن میں تحصیل علوم اور دستار فضیلت
"	⑥ محدث ہندی کے وصال کے متعلق ایک صاحب کے دل میں خطرہ	"	⑨ مجردانہ زندگی اور چالیس برس کی عمر میں مدینہ منورہ حاضری
"	⑦ آگاہی اور اس شخص سے مخاطب ہو کر ہنس کر فرمایا وعدہ رسول ہے تیری قبر جنت البقیع میں ہوگی	"	⑩ مسجد نبوی میں درس حدیث
۱۵۳	⑧ ایک ہی دن و تاریخ میں لوگوں نے	"	⑪ اثنائے قیام دربار نبوی اولیاء اہل خدمت کے زمرہ میں داخل
		"	⑫ مرتبہ ولایت میں ترقی پا کر غوث کے آئیں
		"	⑬ طرف کا امام ہونا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۵۴	(۳) شاہ ابوالغوث گرم دیوان کی مزار محبوب یزدانی پر حاضری	۱۵۳	جامع مسجد کلکتہ ودہلی میں دیکھا (۲) ایک شخص کے ٹوکنے پر جواب دیا اور دو چار قدم چل کر غائب ہو گئے۔
"	(۴) آپ نے پشتم ظاہر دیکھا محبوب یزدانی مزار پاک سے مجسم باہر نکل آئے اور سلسلہ پشتیہ نظامیہ اشرفیہ کے فیضان و برکات سے مالا مال فرمایا	"	(۳) مولانا لطف اللہ علی گڑھی کو سند حدیث عطا فرمایا۔
۱۵۵	(۱) کرامت عجیبہ موٹی موٹی روٹیاں پیٹھ پر پک کر تیار ہو جانا	"	(۴) مولانا سید احمد اشرف کو بتقریب مکتب آپ ہی نے بسم اللہ پڑھائی
"	(۲) موضع دہاوا غازی پور میں ایک اولاد کے گھروں میں روٹی کا ٹکڑا تبرک رکھی ہے	"	(۵) دسویں محرم کو ذکر شہادت اور حاضری پر جوش رقت
"	(۳) زمانہ عرس میں تبرک روٹی سے ایک جز بھنڈا رہ کے آٹے میں ڈال دینے سے بے پناہ برکت، کتنے ہی آدمی کھائیں کم نہ ہو	"	(۶) سرزمین روح آباد پر مرتبہ غوثیت پر فائز ہو کر رخصت ہو گئے
"	(۴) سلسلہ گرم دیوان میں فیضان محبوب یزدانی مزار آپ کا موضع لہڑا متصل مبارک پور	"	(۷) سات برس مرتبہ غوثیت پر فائز ہے جنت البقیع مدفن
"	(۵) اعظم گڑھ میں واقع ہے ذکر فیضیاب ہونے حضرت شاہ نعمت اللہ ولی پھلوار شریف	"	(۸) جامع رسالہ ہند کو دعاء الف کی اجازت عمل اور قرأت عطا فرمائی
"	(۶) آپ کا مزار مبارک پھلوار شریف ضلع پٹنہ میں واقع ہے	"	(۹) فوائد دعاء الف جامع رسالہ ہند کو حجۃ چلے کشی میں ذکر واذکار کے درمیان کچھ تردد و خطرہ
"	(۷) آپ کو بطور ادیبہ روحانیہ پاک محبوب یزدانی سے فیض حاصل ہوا	۱۵۴	(۱) محبوب یزدانی کی طرف رجوع اور شاہ محمد حسن گرم دیوانی کی تشریف آوری ذکر کی تعلیم سب بعد نسل شاہ محمد حسن کو شاہ ابوالغوث گرم دیوان سے ہوئی

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۵۸	فیض کے لئے قیام ① حصول کمال اور فیضیابی	۱۵۵	⑤ ذکر فیضیاب ہونے حضرت مولانا محمد کامل علیمی ولید پوری
"	② بوقت تہجد نشان محبوبانہ و شہانہ محبوب یزدانی و دیگر اولیائے کرام کی زیارت و ملاقات اور شاہ جہانگیر ثانی کی سفارش	۱۵۶	① جامع رسالہ ہند اسے فیضان محبوب یزدانی کا واقعہ عجیبہ بیان کرنا
۱۵۹	① ایک جام شربت لب مبارک سے لگا کر شیخ امیر الدین کو عطا فرمایا	"	② حالت مراقبہ میں روح آباد حاضری اور چاندی کا سونٹا و خرقر پانا
"	② جام نوش کرینے سے کشف اسرار باطنی	"	③ محبوب یزدانی کی روحانیہ پاک سے فیض اویسی حاصل
۱۶۰	① مدفن متصل بی بی گربہ	"	④ قبہ مولانا محمد کامل میں تحنینا سوالا کھ اینٹیں لگی ہیں
"	② ذکر فیضیاب ہونے حضرت مولانا سید غلام رسول بیتھوی	"	⑤ ہر ایک اینٹ پر ایک ایک ختم قرآن پاک پڑھا گیا
"	③ مولانا سید نواز شمس رسول محبوب یزدانی کے حقیقی بہن بی بی صائمہ کی اولاد سے	"	⑥ ختم قرآن میں مریدان حفاظ نامڈہ و دنیا نے بڑا حصہ لیا
"	④ جامع رسالہ ہند اکو اجازت عمل دعا سنی موصوف سے ملی	"	⑦ آپ کے خلیفہ وجانشین مونی محمد جان جامع رسالہ ہند نے تاج و دلوق اور
۱۶۱	① آستانہ فرح آباد پر مولانا سید غلام رسول کی حاضری	"	⑧ خلافت نامہ عطا کیا
"	② ایک دن کسی خادم بے ادب نے آپ کو محبوب یزدانی کی اولاد ہونے سے جھٹلایا	۱۵۷	① اہتمام عرس ہر سال اخلاص اور جوش عشق کے ساتھ
"	③ قلب ناز پر مددہ اور مزار پاک غلات پکڑ کر رونا	"	② ذکر فیضیاب ہونے حضرت شیخ امیر الدین رحمۃ اللہ
"	④ محبوب یزدانی کا دست مبارک	"	③ بارہ برس آستانہ فرح آباد میں حصول

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	قبر سے باہر نکل آیا اور مولانا کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تم ہماری اولاد ہو		حاصل کیا
۱۶۴	تمام منازل سلوک طے ہو گئے	۱۶۴	حضرت احمد اللہ شاہ جو ایام غدر میں شہید ہوئے آپ کو بھی نسبت اویسیہ بخیزدانی سے حاصل تھی
۱۶۳	ذکر فیضیاب ہوئے حضرت مولانا نعمت مجیب بھلواروی	۱۶۳	حضرت احمد اللہ شاہ مرتبہ کمال پر
	مزار مبارک محبوب یزدانی پر حاضری اور حصول فیض	۱۶۵	ذکر فیضیاب ہوئے مولانا سید شاہ میر صاحب
	ذکر فیضیاب ہوئے حضرت مولانا فتح محمد فرنگی محلی کھنوی		دہلوی
	آپ خاندان قادریہ رزاقیہ میں حضرت سید عبدالرزاق بانسوی کے سلسلہ میں بیعت		سید شاہ میر دہلوی کی آستانہ محبوب یزدانی پر تین برس کامل حاضری
	جامع رسالہ ہذا کے ساتھ آپ کو کمال عقیدت و محبت	۱۶۴	نعمت باطنی سے مالا مال اور دہلی داسپی ایک مجذوب قطب دہلی کی جگہ قائم تھا
	آپ کو اویسیہ طور سے روحانیہ پاک محبوب یزدانی سے سلسلہ بیعت میں فیض پہنچا		جامع رسالہ ہذا کے دہلی میں ملاقات
	آپ نے فرمایا فقیر اس کا نام ہے جو زمین کے نیچے جا کر اپنا تصرف دکھلائے		شعر
	ذکر حضرت مخدومی و مرشدی مولانا سید ابو محمد اشرف حسین کا توجہ نظری		بارہ برس کی عمر میں مولانا سید احمد اشرف سے ملاقات
	آپ عالم روحانی میں محبوب یزدانی نے اویسیہ طور سے بیعت لی		بیردن شہر جنگل میں جہاں قیام میں مدفن
	آپ نے بہار شریف جا کر سلاسل فردوسیہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ میں خلافت و ارشاد		کتاب لطائف اشرفی اور مکتوبات اشرفی
			محبوب یزدانی نے تمام ادبیات روئے زمین سے وعدہ کر لیا ہے کہ جب کی تا تاریخ کو حاضر ہوا کریں اور ان میں جو وصال کرے اپنے قائم مقام کو وصیت کرتا جائے
۱۶۷		۱۶۷	مرد کامل اور درویش صاحب دل کو

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۶۹	مولوی محمد شفیع حج اپنی مریضہ بیوی کو لے کر حاضر آستانہ روح آباد	۱۶۷	حاضر ہونے والے نظر آتے ہیں
	بی بی کو خواب میں محبوب یزدانی کی زیارت اور بلا آگ میں جلا دی گئی		۴۰ برس کی مدت میں ہزاروں لاکھوں بزرگوں نے آستانہ سے بطور اویسیہ فیض حاصل کیا
	مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب حج کی بحالت مرض درم جگر آستانہ عالیہ پر حاضری		محمد حسین خاں رئیس نبورہ ضلع بارہ بنکی نے بوقت تہجد صحن عدالت میں جھاڑو فافانوس کی روشنی دیکھی اور آگے جانے سے کسی نے منع کر دیا
۱۷۰	خواب میں محبوب یزدانی کی زیارت اور ارشاد اندے کھاؤ اور خر بوزہ کھاؤ		جامع رسالہ ہذا کے زمانہ حیات میں آسیب، جن، سحر اور امراض سے شفا پانے والوں کا مختصر تذکرہ
	تعمیل ارشاد اور شفا یابی		منشی شمس الدین نے چشم دید واقعات و کرامات پر مشرو نظم میں دو کتابیں تحریر کیں
	حکیم محمود خاں دہلوی کے عزیزوں میں ایک صاحب کو الہ بخش نخت گنگوہی بہت تکلیف دیتا تھا، درگاہ کچھوچھو شریف حاضری و قیام		جمال اشرفی، کمال اشرفی
	چند روزہ قیام میں صحت کامل درویشی	۱۶۸	سید محمد میر بادشاہ منصف دہلوی کی ناکتہ الرطکی پر اثر آسیب جن اور آستانہ روح آباد سے صحت یابی
	سکندر آباد ضلع بلند شہر کے رئیس لالہ شیو پرشاد کی رطکی کو دفعتاً بیماری		بعد صحت دہلی واپسی اور شادی
	ہاتھ پیر سے معذور، لولی، لنگڑی اور یونانی دڈا کڑی علاج سے یابوس	۱۶۹	بسلہر چھپوانے لطافت اشرفی
	درگاہ کچھوچھو شریف حاضری اور مرہمہ کے سر پر آسیب کی تسلیط		جامع رسالہ ہذا کی دہلی آمد
	اقرار آسیب، میں نے اسکو بے دست و پا کر رکھا ہے		میر بادشاہ کی کوٹھی میں قیام اور رطکی کا بیعت ہونا
	آسیب کا چھوڑنا اور رطکی کا صحت یابی		تیس برس بعد مرض الموت اور تجدید بیعت، انتقال اور جوہر محبوب الہی میں مدفن

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۴۱	مسلم ہوا اور توبہ کے بعد چھوڑ دیا	۱۴۰	ہو کر مکان واپس ہونا
۱۴۲	① شب کو خواب میں محبوب یزدانی نے صحت کی بشارت اور واپسی کی اجازت دی	⑤	حافظ محمد رفعت خاں رئیس ڈھولہ
② شادی خانہ آبادی کے بعد ولادت فرزند	②	ضلع ایڑہ کا مرض جس بول اور ۲۵ روز تک پیشاب کا نہ آنا	
③ ۹ برس میں انتقال اور کبھی عمر بھر	③	① کھانا کھانے اور پانی پینے کے باوجود پیشاب نہ آنا اور نہ کوئی تکلیف	
④ اسی اثر نہ ہوا	④	② حکیم محمود خاں دہلوی کے پاس برائے علاج جانا، انھوں نے کہا یہ مرض نہیں ہے	
⑤ قاضی سید عنایت حسین اشن عشری	⑤	تین دن سے زیادہ جس بول دلیل موت ہے کسی درویش اور عامل کو دکھلاؤ	
⑥ رئیس ماہل اعظم گڑھ کی اہلیہ کو مرض سحر	⑥	② جامع رسالہ ہذا دہلی میں مقیم تھے مریض کو نقش "یابا بسط" لکھ کر کمر میں بندھوایا	
⑦ مریضہ کو لیکر آستانہ روح آباد حاضر کی	⑦	③ نقش سے فوراً پیشاب انز آیا اور مریض صحت یاب ہو گیا	
⑧ مریضہ کے کان میں سخت درد کے بعد	⑧	④ ۳ حصار مکان کے لئے چند کیلوں پر دم کر کے عطا فرمانا	
⑨ سانپ کا بچہ ظاہر	⑨	⑤ ① کیلوں کا عمل نہ کرنے کی صورت میں دوبارہ مرض	
⑩ سانپ جھاڑی میں غائب اور مریضہ کو صحت کامل	⑩	⑥ ② دوبارہ مریض کو لیکر حضور اشرفی میاں کی خدمت میں حاضری اور ہدایت پر کچھ چھہ	
⑪ بخوشی واپسی	⑪	⑦ مقدسہ روانگی	
⑫ ذکر منشی اودھ بہاری لال سرشتہ دار	⑫	⑧ درگاہ شریف پہنچتے ہی مریض پر حرج	
⑬ کلکڑی گورکھپور کا	⑬	⑨	
⑭ جامع رسالہ ہذا گورکھپور میں اپنے	⑭		
⑮ مرید نواب محمد شاہ خان فصاحب کے مکان پر	⑮		
⑯ مقیم	⑯		
⑰ منشی بہاری لال کی بہو پر آسیک اثر	⑰		
⑱ منشی جی کا محبوب یزدانی سے اعتقاد کامل	⑱		
⑲ منشی جی کے مکان پر حضور اشرفی میاں	⑲		

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	جامع رسالہ ہذا سے بیان		کی تشریف آوری
۱۴۷	① ہندو مہر آنکھ کے مرض میں مبتلا اور	۱۴۴	② اسے اشرف زمانہ انجڑھکرم فرمایا
	بینائی ختم	"	③ مریضہ اٹھ بیٹھی اور پوچھنے پر کہا "میں
"	④ منصف صاحب کی فہمائش اور رہنمائی	"	برم را کس ہوں"
"	⑤ ہندو نابینا کی درگاہ شریف حاضری	"	⑥ یہ مکان میرا مسکن ہے، یہ مکان
	اور چندے قیام	"	چھوڑ دیں، میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں
"	⑦ محبوب یزدانی کے چراغ کا جھل	"	⑧ اسی وقت مکان خالی کر دیا گیا اور
	لگانے سے آنکھ روشن	"	مریضہ کو صحت کامل ہو گئی
"	⑨ ذکر صحت بہادر خاں شاہجہانپوری کا	"	⑩ منشی اودھ بہاری لال کی تنگ سستی
"	⑪ شاہجہانپور کا نوجوان چٹان مرض برص	"	اور نیازمندانہ در محبوب یزدانی پر حاضری
	و چشم میں مبتلا	۱۴۵	① کلکڑی میں محافظہ دفتر سے ترقی پا کر
"	⑫ محبوب یزدانی کے دار الشفا میں کل		عہدہ سرشتہ دار کلکڑی
"	آیا آج اچھا ہو گیا	"	② حضور اشرفی میاں سے اظہار نیازمند
"	⑬ چندے قیام کرنے پر آنکھیں بھی روشن	"	③ ذکر شیخ محمد صوفی ڈپٹی کلکٹر درجہ اول
"	⑭ جامع رسالہ ہذا کے دست مبارک پر بیعت	"	کی ترقی اور کامیابی
۱۴۸	① ۱۵ برس بعد انتقال اور روح آبائی دُفن	"	④ ۸ پشتوں سے خاندان اشرفیہ میں بیعت
"	② ذکر ایک انگریز آسیب زدہ کا بوا یک	"	⑤ ہر سال عرس محبوب یزدانی میں شرکت
	بجگالی کے سر پر آیا تھا	"	اور فیضیابی
"	⑥ جناب شاہ حفیظ الدین کا چشم دید بیان	۱۴۶	① بزرگان دین کی غلامی اور عقیدت
"	⑦ محبوب یزدانی کی عدالت میں ایک بگالی	"	سے دنیا و آخرت کی بھلائی
"	پر آسیب کا ظہور	"	② ذکر روشن ہونے ہندو نابینا کی آنکھوں کا
"	⑧ شاہ حفیظ الدین سے گفتگو	"	③ عبد العظیم صاحب منصف اکبر پور کا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۷۸	① آسیب نے ظاہر کیا "درگاہ شریف میں ایک جرنیل ابوالقاسم نامی ہے کہ جو جنات اور آسیب وغیرہ پر بہت سستی کرتا ہے	۱۷۹	① ایک ہندو لڑکی پر ایسی اثر
② بروایت لطافت اشرفی "ابوالقاسم معزز خلیفہ محبوب یزدانی سے	③ ذکر ایک مرد جذامی بنگالی کے شفا پانہ	④ گھروالے ہر جگہ سے دعا تو بیذ وغیرہ	⑤ گھروالے ہر جگہ سے دعا تو بیذ وغیرہ
⑥ جذامی بنگالی کی درگاہ شریف میں حاضری	⑦ جو تیاں اتارنے کی جگہ کی خاک بدن پر صبح و شام ملنا	⑧ گھروالوں کا دفع آسیب کیلئے بذریعہ	⑨ گھروالوں کو نقصان و پریشان کرنے کے لئے ایسی کوشش
⑩ ایک ہفتہ بعد ہی صحت یابی	⑪ گدڑی میں بعل	⑫ گھروالوں کی خوشی میں محبوب یزدانی	⑬ گھروالوں کی خوشی میں محبوب یزدانی
⑭ صحت یابی کی خوشی میں محبوب یزدانی کے غریب و فقراء کی ضیافت اور نذر	⑮ ذکر سید شاہ اکبر حسین صاحب پوری کے شفا و مرض جنون کا	⑯ گھروالوں نے آسیب سے کہا ہم تجھے فلاں فلاں بزرگ کے یہاں لیجائیں گے	⑰ ہر ایک کے جواب میں آسیب کہتا وہ میرے مقابل کے نہیں ہیں
⑱ سید شاہ اکبر حسین کی درگاہ شریف میں حاضری	⑲ چند روزہ قیام اور دو وقتہ نذر شریف کے پانی سے غسل	⑳ درگاہ کچھوچھو شریف نام لینے پر آسیب کی خاموشی	㉑ لڑکی اور گھروالوں کی درگاہ کچھوچھو شریف
㉒ ذکر آسیب کا نبور والے ہندو کا			

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۰	① آسیب سے تماشہائے عجیب و غریب	۱۸۱	① آسیب در محبوب یزدانی پر مقید
② آسیب سے طرح طرح کے سوالات	③ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	④ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑤ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
⑥ آسیب کا جواب	⑦ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑧ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑨ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
⑩ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑪ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑫ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑬ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
⑭ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑮ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑯ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑰ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
⑱ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑲ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	⑳ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉑ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㉒ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉓ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉔ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉕ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㉖ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉗ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉘ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉙ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㉚ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉛ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉜ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉝ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㉞ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㉟ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊱ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊲ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㊳ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊴ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊵ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊶ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㊷ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊸ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊹ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊺ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㊻ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊼ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊽ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	㊾ آسیب در جلالت محبوب یزدانی
㊿ آسیب در جلالت محبوب یزدانی	آسیب در جلالت محبوب یزدانی		

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۵	بیہوش ① اس شفا پر مرض کی کرامت دیکھ کر بند بہیت سے وہابیوں نے توبہ کر لی ② ذکر ایک ہندو پتلی والے کی عورت مجنونہ کے اچھا ہونے کا ③ ایک ہندو گیا وی اپنی اہلیہ مجنونہ کو لیکر درگاہ شریف حاضر ④ مریضہ کے متعلق حضور اشرفی میاں کی ہدایت ⑤ صبح و شام نیر شریف کے پانی سے نہلاؤ ⑥ ایک ہفتہ کے بعد صحت کامل اور وطن الہی ⑦ ذکر حضرت مرشدی و مولائی حاجی الرحمن سید ابو محمد اشرف حسین کے مرض بوا سیر الانفس اچھا ہونے کا ⑧ گوکھپور فیض آباد وغیرہ کے طبیعوں کا علاج ⑨ علاج بے سود اور تکلیف برقرار ⑩ کچھوچھ شریف واپسی اور میاں مراد شاہ فقیر درگاہ کو خواب میں بشارت ⑪ مزار محبوب یزدانی پر چلے کشتی اور چراغ مبارک کا تیل مرض پر لگانا ⑫ چند روز میں صحت کامل اور بے برس میں کبھی عود مرض نہ ہوا	۱۸۶	① شہج عبدالرحیم مع اہل و عیال اور خاندان حضور اشرفی میاں کے ہاتھ پر بیعت ② ذکر شفا پانے جرنیل فوج امجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ کا ③ والی لکھنؤ کے نوجوان جرنیل کا دفعتاً گونگا ہو جانا ④ بات کرنا اور اشارہ سمجھنا مشکل ⑤ جرنیل کی والدہ مع ختم و خدم لوٹدی و غلام درگاہ شریف حاضر ⑥ تین برس مریض کے ساتھ قیام اور نقد و حسن مال و اسباب کا اختتام ⑦ جرنیل کی والدہ سیدانیوں کے درگاہ ⑧ ایک روز بوقت تہجد مریض پر نگاہ کر ⑨ مریض جرنیل نے صحتیاب ہو کر آواز دی "اماں پانی پلاؤ" ⑩ نیر شریف سے ماں نے پیالہ بھر کر پلایا ⑪ دوسرے دن لکھنؤ واپسی کیلئے سیدانیوں کی طرف سے زاد راہ ⑫ عہدہ برقرار ⑬ دوبرس بعد ٹھکانی بی بی اکی خدم و ختم کے ساتھ درگاہ شریف میں حاضر ⑭ فقرار درگاہ کو نذر و نیاز اور ضیافت

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۸	① مخدوم زاد یوں کی خدمت میں سونے چاندی کے زیورات کی نذر اور ہدایا ② ذکر شفا پانے قاضی صاحب رئیس ساکن مٹوانہ ضلع الہ آباد ③ قاضی صاحب مرض دق میں مبتلا ہو کر درگاہ شریف حاضر ④ مزار مبارک پر چلے ہوئے چراغ کا تیل پی گئے اور چوتھائی مرض ختم ⑤ محبوب یزدانی کے شفا خانے میں تیل کے علاج سے صحت ⑥ ایک ماہ میں مکمل صحت اور وطن الہی ⑦ ذکر شفا پانے حکیم وارث حسین صاحب حکیم وارث حسین کو مرض تبخیر ⑧ بغرض علاج درگاہ شریف حاضر ⑨ چراغ مزار مبارک کا تیل ۶ ماہ پی گئے ⑩ مرض تبخیر ہمیشہ کے لئے ختم ⑪ ذکر صحت پانے سفدر حسین خاں ڈپٹی کلکٹر رئیس گوکھپور کے بہو کی ⑫ سخت علالت اور امید زبست ختم ⑬ فیض آباد سے کچھوچھ شریف کے لئے مریضہ کو لے کر روانہ ⑭ اسٹیشن اکبر پور ہی پر آثار صحت پیدا	۱۸۹	① شہج عبدالرحیم مع اہل و عیال اور خاندان حضور اشرفی میاں کے ہاتھ پر بیعت ② ذکر شفا پانے جرنیل فوج امجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ کا ③ والی لکھنؤ کے نوجوان جرنیل کا دفعتاً گونگا ہو جانا ④ بات کرنا اور اشارہ سمجھنا مشکل ⑤ جرنیل کی والدہ مع ختم و خدم لوٹدی و غلام درگاہ شریف حاضر ⑥ تین برس مریض کے ساتھ قیام اور نقد و حسن مال و اسباب کا اختتام ⑦ جرنیل کی والدہ سیدانیوں کے درگاہ ⑧ ایک روز بوقت تہجد مریض پر نگاہ کر ⑨ مریض جرنیل نے صحتیاب ہو کر آواز دی "اماں پانی پلاؤ" ⑩ نیر شریف سے ماں نے پیالہ بھر کر پلایا ⑪ دوسرے دن لکھنؤ واپسی کیلئے سیدانیوں کی طرف سے زاد راہ ⑫ عہدہ برقرار ⑬ دوبرس بعد ٹھکانی بی بی اکی خدم و ختم کے ساتھ درگاہ شریف میں حاضر ⑭ فقرار درگاہ کو نذر و نیاز اور ضیافت

## اعتذار

صحائف اشرفی حصہ اول کے منظر عام پر آتے ہی اہل ذوق و عقیدت کے خطوط مبارک بادی اور حوصلہ افزائی کی صورت میں نظر نواز ہوئے اور عقیدتمندوں کا ذوق طلب اتنا بڑھا کہ صحائف اشرفی کے بقیہ حصوں کے لئے بھی مطالبات شروع ہو گئے۔ ارادہ و خیال کے ساتھ کوشش تو یہی رہی کہ حصہ دوم کی بھی جلد از جلد طباعت و اشاعت ہو جائے اور یہ نسخہ بھی عقیدتمندوں کے دست طلب میں پہنچ کر نسخہ تسکین ثابت ہو جائے۔

مگر ارادہ و خیال کے رفتار کی طرح کام کی رفتار ایک دشوار امر ہے۔ دیگر ذمہ داریوں اور مصروفیات سے فرصت کے جو بھی اوقات و لمحات میسر آئے اصل سے نقل موئے کی تصحیح ہوتی رہی خوبصورت اور عمدہ کتابت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا تا کہ غلطی کا امکان نہ رہ جائے۔ ویسے تو خطا و نسیان سے مرکب ہے انسان اس دوسرے حصہ میں بھی ہم اہل کرم سے گزارش کرتے ہیں کہ ان عرق ریزیوں اور کادشوں کے باوجود اگر کوئی غلطی نظر آجائے تو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ الرحمن پوری منانت و سنجیدگی سے غور و فکر کے بعد دوسرے ایڈیشن میں ہدیہ تشکر کے ساتھ تصحیح کر دی جائیگی اس حصہ دوم میں بھی حسن صحت کے ساتھ کتابت کی عمدگی، طباعت کی تکفلی، بانڈنگ کی کھچگی، ٹائٹل کی دلکشی وغیرہ کا بے حد خیال رکھا گیا ہے۔ اس حسن و زیبائی کے ساتھ ”صحائف اشرفی“ حصہ دوم شائع کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد حصہ سوم اور ”تحائف اشرفی“ بھی شائع کرنے کا بلند حوصلہ رکھتے ہیں۔ ”تحائف اشرفی“ جو حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا دیوان ہے جس میں نقیصہ اور معرفت کے کیسے کیسے رنگوں سے گلکاریاں کی گئی ہیں جس کے حصول اور مطالعہ کے بعد آپ ایک روحانی کیف محسوس کریں گے اور فرحت و انبساط سے یقیناً جھوم اٹھیں گے۔

۲۵ سال سے ذہن کے ایک گوشے میں ”دیوان اشرفی“ کی ایک کڑی محفوظ ہے ملاحظہ فرمائیں

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۹	سجادہ نشین کی خانقاہ میں عرس شریف	۱۸۹	درگاہ شریف میں چندے قیام اور محبت
۱۹۰	عوام الناس کے علاوہ علماء و مشائخین کی حاضری	۱۹۰	منکرین کراؤ یا رائے بھی معتقد
۱۹۱	ایام عرس کے علاوہ اگہن مہینہ میں میلہ اور اجتماعتوں کی بھیڑ	۱۹۱	ذکر صحت پانے زوجہ وکیل ضلع آرہ، کرامت چراغ آستانہ سے
۱۹۲	روزانہ بیماروں اور آسیب زدوں کی آمد و شفا یابی	۱۹۲	وکیل کی بی بی پر زبردست جن کا اثر
۱۹۳	نمازیوں کے لئے وضو اور مسجد کی ہوت	۱۹۳	کسی طرح دعا توید سے دفع نہ ہوا
۱۹۴	ہجوم خلایق کے باوجود ہر چیز ناکامی	۱۹۴	آستانہ کا چراغ آسیب کے سامنے روشن کیا
۱۹۵	دستیاب	۱۹۵	۲۴ دن کے اندر جن دفع اور مریضہ کو صحت کاملہ
۱۹۶	جامع رسالہ ہذا کے کچھ اشعار بطور قصیدہ التجانیہ	۱۹۶	آستانہ پر سینکڑوں واقعات عجیبہ اور حالات غریبہ
۱۹۷	قصیدہ اولیٰ	۱۹۷	۳۳ قبہ کے اندر پروردگار حضرت نور العین
۱۹۸	قصیدہ شریف ثانیہ	۱۹۸	محسن کرسی روضہ کی بلندی پر پائیں
۱۹۹	اظہار عقیدت	۱۹۹	مزارات سجادہ نشینان
۲۰۰	اشرف المساجد ٹرسٹ کا مختصر تعارف	۲۰۰	محسن عدالت میں ہر مکتبہ منکر کے حاجت مندوں کا ہجوم
		۲۰۱	۲۵ تا ۲۹ محرم ایام عرس شریف
		۲۰۲	۲۴ محرم کو زیارت تبرکات
		۲۰۳	۲۸ محرم تاریخ وصال محبوب یزدانی
		۲۰۴	رسم خرقہ پوشی، محفل سماع، فاتحہ وغیرہ
		۲۰۵	۲۷ محرم کو خانہ ان شاہ حسین کے



آئے بسنت روحِ ریحان  
پھول رہی ہے پھلوا ری  
فی انفسکم کارنگ بنا ہے  
وحدت کی پچھکاری  
ہائے کیسوں رنگ جباری

اب ”صحائف اشرفی“ حصہ دوم پیش نظر ہے اس کے متعلق اپنے فکر و خیال سے ہمیں ضرور آگاہ کرنے کی زحمت گوارا کریں گے۔ فقط

والسلام

نیک دعاؤں کا طلب گار، یکے از سگ بارگاہ اشرف  
محمد نور الہمدی اشرفی

مدرس دارالعلوم محمدیہ ممبئی و خطیب امام مسجد سکرستان ممبئی  
یومِ دو شنبہ مبارکہ ۶ شعبان المعظم ۱۴۱۸ھ بمقام مارچ ۱۹۹۷ء

## کلماتِ تصدیق

از قلم فیض رقم اشرف العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج سید شاہ حامد اشرف صاحب قبلہ  
دامت برکاتہم القدسیہ نیرۃ حضور اشرفی میاں، بانی دارالعلوم محمدیہ ممبئی، خطیب نہ کریا مسجد ممبئی

مبسلًا و حامدًا و مصلیًا و مسلما

میرے جسدِ کریم حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی ہمہ گیر شخصیت کے لحاظ سے خالوادۃ اشرفیہ  
میں متنازع تھے کبھی بھی کسی کو ان کی ذات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی بلکہ آپ اپنے کریمانہ اخلاق سے  
نوازتے رہتے تھے اور حتیٰ ہوا میں اس حدیثِ پاک واللہ لایؤمن واللہ لایؤمن واللہ  
لایؤمن من قیل من ینزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی لایؤمن  
جاءہ بوائقہ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۶) ترجمہ: قسم خدا کی مومن نہیں، قسم خدا کی مومن نہیں،  
قسم خدا کی مومن نہیں، عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی  
جس کے ظلم سے محفوظ نہ رہ سکے، کانتنا لحاظ فرماتے تھے کہ پڑوسی کے جو رسوم گوارا کر کے خندہ پیشانی  
سے اس کا استقبال کرتے تھے۔

المسلم أخو المسلم لا یظلمہ ولا یتسلمہ ترجمہ: مسلمان، مسلمان کا بھائی  
ہے نہ وہ اس کو ظلم کرے اور نہ اسے ظلم پر پیش کرے۔ اس حدیثِ پاک کے حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ  
علیہ عملی طور پر کھلی ہوئی تفسیر تھے۔ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ  
جو شخص اپنے بھائی کی حاجت براری میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پوری کر دیتا ہے۔  
اس حدیثِ پاک کا نمونہ آپ کی زندگی میں بارہا دیکھا گیا۔ چنانچہ ہمارے مکان کے سمت شمال میں جو  
ہمارے پڑوسی تھے ان کی اہم مشکل، بچیوں کی شادی کا معاملہ تھا۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ

نے ہر طرح کی ان کی ضرورت پوری فرمادی۔

وَمَنْ فَرَجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتِ  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ (حدیث پاک) ترجمہ:- جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور فرمادے تو اللہ تعالیٰ  
اس سے قیامت کے دن کی پریشانیوں کو دور فرمادے گا۔ دیکھا گیا کہ حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ  
ہر فرد مسلم کیلئے چاہے وہ خاندانی ہو یا غیر خاندان کا ہو اس کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ کر کوشش  
فرماتے تھے کہ اس کی پریشانی وہ خود لے لیں اور اسے پریشانی سے نجات مل جائے۔

وَسَتَرُ مُسْلِمًا سِتْرَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (حدیث پاک) ترجمہ:- جو کسی مسلمان کو  
پردہ پوشی کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اس حدیث پاک سے  
دو مفہوم سامنے آتے ہیں ایک تو یہ کہ کسی مسلمان کے عیب کو چھپانا دوسرے مسلمان کی ستر پوشی کرنا۔  
یعنی لباس پہنانا۔ پہلے معنی کو دیکھتے ہوئے جب ہم نے حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کو دیکھا تو  
اندازہ ہوا کہ کتنوں کی عیب پوشی فرماتے ہوئے ہدایت عطا فرمائی۔

حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ غالباً دلی میں گلی قاسم جان، محمد احمد مرحوم نہر کن کے یہاں تشریف  
فرماتے تھے۔ ایک خاطی جس میں متعدد عیب تھے اور ایسے عیب جو گناہ کبیرہ کی حد سے تجاوز کر گئے  
تھے۔ وہ شرابی بھی تھا، چوری بھی کرتا تھا، لوگوں کو دھوکہ بھی دیتا تھا۔ بہر نوع اس نے اگر یہ عرض کیا  
حضور والا میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میرے عیبوں پر پردہ ڈالتے ہوئے مجھے  
توبہ کرا دیں اور میری توبہ ابھی ہوگی کہ میں اپنے کسی فعل بد سے باز نہ آؤں گا تو آپ نے فرمایا پھر تیری  
توبہ کیسی اس نے عرض کیا کہ حضور میں تو ایسی ہی توبہ کروں گا۔ تھوڑے وقفے کے بعد آپ یہ جواب دیتے  
ہیں ٹھیک ہے لیکن تم میرے سامنے کوئی اپنا فعل بد نہ کرنا۔ چنانچہ اس نے بیشتر طمان لی آپ نے اسے  
توبہ کرا دیا۔ جب اس کے پینے کا وقت آیا تو اس نے بوتل اٹھائی اور پینا چاہا اچانک اسکی نظر سامنے  
پڑی تو دیکھا کہ حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہیں۔ اس نے توبہ ہی وعدہ کیا تھا کہ حضرت کے سامنے  
نہیں پیوں گے۔ بہزندہ یہ وہ پینے سے مجبور رہا اس لئے کہ جہاں گیا وہیں اپنے پیرو مشد کو دیکھا۔ دوسرے  
دن حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور آپ نے ایسی توبہ کرائی کہ کھپوٹے بڑے ہر گناہ سے  
اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ کر دیا۔

حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ کے ہر لمحے میں شریعت مطہرہ کی پوری  
پابندی فرمائی کبھی کوئی لغزش نہیں ہوئی، شرعی طور پر حدود و حقائق میں محفل سماع کا انعقاد ہوتا۔  
آپ فرماتے لاهلہ حلال ولغیرہ حرام اور اگر کسی مسئلہ شرعی میں اختلاف قائم ہو تا تو مفتی برسرہ  
کو تسلیم کرتے ہوئے احتیاطی پہلو پر عمل پیرا ہوتے مثلاً مار مستعمل کے سلسلے میں ائمہ کرام کا شدید اختلاف  
موجود ہے۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہے۔ چنانچہ آپ بوقت وضو پوئین  
پہن لیا کرتے تھے تاکہ مار مستعمل سے کپڑا آلودہ نہ ہو۔

سنن اور مستحبات کی انتہائی پابندی کرتے تھے بوقت وضو ہاتھ، پیر کی انگلیوں اور داڑھی کا  
خلال کرتے۔ عمر کے آخری حصے میں صرف سوطھوں پر مسواک پھیر لیا کرتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی  
سائل کے سوال کو رد نہیں فرمایا بروقت جو کچھ ہوتا اسے دیکر تسکین خاطر کرتے۔ آپ نے کبھی کوئی ایسا لفظ  
استعمال نہیں فرمایا جو کانوں کو مکروہ معلوم ہو۔ لوگوں سے سنا ہے کہ حضرت کے اپنی پوری زبان میں بڑے  
میٹھے انداز سے ”بابو اور بھیا“ کہہ کر پکارتے تھے۔

آپ نے ہمیشہ اپنے دسترخوان کو وسیع رکھا میں اپنی کم عمری کے باوجود دسترخوان کا اہتمام  
دیکھتا تھا عالم یہ ہوتا تھا کہ چھوٹا، بڑا، کہہ و مہم بھی موجود رہتے تھے۔  
آپ کے رشد و ہدایت کا عالم یہ تھا کہ ہر قریہ و دیہات میں اوٹنی پر بیٹھ کر تشریف لیجتے  
چنانچہ مبارکپور بھی اوٹنی ہی سے سفر فرمایا کرتے۔  
آپ نے راہ سلوک و تقلید مشائخ و لباس خاندانی پر لوگوں کے طعن و تشنیع کو گوارا کرتے اور یہ  
فرماتے :-  
لوگ مجھے برا کہیں ان کا خدا بھلا کرے

طعن زنی عوام کی مجھ کو ہونا گوارا کیوں  
بھائی، بندوں کی محبت، مہانوں کی عزت آپ کے ان خصائص میں سے ہے جس کے  
رطب اللسان بیگانہ بھی ہیں۔ آپ کے ان صفات عالیہ سے آشنا ہونے کے بعد آپ اللہ تعالیٰ  
کے ان بندوں میں سے ہیں جن پر رشک کیا جائے۔

حدیث شریف میں ہے ان من عباد اللہ لا ناسأئہم باتبیاء ولا شہداء  
یغبطہم انبیاء وشہداء یوم القیامۃ بمکانہم من اللہ قالوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا  
لِرُوحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللَّهِ أَتِ  
وَجُوهَهُمْ لِنُورٍ وَأَنْفُسُهُمْ لِعَلَى نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ لِيُخْزَنُوا  
إِذَا حَزَنَ النَّاسُ شَمَّتْ لَهُمْ هَذِهِ الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ إِلَّا أَنْ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا حُوفَ  
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْزَنُونَ ۝

ترجمہ: بیشک اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بندے ہیں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء ہیں لیکن  
انبیاء اور شہداء روز قیامت ان کی اس منزلت و کرامت کی بنا پر جو اللہ کے نزدیک ہے ان پر رشک کریں گے۔  
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم کو بتلایئے کون ہیں وہ لوگ تو سرکار نے ارشاد فرمایا  
وہ ایسی جماعت ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے سے محبت خالصاً لوجہ اللہ کرتے ہیں  
نہ کسی رشتے کی بنا پر اور نہ کسی مال کے لین دین پر، قسم خدا کی بیشک ان کے چہرے البتہ نورانی اور  
بیشک وہ لوگ نور پر ہیں جب لوگ ڈریں گے تو وہ ہمیں ڈریں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے  
تو وہ غمگین نہیں ہوں گے۔

اس حدیث کی روشنی میں یقیناً اللہ کے ان مقبول بندوں میں سے ایک مقبول بندہ  
حضور اشرفی میاں علیہ الرحمہ تھے۔ ذَا لِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۝

”صحائف اشرفی“ مرتبہ حضور اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا حصہ پیش نظر ہے اس کے  
قلمی مسودے کو دیکھنے کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ اگر اس کو ایک حصہ میں پیش کیا جاتا تو ضخامت زیادہ  
بڑھ جاتی۔ لہذا اس کو تین حصوں پر تقسیم کیا گیا۔ اول، دوم، سوم چنانچہ ہر ایک کے مضامین کا تعین بھی  
کر دیا گیا۔ کتابت کے بعد اندازہ ہوا کہ دو جلد میں ”صحائف اشرفی“ کے تمام مضامین آجائیں گے۔  
چنانچہ اب ”صحائف اشرفی“ دو جلدوں میں مکمل ہو گئی۔ تیسری جلد انشاء اللہ تعالیٰ وہ ”صحائف اشرفی“  
کا ایک ”ضمیمہ خاص“ ہوگا جس میں اکابر خانوادہ اشرفیہ کا ذکر ہوگا۔ اور کچھ اور اشرفیہ اور نقوش  
خاندانی پر مشتمل ہوگا۔ نیز راقم کچھ اپنے حالات قلبیہ ذکر کرے گا۔ میرے حق میں دعا فرمائیں مولیٰ تعالیٰ توفیق  
خیر عطا فرمائے ہذا ملاحظہ فرمائی۔ فقط

اسکے تاجدار اشرف الانشرفی الجیلانی کچھ چھوٹی

بانی سنی دارالعلوم محمدیہ بہمنی و امام و خطیب زکریا مسجد بہمنی ۲  
یوم دوشنبہ مبارک مورخہ ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۹۱ء

## دسوال صحیفہ

① حضرت محبوب یزدانی کے شجرہ بیعت ارادی سلسلہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ  
اور شجرہ بیعت ارشادی سلاسل عالیہ قادریہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و شطاریہ و زائیدیہ  
و مداریہ وغیرہ کے بیان میں۔

② قال الاشرف سلسلۃ المشائخ مسلسلۃ تصل الی شجرۃ المقصود  
من ربط عنقه بربقہا عتق من رق المتعددة۔

ترجمہ: حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ سلسلہ مشائخ کا مسلسل ہے درخت مقصود  
کی طرف پہنچتا ہے جس نے کہ باندھا اس کو کسی رسی سے وہ آزاد ہوا غلامی مقدر ہے۔  
حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ ہر چند اس فقیر کو اس قدر مشائخ کثیر سے  
فیض حاصل ہوا کہ جس کی شرح حد سے باہر ہے۔ لیکن یہ بندہ خاص پرورش یافتہ  
خاندان چشتی اور دو دمان بہشتی کا ہے۔ تقریباً رباعی حضرت ابو سعید ابوالخیر زبان مبارک لائے  
رباعی

من بے تودے قرار تو انم کرد احسان ترا شمار تو انم کرد  
گر برتن من زباں شود ہر مومے یک شکر تراز ہزار تو انم کرد  
اس لئے سب سے پہلے شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ لکھا جاتا ہے۔

③ شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ

④ حضرت محبوب یزدانی کو اول بیعت ارادت اور خرقہ خلافت و اجازت حضرت شیخ  
علاء الحق والدین گنج نبات قدس سرہ سے حاصل ہوا۔

وهولبس الخرقه عن الشيخ انجي سراج الحق والدين آيينه هند قدس سره  
وهولبس الخرقه عن الشيخ سلطان المشايخ سيدنا شيخ حقايق نظام الدين اوليا ربنا محمد باقر قدس سره  
وهولبس الخرقه عن الشيخ كبير حضرت شيخ بابا فريد الحق والدين المعروف بهنج شکر قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ سید قطب الحق والدين بختيار کاکي ادبي چشتي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ سید معين الحق والدين حسن سنجري ولي الهند قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ عثمان هاروني قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ حاجي شريف زندي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ سید قطب الدين مودود چشتي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ سید ابویوسف چشتي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ سید ابومحمد چشتي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ شيخ سيد احمد ابدال چشتي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ ابواسحاق شامي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ مشاد علودي بوري قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ مہيرة البصري قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ حذيفة المرعشي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن تارك السلطنة حضرت خواجہ سلطان ابراهيم اديب بلخي قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ فيل بن عياض قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت خواجہ عبد الواحد بن زيد قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت رئيس التابعين خواجہ حسن بھري قدس سره  
وهولبس الخرقه عن حضرت امام المتقين امير المؤمنين علي ابن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم  
وهولبس الخرقه عن سيد المرسلين خاتم النبيين حضرت محمد مصطفي صلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وسلم جميعين

# ① شجرہٴ سلسلہٴ عالمیہٴ قادریہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سره کو حضرت سید عبد الغفور حسن جیلانی قدس سره سے  
ملا جو حضرت نور العین کے والد تھے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید ابوالعباس احمد جیلانی  
قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید بدر الدین حسن جیلانی قدس سره سے۔ ان کو اپنے  
والد حضرت سید علاء الدین علی جیلانی قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید محمد  
جیلانی الحموی قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید سیف الدین گجی قدس سره سے۔  
ان کو اپنے والد حضرت سید ظہیر الدین احمد قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید ابونصر محمد  
قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید عماد الدین ابومصالح نصر قدس سره سے۔ ان کو  
اپنے والد حضرت سید تاج الدین ابوبکر عبد الرزاق قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت  
غوث الثقلین سید نجی الدین ابومحمد عبد القادر جیلانی قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت  
سید ابومصالح موسیٰ جنگی دوست قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید عبد اللہ جیلانی  
قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید نجی زاہد قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت  
سید محمد قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید داؤد قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد  
حضرت سید موسیٰ قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید عبد اللہ قدس سره سے۔  
ان کو اپنے والد حضرت سید موسیٰ الجون قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید عبد اللہ محض  
قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید حسن ثقی قدس سره سے۔ ان کو اپنے والد حضرت  
سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے ”زوج فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ ان کو حضرت سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

# ① شجرہٴ سلسلہٴ قادریہ جلالیہ بخاریہ

حضرت محبوب یزدانی کو حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہانگشت  
قدس سرہ سے ملا۔

ان کو حضرت شیخ محمد عبید غنی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ فاضل بن عیسیٰ قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت قطب الیمین ابو الغیث بن جمیل قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ علی الفتح قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت علی حداد قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ ابی سعید مبارک المخزومی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ سری السقطی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ داؤد طائی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

ان کو حضرت سید عالم محبوب خدا احمد بن محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

# ① شجرہٴ سلسلہٴ سہروردیہ جلالیہ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں  
جہانگشت قدس سرہ سے سلسلہٴ نذائیں خرقہٴ خلافت اور اجازت حاصل ہوا۔

ان کو حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح قطب عالم قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ صدر الدین قتال قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ وجیہ الدین ابوالفضل عمر قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ محمد المعروف عمویہ قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ ابی احمد اسود دینوری قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ مشاد علود دینوری قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ سری السقطی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ معروف کرخی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ داؤد طائی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے۔

ان کو حضرت رسالت مآب جناب احمد بن محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

# ① شجرہ سلسلہ حسنیہ و حسینیہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہانگشت قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید جلال اعظم بخاری قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید علی ابی الموید بخاری قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت بیخبر بخاری قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید محمود بخاری قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید احمد قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید عبد اللہ قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید علی اصغر قدس سرہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سید امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام علی نقی بادی رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام محمد تقی الجود رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام کاظم رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام زین العابدین علی اوسط رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو اپنے والد حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے۔ ان کو حضرت سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

② حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ فرماتے تھے کہ اول مرتبہ جب حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہانگشت قدس سرہ کی ملازمت سے مشرف ہوا۔ آپ نے مقامات فقر سے بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائیں۔ اور فرمایا کہ برادرم اشرف تم کو مجھ سے کچھ اور بھی نصیب ہوگا۔

③ پہلی شب کو آپ کے فرمانے کے موافق جب میں خلوت خانہ میں گیا۔ دیکھا کہ ساتواں اعضاء حضرت مخدوم بخاری قدس سرہ کے علاحدہ علاحدہ سات مقام پر پڑے ہیں۔ اور ہر عضو سے تسبیح الہی

کی آواز مختلف لفظوں میں جاری ہے یہ حالت دیکھ کر مجھ کو حیرت ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد اپنی اصلی حالت میں آئے اور فرمایا کہ برادرم اشرف یہ درجہ میں نے تم کو عطا کیا تم کو مبارک ہو۔

① دوسری رات کو جب خلوت خانہ میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تجلی سبط سے آپ کا جسم اتنا بڑھا کہ سارے حجرہ میں بھر گیا درپیکوں سے آپ کے بدن کے گوشت کا ٹکڑا باہر آگیا۔ ایک لحظہ کے بعد حالت اصلی میں آئے اور فرمایا کہ برادرم اشرف یہ درجہ بھی تم کو مبارک ہو۔

② تیسری شب جب خلوت خانہ میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کا جسم مثل آئینہ کے ایسا لطیف و صاف ہو گیا کہ ایک ذرہ اگر تلوا کے نیچے ہو تو سر کے اوپر سے نظر آئے۔

## ثنوی

چناں صافی شدہ از پائے تاسر کہ گوئی بیضہ نور است یکسر  
ز تاب آفتاب ذات یزداں شدہ جسم مبارک او دشتاں  
اگر دریا بود یک ذرہ حناک نماید سونے سراں ذرہ پاک  
اس حالت کو دیکھ کر مجھ پر ہیبت غالب ہوئی تھوڑی دیر کے بعد حالت اصلی میں آئے اور فرمایا کہ برادرم اشرف مبارک ہو یہ درجہ بھی میں نے تم کو عطا کیا اور چلتے وقت ذکر جہر حلقہ کے ساتھ کرنے کو ارشاد فرمایا اور تعویذ غفوری عنایت کیا اور فرمایا کہ یہ تعویذ ہر کام میں مفید ہے۔ اور فرمانے لگے کہ برادرم اشرف ہمارے اور تمہارے درمیان میں اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے محبت پیدا کی ہے اور مجھ کو جو ایک سو چالیس اور چند مشائخ سے نعمتیں ملی ہیں (بزرگوں کا نام لیکر فرمایا) وہ سب میں نے تم کو عطا کیں۔

## ① ذکر شجرہ سلسلہ کبیرہ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی کو حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرانی گرجی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ احمد خرنانی قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ علی لالہ قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ ابوالجناح قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ وجیہ الدین ابو حفص عمر قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ احمد اسود دیوری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ ممشاد علود دیوری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت سید الطائف جنید بغدادی قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ سری السقطی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ معروف گرجی قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ داؤد طائی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے۔ ان کو حضرت سیدنا سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

## ② شجرہ سلسلہ زاہدہ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو حضرت خواجہ بدر الدین بدر عالم زاہدی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ شہاب الدین زاہدی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ فخر الدین زاہدی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ شہاب الدین قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ صدر الدین قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ عبدالسلام قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ عبدالکریم قدس سرہ سے۔

ان کو حضرت شیخ قطب الدین قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ خواجہ حسن قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ ابواسحاق قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ عبد اللہ قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ محمد قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت سید الطائف جنید بغدادی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ سری السقطی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ معروف گرجی قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ داؤد طائی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے۔ ان کو حضرت رسالت مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

## ① شجرہ سلسلہ شطاریہ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی کو حضرت شیخ حاجی محمد بن عارف القاری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ خدا قلی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ محمد بن العاشق قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ خدا قلی مادر اء النہری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی الحنفی النوری قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت مولانا ابوالمنظف ترک طوسی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ اعرابی مزید عشق قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت خواجہ محمد مغربی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت حضرت خواجہ بابزید بسطامی قدس سرہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا امام علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے۔ ان کو حضرت سیدنا ونبینا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

# ① شجرہ عالم نقشبندیہ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے  
ان کو حضرت خواجہ امیر کلال قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ بابا سہاسی قدس سرہ سے ان کو  
حضرت خواجہ علی رامینی قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ محمود فغنوی قدس سرہ سے ان کو حضرت  
خواجہ عارف دیوگری قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ عبدالخالق بغدادی قدس سرہ سے -  
ان کو حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ علی فارمدی قدس سرہ  
سے ان کو حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی  
قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ ابوالمظفر مغلان ترک طوسی قدس سرہ سے ان کو حضرت  
خواجہ محمد عثمان مغربی قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ سے ان کو  
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا قاسم ابن محمد قدس سرہ سے  
ان کو حضرت خواجہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے ان کو حضرت سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے -

# ② شجرہ سلسلہ فردوسیہ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو عالم ارواح میں بالموافقہ ہما شریف حضرت  
مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد بک میری قدس سرہ سے غرقہ خلافت و ارشاد حاصل ہوا  
ان کو حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی المشہور شیخ نجم الدین صغریٰ قدس سرہ سے ان کو حضرت  
شیخ رکن الدین فردوسی قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ بدر الدین بمقدادی قدس سرہ سے -

ان کو حضرت شیخ سیف الدین باخیزی قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ  
سے ان کو حضرت شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سہروردی قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ  
وجیہ الدین ابو حفص عمر سہروردی قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ احمد اسود دیوزی قدس سرہ  
سے ان کو حضرت شیخ ممشاد علودینوری قدس سرہ سے ان کو حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی  
قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ سری استغلیٰ قدس سرہ سے ان کو حضرت خواجہ معروف کرخی  
قدس سرہ سے ان کو حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم  
رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا امام محمد باقر  
رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا امام حسین  
رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا احمد بن محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے -

# ① شجرہ سلسلہ مدارقہ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو حضرت بدیع الدین مدارقہ قدس سرہ سے ان کو حضرت  
شیخ عبداللہ شامی قدس سرہ سے خلافت اور اجازت حاصل ہوئی ان کو حضرت شیخ عبدالاول  
قدس سرہ سے ان کو حضرت شیخ امین الدین قدس سرہ سے ان کو حضرت سیدنا امام علی مرتضیٰ  
رضی اللہ عنہ سے ان کو حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
دوسرا سلسلہ حضرت سید بدیع الدین مدارقہ قدس سرہ کو حضرت شیخ بک قدس سرہ سے  
ان کو حضرت شیخ طیفور شامی قدس سرہ سے ان کو حضرت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے  
ان کو حضرت سیدنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سید بدیع الدین مدارقہ قدس سرہ نے  
حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو یہ دونوں سلسلہ عنایت کر کے اپنا خرقہ محبت پہنایا اور حضرت  
محبوب یزدانی نے سلاسل خشتیہ و قادریہ وغیرہ کی اجازت مدار صاحب کو عطا کی اور اپنا خرقہ محبت  
ان کو پہنایا -



# ① شجرہ سلسلۃ تابعیہ خضرۃ اشرفیہ

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو ایام سلطنت رانی میں حضرت خضر علیہ السلام سے تعلیم و تربیت سلوک حاصل ہوئی اور ان کو بلا واسطہ درمیانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلسلہ خلافت و ارشاد حاصل ہوا جب حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے سے سلسلہ فقر حاصل کیا تو آپ بلاشبہ تابعین میں داخل ہو گئے۔

## ② شجرہ سلسلۃ تابعیہ رضائیہ

دوسری نسبت خرقہ تابعیہ حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کو حضرت شیخ ابوالرضا حاجی بابا رتن رضی اللہ عنہ سے ملک ہندوستان میں حاصل ہوئی ان کو بلا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خرقہ خلافت ملا۔ آپ کی درازی عمر کی نسبت ذہبی اور دیگر محدثین مخالفانہ کلام کرتے ہیں کہ اتنی بڑی عمر درازوالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والوں میں (۳) کوئی نہیں ہوا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعد ایک صدی کے میرا کوئی دیکھنے والا نہ رہے گا۔ اس اعتراض کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوئی۔ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والوں میں ابھی حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔ اور اس حدیث کا منشاء کہ ایک صدی کے بعد کوئی میرا دیکھنے والا نہ رہے گا۔ مراد اس کی زمین حجاز سے ہے کیونکہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۴) کے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی عمر اتنی دراز ہوئی تھی کہ حضرت امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو آپ نے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

① کی بشارت بیان کی کہ میری ذریت اور اہل بیت میں ایک لڑکا محمد نام کا ہوگا اور آپ نے اپنے منہ کی چابی ہوئی کھجور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی تھی اور وہ اس کو کھا گئے تھے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ایک کھجور اپنے منہ میں چاکر (۲) انکو کھلائی اور یہ فرمایا کہ یہ امانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دی تھی اور حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کا زمانہ دوسری صدی میں تھا چونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ملک حجاز میں (۳) نہ تھے بلکہ ملک عراق میں شہر بصرہ سے چھ کوس کے فاصلے پر قریہ زیر رہتے تھے۔ وہیں آپ کا مزار بھی ہوا۔ اس لئے آپ حدیث کی قید صدی سے بسبب حجاز میں نہ رہنے کے (۴) باہر سمجھے گئے۔ اور حضرت شیخ ابوالرضا حاجی بابا رتن رضی اللہ عنہ بھی بزمانہ حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان میں چلے آئے تھے جو دوسرا ملک تھا ملک حجاز نہ تھا۔ اس لئے آپ بھی اس قید صدی اول سے مستثنیٰ سمجھے جائیں گے۔

⑤ اور دوسری نسبت حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کی حضرت شیخ علاء الدین بنانی قدس سرہ جو سابق میں آپ کے والد ابو السلاطین سلطان سید ابراہیم کے وزیر تھے ایک جنگ میں آپ پر جذبہ سلوک پیدا ہوا اوائل عمر میں ترک وزارت کر کے فقر اختیار کیا۔ آپ کو حضرت شیخ نور الدین شیخ عبدالرحمن اسفرائی کرخی سے بیعت و ارشاد حاصل ہوئی ان کو حضرت شیخ احمد خرقانی قدس سرہ سے اور ان کو حضرت شیخ علی لالا قدس سرہ سے۔ اور ان کو حضرت شیخ ابوالرضا حاجی رتن رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی۔ اور شیخ علی لالا قدس سرہ نے ایک سوچوڑہ مشائخ سے خرقہ خلافت و ارشاد حاصل کیا تھا۔ آپ کے انتقال کے بعد ایک سو تیرہ مشائخ کے خرقہ نکلے اور چودہواں تبرک ایک کاغذ میں لپٹا ہوا ملا جس کے اوپر لکھا تھا۔

هَذَا امِشَطُ مَنْ امِشَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَ إِلَى هَذَا الضَّعِيفِ مَنْ مَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا الْخَرَقَةُ وَصَلَ مِنْ ابْنِ الرِّضَا رَتْنِ إِلَى هَذَا الْفَقِيرِ - ترجمہ :- یہ سرکار کے کنگھوں میں سے ایک کنگھا ہے جو اس ضعیف کو صحابی رسول کے ذریعہ سے پہونچا اور یہ خرقہ ابوالرضا رتن کی جانب سے اس فقیر تک پہونچا۔ جس وقت امیر تمہورگر گانی نے حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملازمت

حاصل کیا اس وقت نسبت درازی عمر حضرت حاجی رتن رضی اللہ عنہ دریافت کیا تو حضرت نے فرمایا کہ بے شک وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے میں نے ان سے ارشاد حاصل کیا اور انھوں نے مجھ کو اپنا خرقہ مرحمت فرمایا۔ اور فقر نے ان سے صحیح حدیث بھی کی ہے۔ جب ایک ایسا ولی اللہ قطب الاقطاب، غوث العالم، وارث ولایت محمدیہ اور تمام روئے زمین کے اولیاء اللہ کا سردار ہوا اور وہ ان کی محابیت اور درازی عمر کی تصدیق فرمائیں تو اب علماء ظواہر کو ان کی درازی عمر کی نسبت کلام کرنا مناسب نہیں۔

① سبحان اللہ! کیا شان حضرت محبوب یزدانی کی اللہ تعالیٰ نے بنائی تھی۔ مرتبہ ولایت میں قطب الاقطاب، غوث العالم، اولیاء روئے زمین کے پیشوا ہوئے۔ ایک مرتبہ تابعیت کا جس کا حاصل ہونا محال تھا وہ بذریعہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت شیخ ابوالرضا حاجی رتن رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوا۔ ذی اللہ فضل اللہ یؤتیه من یشاء۔

### قطعہ

اے اشرف غوث جہاں تیری مدح میں ہے عقل گم  
اے شمع بزم تابعین کونین میں روشن ہو تم  
خضر و رتن سے جب ملے مصداق اس کے ہو گئے

ثم الذین یلوہم ثم الذین یلوہم

سیر الاولیاء مصنفہ عبد اللہ خویشی ۱۵۸۰ھ کی نوشتہ قلمی میں مذکور ہے کہ حاجی بابا رتن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی میری زیارت کے لئے آئے ثواب حج پاتے۔ چنانچہ وہاں لوگ (ساتویں ذوالحجہ سے دسویں ذی الحجہ تک) حاضر ہوتے ہیں اور سرمنڈواتے ہیں۔

② فقیر جامع رسالہ ہذا ایام عرس مبارک میں بمقام بھٹنڈا علاقہ ریاست پٹیالہ، بتاریخ ۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۳۰ جون ۱۹۲۵ء حاضر درگاہ شریف ہوا۔ مجمع کثیر پایا اور صاحبزادہ شیخ ہدایت اللہ صاحب سجادہ نشین درگاہ شریف نے فرامین شاہی دکھائے۔ جن کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ عہد سلطنت سلطان شہاب الدین غوری میں حاجی رتن کے قائم مقام سجادہ نشین شیخ احمد کے نام فرمان جاگیر مواضعات فیروز پور، رسول پور، علی پور، جھوال و موضع تھانہ

مع آراضیات پانصد بیگہ بختہ پر گنہ بھٹنڈا کے تابع ہوا۔ مضمون فرمان سے واضح ہوا کہ حضرت ① حاجی رتن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ انتقال سے چھ سال پیشتر حضرت شیخ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی کو دستار بندی کر کے اپنا خلیفہ و سجادہ نشین بنایا۔ عبارت فرمان حسب ذیل ہے۔

”بالمشافہ صحت ذات و ثبات حال صاحبزادہ والاثر اذ شیخ احمد را صاحب دستار نمود و بعد از چند سال حضرت بابا در سال ۸۲۲ھ وفات یافت، خلیفۃ الرحمن حضرت خاقان مظفر الدینیا والدین مؤید الاسلام والمسلمین برائے عمارت روضہ مقدسہ مطہرہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما مبلغ پازدہ ہزار ہفتصد و ہشتاد پنج دام ماسوائے نذر صاحبزادہ گرفتہ و بناء مسجد و چاہ و چار دیواری و روضہ مرتب ساختہ“

② حضرت شیخ احمد کا نسب سلسلہ ملاحظہ نسب نامہ متولی صاحب سے معلوم ہوا کہ گیارہ پشتوں سے حضرت شیخ احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نسب محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچتا ہے۔ قرینہ متقنی ہوتا ہے کہ حضرت شیخ احمد کے مورث حضرت حاجی رتن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ عرب سے آئے تھے۔ اور بوجہ درازی عمر حضرت حاجی صاحب ان کے سامنے ہی فوت ہو گئے اخیر میں انکی اولاد سے شیخ احمد صدیقی کو اپنے رحلت سے چند سال قبل اپنا قائم مقام و سجادہ نشین مقرر فرمایا۔ فرامین شہاب الدین غوری و جلال الدین اکبر میں نام حضرت حاجی رتن رضی اللہ عنہ بین السطور نہیں لکھا جاتا تھا بلکہ آپ کا نام سرنامہ پر ادباً و تبرکاً کاغذ کے جانب چپ لکھا جاتا تھا۔

اس طرح..... رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوالرضا بابا حاجی رتن صاحب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب بادشاہان آپکی صحابیت کے مقرر تھے۔ اور حضرت محبوب یزدانی سے حضرت شیخ سلیمان محدث نے بواسطہ حضرت ابوالرضا حاجی رتن رضی اللہ عنہ تصحیح حدیث کئے۔ عبارت سیر الاولیاء میں یہ ہے۔

”شیخ حاجی رتن رضی اللہ عنہ از مشائخ متقدمین است، و قبر وے در قصبہ بھٹنڈا واقع است، چوں فرمود ہر کہ زیارت من کند ثواب حج یابد، بنا بر آں اکثر مردم بہارت وے شرف منی نمود

وسر خود را خلق می نمایند -

بتاریخ ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ فقیر اشرفی جامع رسالہ لہذا بغرض شرکت عرس شریف  
بھٹنڈا شریف جارہا تھا۔ باثناء راہ بحالت سفر ریل یہ چند اشعار بطور عرض داشت عرض  
کئے تھے جس کو آپ کے دربار میں پیش کئے۔

## ① غزل

اے صاحب ختم رسل اے حاجی بابا رتن  
آیا ہے درپہ آپ کے اک خستہ رنج و محن  
تم سے مرے جد کو لا خرقہ رسول اللہ کا  
مجھ کو بھی کچھ کر دو عطا بگڑی مری سب جائن  
دربار سے اپنے مجھے دامن تہی مت بھیجے  
مٹ جائے دل سے اب مرے سار خیال ماؤن  
بند اس بچانے سے ہو مہرمت وہ جام مے  
مل جائے عرفان خدا اکل جائے سب سرو علن  
ہوں سلسلہ میں آپ کے گو ہوں بغریب بے نوا  
ادنیٰ توجہ سے ابھی ہو سکتا ہوں قطب زمین  
کبتک ہوں غم سے تپاں میں ہوں ضعیف و ناتواں  
درپہ ہے روز و شب مرے آزار پر چرخ کہن  
ہوں مبتلائے دردِ غم اعدا کے دستِ جور سے  
گھیرے ہیں چاروں سمت سے حسد کے شروفتن  
درپہ تمہارے اشرفی جزا شکِ غم کیا نذرے  
ہاں ہو اگر مقبول تو حاضر ہے یہ سب جان و تن

## گیارہواں صحیفہ

① حضرت حاجی الحرمین سید ابوالحسن عبدالرزاق نورالعین  
اولاد حضرت غوث الثقلین کی قبولیتِ فرزندگی اور ان کا  
شجرہ نسب سادات اور بعض فضائل مخصوصہ کے بیان میں

حضرت محبوب یزدانی جب شرف ہیبت قدوۃ الاکابر عمدۃ الاماثر حضرت مولینا شیخ  
علاء الحق والدین گنج نبات خالیدی حقیقی نظامی سے مشرف ہوئے اس وقت سن شریف  
آپ کا ستائیس برس کا تھا۔ طرح طرح کی نعمتوں سے شیخ نے آپ کو سرفراز کیا تھا جس کا  
ذکر صحیفہ فضائل مخصوصہ میں بیان ہو چکا ہے۔ دوبارہ لکھنے کی احتیاج نہیں۔  
② آپ حاضری خدمتِ مرشد میں ریاضت اور ذکر و شغل کے ساتھ بسر کر رہے تھے۔  
ایک دن آپ کے مرشد حضرت محبوب یزدانی کے خلوت خانہ میں جو مقابل خانقاہ عالی  
کے تھا شریف لارہے تھے۔ حضرت اس وقت تہہ بند باندھ رہے تھے۔ او تہہ بند کے  
نیچے لنگوٹ کس رہے تھے اس ارادہ سے کہ خلوت خانہ سے نکل کر حضرت پیر و مرشد  
کی خدمت میں حاضر ہوں دفعتاً پیر و مرشد کے نعین مبارک کی آواز کان میں پہونچی جیسے  
خلوت خانہ کے دروازے پر نکلے شیخ کو وہیں پایا۔ کمال عنایت و کرم سے حضرت شیخ نے  
پوچھا کہ اے سید زادہ کس کام میں مشغول تھے۔ آپ نے عرض کیا کہ مگر خدمت باندھ رہا تھا۔  
شیخ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر باندھتے ہو تو مضبوط باندھنا کچھ درمیان میں  
نہ رکھنا آپ نے عرض کیا کہ آرزوئے نفس اپنے درمیان سے باہر کر دی جب تک کہ زندہ ہوں

① فرمایا کہ مبارک ہو۔ جب باہر تشریف لے گئے کسی قدر حضرت محبوب یزدانی کے چہرے مبارک پر تغیر ہوا اس خیال سے کہ جب میں آرزوئے نفس اپنے سے باہر کرینکا اقرار مرشد کے سامنے کر دیا تو اب میں نہ نکاح کرونگا نہ میرا قائم مقام پیدا ہوگا۔ یہ خطرہ حضرت شیخ پر پوشیدہ نہ رہا۔ تھوڑی دیر گردن جھکا کر آنکھیں بند کر کے خاموش رہے۔ دو تین گھنٹے کے بعد سراونچا لیا اور کمال بشارت کے ساتھ فرمایا کہ سید مبارک ہو تمہارے فرزند دینی کے لئے بارگاہ پروردگار میں خواہش کی ہے کہ تمہارے واسطے فرزند سلسلہ اور تمہارے خاندان کا پیشوا ہو۔ اور تمہارا نام زمانہ میں اس فرزند سے روشن ہو اور وہ فرزند تمہارے خاندان کا ہوگا۔ اور یہ قطعہ حضرت شیخ نے پڑھا۔

قطعہ

تارود بر صفہ گیتی نشان از تقاضائے قضایت اے الہ  
باد بر دئے زیں آتنا تو در نشان جاوداں چوں مہر و ماہ  
تشنوی

ملا تم کو حق سے مبارک سپر جو اہل نظر کا ہو نور نظر  
وہ اولاد میں شاہ جیلاں کے ہے قرابت میں شاہانِ سمنان کے ہے  
وہ فرزند ہوگا بڑا نیک نام زمانہ کو پہونچائے گا فیض عام  
وہ ہے اشرفی سلسلہ کا امام کرے نام اشرف کا روشن مدام

② حضرت محبوب یزدانی کو فرزند نور العین کی بشارت دینا

حضرت محبوب یزدانی نے بشارت فرزند سن کر شیخ کے قدم پر سر رکھ دیا حضرت شیخ اور آپ کے اصحاب سب نے مبارکباد دی۔

قطعہ

مبارک ہو مبارک یہ بشارت ملا تم کو دردیائے اسرار  
گہر کو کان گوہر سے ہے نسبت کہ ہے وہ تاج شاہوں کے نزار

اس کے بعد چند روز آپ خدمت مرشد میں رہے جب خدمت شیخ سے رخصت ہو کر دارالسلطنت جوہنور میں بموجوب ارشاد مرشد تشریف لائے جس کا ذکر صحیفہ سابق میں چکا ہے۔

بشارت فرزند کے بعد محبوب یزدانی کا سفر عراق و شام

اور وہاں سے سفر عراق کرتے ہوئے مقام حامہ شریف نواح شام میں پہونچے جہاں کچھ فرزندان خاندان جیلانی سکونت پذیر تھے۔ وہاں کے تمام سادات بحال عقیدت و محبت پیش آئے تھوڑی مدت آپ بھی وہاں ٹھہر گئے۔ سید عبدالرزاق ابن سید حسن عبدالغفور سید ابوالعباس احمد جیلانی کو حضرت محبوب یزدانی کی طرف کمال عقیدہ پیدا ہوا۔ اس زمانہ میں آپ کی عمر بارہ برس کی تھی۔ سید زادہ کو حضرت محبوب یزدانی کی ملازمت کی آرزو اس قدر زیادہ پیدا ہوئی کہ اس کا بیان ممکن نہیں، ہر چند آپ کے والد بزرگوار اور دیگر رشتہ دار سید زادہ کو فہمائش کرتے کہ حضرت محبوب یزدانی کے پاس زیادہ نہ بیٹھو مگر کسی کی بات اثر نہ کرتی تھی یہاں تک کہ شبانہ روز حضرت کے پاس رہنے لگے۔ لوگوں کا منع کرنا اور سمجھانا کارگر نہ ہوا۔

قطعہ

خدا جس کو اپنی طرف کھینچتا ہے وہ کب روکنے سے کسی کے رکا ہے  
ہو اذل جو آشفقہ زلف دلبر وہ پابند زنجیر کب ہو سکا ہے  
یہ صاحبزادے حضرت محبوب یزدانی کی خالہ زاد بہن کے بیٹے تھے جب آپ کے والد سید عبدالغفور حسن جیلانی نے دیکھا کہ اس لڑکے پر کسی کی نصیحت کارگر نہیں ہوتی۔

② بارگاہ محبوب یزدانی میں حضرت نور العین کو سپرد کرنا

حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں حاضر کر کے عرض کیا کہ اے حضرت بزرگوار میں اپنے لڑکے کو خدا کی راہ میں آپ کے مقدم شریف پر قربان کرتا ہوں اور جو کچھ میرا حق اس کی گردن پر تھا بخش دیتا ہوں۔ بیت

سپر دم بہ تو مایہ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

اسی طرح سید زادہ کی والدہ معظمہ نے بھی اپنے پیارے فرزند جگر گوشہ کو حضرت محبوب یزدانی کے سپرد کر کے اپنا حق بخش دیا۔

قطعہ

زہے ہمت مادر ہر دور کہ پروردہ بودش بدامان خویش  
پسر را کہ پروردہ بودہ بجاں بجاندار سپردی جوں جان خویش  
جب صاحبزادے کے والدین نے اپنے حقوق بخش کر خدا کے واسطے حضرت محبوب یزدانی کے سپرد کر دیا حضرت نے بھی دل و جان سے صاحبزادہ کو فرزند ہی میں قبول کیا اور نسبتیں خاندان سیادت اور واسطہ قرابت کو تازی گنجشی اور سید زادہ کی تعلیم و تربیت میں دریغ نہیں رکھتے تھے۔ صاحبزادہ نے حضرت محبوب یزدانی کی اس قدر خدمت کی کہ کسی بشر سے ہونا ممکن نہیں۔

قطعہ

چنان راہ خدمت سپردہ بسر کہ زان جز نیاید ز نوع بشر  
اگر کس چنین خدمت آرد بجائے چہر از د خویشش بخواند خدائے  
حضرت خواجہ نظام الدین یمنی جامع لفظ و لطائف اشرفی فرماتے ہیں کہ میں تیس برس کامل حضرت محبوب یزدانی کے ہمراہ سفر اور حضر میں حاضر رہا۔ اس مدت میں مجھ کو یاد نہیں کہ حضرت محبوب یزدانی نے اگر کسی کام کے لئے ارشاد فرمایا سوائے صاحبزادہ نور العین کے کوئی سبقت نہ کر سکا۔  
① حضرت نور العین پر محبوب یزدانی کی نوازش

شہنوی

چنان سر بہ سر حکمش نہادہ کہ از ایراد خود بیرون فتادہ  
اگر کارے بخاطر می رسیدش بکام خاطرش از سر و بیش  
میر حق اور سروری اولیا دونوں نور العین کو شہ نے دیا  
ہے ازل سے جن کی قسمت میں کمال ان کو ملتی ہے یہ دولت لازوال

① تھوڑا سا ذکر آپ کی خدمت گزاری کا کیا گیا۔ آپ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی بارہ برس کی عمر میں حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اڑھیسٹھ برس تک حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں رہے۔ اور چالیس برس تک بعد حضرت محبوب یزدانی کے سجادۂ ہدایت پر رونق افروز رہ کر بندگان خدا کو فیض پہنچاتے رہے۔ اور جمیع علوم معانی منطق فلسفہ حکمت، صرف و نحو سب کی تکمیل حضرت محبوب یزدانی سے کی۔

قطعہ

عمر کیہ بخد مت شدہ محبوب تو اں شت باقی ہر بے حاصلی و بوالہوسی بود  
سرمایہ سودائے حیات دو جہانی جز خدمت دلدار دگر خار و خنجر بود  
ایک دن حضرت محبوب یزدانی جامع مسجد دمشق میں رونق افروز تھے اور آپ کے چند اصحاب مثل خواجہ ابوالکارم اور شیخ علی اور شیخ تقی الدین اور ان کے مثل بہت لوگ حاضر تھے معرفت سلوک اور حقائق کی باتیں انتہا درجہ کی پیش تھیں اسی درمیان میں حضرت نور العین کا ذکر آگیا۔ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا حق تعالیٰ نے مجھ کو دو نعمتیں عطا کیں۔ ایک سر اور دوسرا سر، دونوں کو فرزند نور العین کے اوپر سے قربان کر دیا۔

قطعہ

مرا از جہاں دار دارائے دیں سر بود موہوب و سر بر سرش  
ز دریائے وجداں در درختاں نثارے شد آں ہر دو بر سر ویش  
② حضرت محبوب یزدانی کے سامنے بزرگ زادگی کا ذکر آیا فرمایا بزرگ زادے، بزرگوں کے طریقہ پر کم پائے جاتے ہیں۔ اور میں ایسا بزرگ زادہ رکھتا ہوں کہ بزرگ زادہ نہیں بلکہ اس کا کام بزرگ پیدا کرنے کا ہے۔ اور لوگ اولاد کو اپنے پشت سے پیدا کرتے ہیں۔ میں نے نور العین کو اپنی آنکھوں سے پیدا کیا ہے۔ باوجودیکہ قرابت کی نسبتیں رکھتا ہوں

قطعہ

ہوئے شاہ سمنان کی آنکھوں سے پیدا لقب نور العین انکو حضرت نے بخشا  
دعائے دی تیری اولاد میں ہوں ہمیشہ ولی اور مجذوب بیکتا

فدا شرفی جان و دل سے ہے ان پر غلامی کا جن کی شرف میں نے پایا  
بمقتضائے عالی خاندانی سیدزادہ کو حضرت محبوب یزدانی نے خطاب "نور العین" عطا فرمایا۔  
جب حضرت وہاں سے لوٹ کر شہر سمنان میں تشریف لائے تو حضرت محبوب نے دانی کی بڑی بہن جہان فضا کی  
سے آراستہ نقیبیں ان کا دودھ لگو کر صاحبزادہ کو پلویا جس میں نسبت ظاہری بھی ظاہر ہو جائے جب دودھ پلا چکے  
فرمایا کہ بھکواس فرزند سے اس سے بڑھکر دوسری نسبت بھی حاصل ہے کہ میری خالہ زاد بہن جو بی بی خورشید  
بیلائی کی زوجہ ہیں یہ فرزند ان سے پیدا ہوا ہے اس وقت میرے اور اس فرزند کے درمیان اور بھی نسبتیں  
ہیں کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ (از کتاب سنوات الاتقیاء، تصنیف شیخ ابراہیم سرہندی)

**نسبت خاص حضرت محبوب یزدانی کی خاندان حضرت محبوب سجانی سے**

① ایک نسبت خاص حضرت محبوب یزدانی کی خاندان حضرت محبوب سجانی سے یہ بھی کہ آپ  
نسب مادری سے اولاد حضرت بی بی نصیبہ خواہر حضرت غوث پاک سے تھی۔

**قطعہ**

چہ حاجت نسبت شیراے برادر کہ دارم نسبت دیگر بہ از شیر  
چونور واحد از خورشید تابد دید از مشرق خاور تبا شیر  
نہاں نور لیست از خورشید رخسار کہ آں را در حسین و با حسن گیر

سہ مسئلہ: بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جاسکتا ہے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہوا لڑکی  
اور جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں، یہ حکم دودھ  
پلانے کا ہے (بہار شریعت) مسئلہ: مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پینا یا پلا ناجائز نہیں (بہار شریعت)  
عہ شریعت مطہرہ میں مسند رضاعت کا ثبوت اس طور پر کہیں نہیں ملتا اور نہ شریعت اس کی اجازت دیتی ہے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت سالمؓ کو حضرت ابوحنیفہؓ کے آزاد کردہ غلام تھے ان کیلئے خاص طور پر رضاعت ثابت فرمادی مندرجہ ذیل حدیث ابوحنیفہ  
کو پیش نظر رکھتے ہوئے غالباً حضرت محبوب یزدانی نے بارگاہ رسالت سے روحانی طور پر حضرت نور العین کیلئے اجازت بھی (اشراف العلماء)

حدیث صحیح مسلم و سنن نسائی وابن ماجہ و مسند امام احمد میں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا  
نے فرمایا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی بی بی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غلام آزاد کردہ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے سامنے آتا  
جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابوحنیفہ کو یہ ناگوار ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ارضیعہ حتی ینزل علیہ لبن امی اے دودھ  
پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آتا جائز ہو جائے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، وغیرہ باتیں از واج مطہرات رضی اللہ عنہن  
نے فرمایا ما نری ہذہ الا رحمۃ ہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیسوا لہم خاصۃ۔ ہمارا بھی اعتقاد ہے کہ یہ  
رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کیلئے فرمادی تھی۔ حدیث ابن سعد و حاکم میں بطریق معتبر عبد الرحمن

① اس سفر میں حضرت محبوب یزدانی مسجد صالحیہ دمشق میں سخت علیل ہو گئے۔ اس قدر بے تابی  
ہوئی کہ ہوش و حواس برجانہ تھے۔ لوگوں کو امید زریست منقطع ہو گئی تھی۔ اس حالت میں چند اصحاب  
حضرت کے مثل حضرت خواجہ ابوالکلام اور حضرت خواجہ ابوالوفاء خوارزمی اور حضرت شیخ علی سمنانی  
اور حضرت شیخ کبیر اور حضرت شیخ اہل الدین اور حضرت شیخ سیف الدین معتمد گراں صاحب حاضر  
تھے سب کو اس بات کی تمنا تھی کہ حضرت ہم کو اپنا قائم مقام کریں۔ ایک ساعت کے بعد جب  
حضرت ہوش میں آئے اور فرمایا کہ ایک مدت سے میری قائم مقامی دوسرے کے حوالے  
ہوئی۔ یعنی فرزند نور العین کو یہ دولت نصیب ہوئی۔ کوئی صاحب اس کا خیال دل میں نہ رکھیں۔  
"حق تعالیٰ نے اس سخت بیماری سے حضرت محبوب یزدانی کو صحت کامل عطا فرمائی۔ جب پوری صحت  
ہو گئی حضرت نور العین کو بلایا اور کمال لطف و عنایت بزرگانہ آپ کے حال پر نشانہ کی۔

**قطعہ**

مرا ہر چہ یزداں عطا کردہ بود ز لطف و عنایت دریں روزگار  
ہمہ از سر لطف احساں شدہ بفرق بلند تو چوں درنثار

② ایک مرتبہ حضرت مسند عالی سیف خاں نے ایک لاکھ روپیہ کی آمدنی کا علاقہ پرگنا اودھ  
سے لکھ کر بطور نذر خدمت عالی حضرت محبوب یزدانی میں پیش کیا۔ حضرت نے منہس کر فرمایا کہ  
جس کے سپرد ساری دنیا کے پرگنات و قریات ہوں وہ اس جزو قریات کا کب مقید ہو سکتا ہے  
لیکن اس نذر کو فرزند نور العین کے سامنے پیش کرو اگر ان کو ضرورت ہوگی قبول کریں گے جب  
حضرت نور العین کے سامنے پیش کیا اور آپ حضرت محبوب یزدانی کے جواب سے بھی مطلع ہوئے  
فرمایا کہ جس چیز کو حضرت محبوب یزدانی نے قبول نہیں فرمایا میں کیا اس کو قبول کروں گا۔

**قطعہ**

زہے بلند جہانے کہ چشم ہمت او بسوئے جلوتہ کو نین التفات نہ کرد

بقیمہ خود سہلہ زوجہ ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مضمون مذکور مروی کہ انھوں نے جب حال سالم عرض کیا  
فأمرہا أن ترضعہ حضور نے دودھ پلا دینے کا حکم فرمایا انھوں نے دودھ پلا دیا۔ اور سالم اس وقت مرد جوان  
تھے جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پئے تو اس سے  
بسر رضاعی نہیں ہو سکتا مگر حضور نے ان انھوں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

کسے کہ تابع متبوع خود شدہ البتہ نظر بگوشتہ چشماں شبش جہات نکرد  
 ① جب یہ خیر حضرت محبوب یزدانی کے گوش مبارک پر پہنچی بہت خوش ہوئے۔  
 اور اپنے سامنے بلایا کمال لطف و عنایت کر کے یہ بات فرمائی کہ فرزند عبدالرزاق اور اسکی  
 اولاد کو خزانہ غیب میں ہم نے شریک کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں درخواست  
 کی ہے کہ اگر اولاد و احفاد عبدالرزاق قناعت کریں گے ہرگز کسی کے محتاج نہ ہوں گے۔  
 تھوڑی توجہ میں ان کو بہت مرداں درکار ہوگی۔

قطعہ

ہمت مردان عالی اسے پس ہر کجا خواہند آں جا حاضر است  
 ہمت شاں با توجہ ہمراہ است ہمت ار نیاید توجہ قاصر است  
 ② فرمایا کہ فرزند انور العین عزیز الوجود ہوں گے اور اگر خلافت کے دروازوں پر  
 جائیں گے خوار ہوں گے۔

بیت

شیر نر بوسد بہمت مرد قانع را قدم

مادہ سگ خاید بنداں پائے مرد ہر درے

③ حضرت محبوب یزدانی کے سامنے بزرگوں کی اولاد کا ذکر آیا تو فرمایا کہ روحانیت  
 ان بزرگوں کی اپنے اولاد کے ساتھ رہتی ہے۔ بہترین نشان سعادت اس گروہ کی تعظیم  
 ہے۔ کیونکہ اولاد کی تعظیم سے انکے اجداد کی تعظیم ہوتی ہے۔

④ تقریباً حضرت نے فرمایا کہ جب فقیر جو نیو میں گیا شیخ عبداللہ زاہدی میرے ملنے کو  
 آئے ان کی عجیب حالت تھی کوئی چیز نشے کی کھائے ہوئے تھے نشے کے عالم میں تھے۔ اسی  
 بے ادبانہ باتیں کرنے لگے کہ حضرت کی خاطر نازک ناخوش ہوئی اور یہاں تک نوبت پہنچی  
 کہ حضرت کے چہرہ مبارک پہ آثار جلال کے پیدا ہوئے چاہتے تھے کہ ان پر گرم نگاہ  
 ڈالیں اور اپنا تصرف دکھلائیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ روحانیہ پاک حضرت شیخ فخر الدین زاہدی  
 ظاہر ہوئے اپنی نورانی داڑھی کو پکڑ کر فرمانے لگے کہ یہ میرا فرزند ہے میری روح اسکے ساتھ ہے

اس کا قصور معاف کیجئے۔

ع زروئے خواجہ ز عصیاں بندہ می گزرنند۔

① حضرت محبوب یزدانی کو رحم آگیا حضرت محبوب یزدانی نقل کرتے تھے۔ وہ  
 کہتے تھے کہ سلطان سنجریک بزرگ کی زیارت کو آیا تھا اور اس کے ساتھ عقیدہ کامل رکھنا  
 تھا جب تک وہ بزرگ زندہ رہے بادشاہ اپنے اعتقاد سے نہیں بھرا۔ اتفاقاً ان بزرگ  
 کا انتقال ہو گیا۔ ان کے بیٹے بجائے باپ کے سجادہ نشین ہوئے۔ ایک آدمی چوری کی  
 تہمت میں گرفتار ہوا شیخ زادہ کے مکان پر اس نے پناہ لی بادشاہ کے سپاہی آئے اور  
 گرفتار کر لے گئے۔ شیخ زادہ کو سخت ملال ہوا۔ اپنے والد بزرگوار کی قبر پر جا کر سر رکھ دیا  
 اور بے اختیار ان سے ملا جا ہی اس ملزم کو جب سپاہیوں نے بادشاہ کے سامنے پیش کیا  
 بادشاہ چاہتا تھا کہ اس کی سزا کرے دفعتاً ملزم کی دونوں آستینوں سے دوشیر نکل آئے  
 چاہتے تھے کہ بادشاہ پر حملہ کریں ملزم نے اپنی آستین کے اشارے سے شیروں کو منع کیا۔  
 جب بادشاہ سنجرنے یہ دیکھا کمال غدر و معذرت اس کے ساتھ کیا۔

② حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ حیات و موت میری برابر ہے۔ اور میں حیات  
 و موت میں ہمراہ اپنے فرزندوں کے رہتا ہوں۔ ہرگز ہرگز یہ مجھ سے جدا نہیں۔

قطعہ

کسے کہ اولیاء را مردہ داند پس آں کس مردہ است این زندہ باشد  
 بر آزد دل چینی تصویر باطل کہ الحق اولیا پائندہ باشد  
 فدایم داد عیش جادوانی کہ ہم در مردگی بازندہ باشد  
 منم در مردگی ہمراہ زندہ بہر جا روح من زائندہ باشد  
 بہر جا خواہیم ہستیم حاضر کہ حاضر غایم دانندہ باشد  
 اشرف از زندگی مردانہ مزہ بہر جا خواندیش آئندہ باشد  
 حضرت نور العین فرماتے تھے کہ ایک دن حضرت محبوب یزدانی پر عجیب حالت پڑی  
 پیدا ہوئی اپنے اصحاب کی نسبت بشارت آمیز باتیں فرما رہے تھے جب میری نوبت پہنچی

دیر تک مجھ کو دیکھتے رہے آخر میں خوش ہو کر فرمایا کہ خبردار خبردار میں نے اپنے کو تم پر قربان کر دیا اور کسی چیز اور کسی نعمت میں تم سے دریغ نہیں رکھا اور تمہاری اولاد کیلئے ① اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ہمیشہ مقبول اور نیک رہیں اور تمہاری اولاد کے ہر طبقہ میں ایک شخص سالک اور مجذوب ہوتا رہے بلکہ ایک شخص ایسا پیدا ہو کہ میری خواہ اور میرے اوصاف اس میں بھرے ہوں جبکہ زبان مبارک سے یہ دعائیہ کلمات سننے میں نے حضرت کے قدم پر سر رکھ دیا حضرت نے میرے سر کو اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا۔

### قطعہ

مراد حسالت دریا ب دریا ب کہ دریا بسم دریا بسم گوہر  
درخت بارور ہم سایہ داریم بہ جناب تابریز دشاخ من بر  
لگے فرمانے یوں وہ شاہ ہمنان کہ اے فرزند نور العین ذیشان  
درخت میوہ دار و بار و رہوں ہلاؤ شاخ کو میوہ ہو افروں

## ② ذکر نسب نامہ

حضرت حاجی عبدالرزاق نور العین جس کو فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا نے حامیہ شریف میں جا کر بصحت تمام حضرت سید صالح آفندی نقیب الانشراق اور صاحب سجادہ خاندان قادریہ رزاقیہ کے سامنے کتاب قلندر الجواہر سے تصحیح تمام لکھا ہے وہ یہ ہے۔  
حضرت قدوة الافاق حاجی مولانا عبدالرزاق نور العین بن حضرت سید عبدالغفور حسن جیلانی ابن حضرت سید ابو العباس احمد جیلانی الحموی ابن حضرت سید بدر الدین حسن جیلانی الحموی ابن حضرت سید علاء الدین علی جیلانی الحموی ابن حضرت سید شمس الدین محمد جیلانی الحموی ابن حضرت سید سیف الدین یحییٰ جیلانی الحموی (اول بغداد شریف سے ہجرت کر کے حامیہ شریف میں استقامت اختیار کی) ابن حضرت سید ظہیر الدین احمد جیلانی ابن حضرت سید ابو النصر محمد جیلانی ابن حضرت سید عماد الدین ابو صالح نصر جیلانی ابن قاضی القضاۃ حضرت سید ابو بکر تاج الدین عبدالرزاق ابن حضرت سید غوث الثقلین نور القربن سید محی الدین عبدالقادر جیلانی

ابن حضرت سید ابو صالح موسیٰ خلی دوست ابن حضرت سید ابی عبداللہ جلی ابن حضرت سید یحییٰ زاہد ابن حضرت سید محمد ابن حضرت سید داؤد ابن حضرت سید موسیٰ ابن حضرت سید عبداللہ ابن حضرت سید موسیٰ الجون سبز رنگ ابن حضرت سید عبداللہ ابن حضرت سید حسن المثنیٰ ابن حضرت سید امام حسن رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا علی مرتضیٰ زوج سیدتنا فاطمہ ہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

① حضرت نور العین نے مکتوبات اشرفی میں فرمایا ہے کہ فقیر ابو الحسن عبدالرزاق نے حضرت عمدۃ الاسلام و خلاصۃ الانام غوث الدہر قطب العصر امیر کبر سلطان سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کی خدمت میں بہرامی حضرت علی ثانی سید علی ہمدانی مقامات مختلفہ کا سفر کرتے ہوئے مقام مدینۃ الاولیاء میں پہنچے بطفیل حضرت محبوب یزدانی چار سو اولیائے کرام سے فیض حاصل کیا اور ② یہ بھی خانہ مکتوبات اشرفی میں اپنے لکھا ہے کہ اس فقیر بندہ عبدالرزاق نے ایک سال کے عرصہ میں حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں قرآن شریف ساتوں قرات سے حفظ کر لیا تھا بعد اس کے تحصیل علوم شرعیہ میں مشغول ہوئے اور تمام علوم معقول و منقول و ریاضی و نجوم اور ہیئت و تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہ باچارہ علوم کی تعلیم ابتداء سے انتہا تک حضرت محبوب یزدانی سے حاصل کی۔ اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ مجھ پر حضرت محبوب یزدانی نے اس قدر کرم فرمایا اور ایسی توجہ کی کہ اگر روٹے روٹے میرے بدن کے قوت گویائی پائیں شرح اس کی بیان میں نہ لاسکیں۔

ادنیٰ ترین خیال تربیت اس فقیر کے ساتھ حضور کو ایسا تھا کہ جس وقت حضرت محبوب یزدانی نے کعبہ شریف کے سفر کا ارادہ فرمایا اور جہاز پر بندر از میر (بندر گاہ از میر) میں ہمراہ حضرت کے بہت سے بزرگان زمانہ سوار تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت مولانا اعظم جمال الدین بدخشان بھی اسی جہاز پر ہمراہ سفر تھے۔ اور طریقہ حضرت مولانا کا یہ تھا کہ بغرض تجارت جہاز پر سوار ہو کر ساری دنیا کا سفر فرمایا کرتے تھے۔ اور ان کے علم اور معلومات کی یہ حالت تھی کہ اس کو کوئی بیان میں نہیں لاسکتا۔ یعنی مختصر یہ کہ جامع معقول و منقول تھے حضرت مولانا نے اس فقیر کے ساتھ بڑا کرم فرمایا۔ اور باوجود اس کے کہ میں بہت سے علوم الہی اور فنون نامتناہی حضرت محبوب یزدانی سے حاصل کر چکا تھا۔ لیکن جب خدمت حضرت مولانا میں اور بھی



عجائب و غرائب علوم معلوم ہوتے مثل علم ہیئت اور علم اقلیدس اور کتب محبتی کے پڑھانے میں آپ کمال رکھتے تھے تو اس فقیر نے اپنی توجہ اس کے حاصل کرنیکی خدمت میں مولانا کے پیش کی۔ اسی سفر میں میں نے حضرت مولانا سے پڑھنا شروع کیا۔ حیثیت جہاز ساحل بند قسطنطنیہ پر پہونچا ہر شخص کو اپنی اپنی جگہ پر جانے کا خیال پیدا ہوا۔ حضرت مولانا کا خیال روم کی طرف جانے کا ہوا۔ کیونکہ کچھ مال تجارت اس ملک کے مناسب آپ کے پاس تھے اور فقیر نے جس کتاب کو شروع کیا تھا اس کا مقدمہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا تھا جس وقت حضرت محبوب یزدانی نے کتاب محبتی کی طرف پڑھنے کی توجہ حد سے زیادہ پائی تو جہاز پر ایک جماعت سوداگروں میں سے جو اس جہاز میں تھے سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ حساب مال اور اقسام مال تجارت مولانا کا تم لوگ قلمبند کر کے بتلاؤ کہ بازار مکہ اور بازار مدینہ سے اگر کسی قسم کا مال روم میں لیا جاوے تو کتنا منافع ہوگا۔ اور وہ اسباب جو روم سے چین کو لے جاتے ہیں تو اس مال کے بڑھنے میں کتنا فائدہ ہوتا ہے تمام سوداگر جتنے سوار تھے مولانا کے مال موجودہ جتنے تھے ہر مقام کے لحاظ سے ہر چیز کے خرید و فروخت کا اندازہ کرتے ہوئے کہچیں اور جس جگہ جو نرخ کی زیادتی اور کمی کے اعتبار سے نفع ہوتا ہے بیان کیا۔ اور فقود معین کر کے حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں عرض کیا۔ اور اس فقیر عبدالرزاق کو حضرت محبوب یزدانی کا حال خوب معلوم تھا کہ تین روز کے خرچ سے زیادہ کبھی آپ کے پاس جمع نہ رہا ہمیشہ سے ہی طریق حضرت کا تھا اور وہ تعداد معین جو سوداگروں نے مولانا کے منافع کی سامنے بیان کی حضور نے فرمایا جہاز کے ہر گوشے میں جاؤ اور حساب سے جتنی اشرفیاں مولانا کے منافع کی سوداگروں نے بتلائی ہے تلاش کر کے لے آؤ جب لوگ جہاز کے گوشے گوشے میں تلاش کرنے لگے تو ایک لاکھ بیس ہزار اشرفیاں رائج ہو سکے حساب کرنے والوں نے جو تعداد بیان کی تھی اُسی کے موافق برآمد ہوئی حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ اشرفیاں مولانا کی خدمت میں پیش کر کے ان کے خزانچی کے سپرد کرو اور کہہ دو کہ جس وقت میرے فرزند علی الاطلاق سید عبدالرزاق کی کتاب جس علوم کی ان کو خواہش ہے پڑھادیں گے تو علاوہ اس زرقہ کے جو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔

اسی قدر اور آپ کی نذر کیجائیں گی۔ حضرت مولانا نے قبول فرمایا اور فقیر کے پڑھائیں مشغول ہوئے ایک سال تک جہاز میں حضرت مولانا کی صحبت رہی جب واپسی کا وقت ہوا اور میری کتاب ختم ہوئی بغرض ایفاء وعدہ ایک لاکھ بیس ہزار اشرفیاں اور بطریق انعام مولانا کی خدمت میں پیش کیا نہ کہیں سے منگوا یا نہ کسی سے قرض لیا۔ مثل سابق جہاز ہی میں سے تلاش کر کے غطا کیا۔ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ فرزند عبدالرزاق نور العین نے اس قدر میری خدمت کی کہ کسی بشر نے مجھ کو اس قدر ممنون احسان نہیں کیا جتنا فرزند نور العین نے کمال خدمت گذاری سے مجھ کو اپنا گرویدہ بنالیا۔

### بیت

اگر بندہ درکار مولیٰ بود نہ مولیٰ بود بلکہ مولیٰ بود

۲) مدت تیس سال تک میرے بقیہ آب وضو کو پوشیدہ طور سے اس فرزند نے نوش کیا ہے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں میں نے دعا کی ہے کہ آثار اس آب حیات کے اور برکتیں اور فوائد اس کے فرزند نور العین اور ان کی اولاد میں قیامت تک باقی رہے گی بھرت انبی والہ الامجاد۔

۳) حضرت محبوب یزدانی اول سفر میں حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی سے اجازت اور خلافت لے چکے تھے۔ جب ملک عراق و عرب سے صاحبزادہ نور العین کو ساتھ لے ہوئے شہر بخارا میں تشریف لائے اور خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا کچھ کون ہے؟ حضرت محبوب یزدانی نے عرض کیا کہ یہ میرا فرزند ہے۔ اور میں نے ان کو اپنی فرزندگی میں قبول کیا ہے یہ لڑکا اولاد غوث الثقلین سے ہے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا تمہارا فرزند میرا فرزند ہے۔ اور شیخ الاسلام وقت ہوگا۔

حضرت محبوب یزدانی نے عرض کیا جب آپ اتنی بڑی بشارت اس فرزند کیلئے فرماتے ہیں تو واسطے برکت کے ان کے ہاتھ کو اپنے دست ارادت کے نیچے لے لیجئے حضرت خواجہ نے قبول کیا اور اپنی توجہ باطنی سے مالا مال کر دیا۔ بعد اس کے خدمت بابرکت حضرت شیخ خلیل اتا سی قدس سرہ صاحبزادہ کو حاضر کیا شیخ نے سب دعا میں دیں

اور اوصاف ظاہری و باطنی سے مشرف فرمایا۔ اس کے بعد حضرت محبوب یزدانی جن جن بزرگوں کے پاس پہنچے انہوں نے صاحبزادہ کے حق میں بحال توجہ باطنی مہربانی فرماتے اور لقب شیخ الاسلام کے ساتھ سب نے لقب کیا۔

## ① کرامت حضرت نور العین

ایک دن حضرت محبوب یزدانی کے سامنے عطاء علم کا تذکرہ پیش ہوا کہ اولیاء کرام کو خدا نے وہ قوت بخشی ہے کہ ایک ادنیٰ جاہل کو اگر چاہیں دم میں عالم علم غیبی بنادیں۔ اور ان کو علم غیبی عطا کرنا اور پوشیدہ سچی باتوں کا ظاہر کر دینا آتش جو کھانے سے زیادہ آسان ہے۔ حضرت محبوب یزدانی کے قلب مبارک اور خیال مقدس میں کبھی کبھی یہ خطرہ آتا تھا کہ حضرت نور العین کا تصرف کسی دوسرے پر اپنی آنکھوں سے ایسا دیکھیں کہ بالکل میرا تصرف اس میں سرایت کر گیا ہے جیسا کہ استاذ شاگرد کی تربیت کا اثر شاگرد میں دیکھنے سے اس کو پورا بھروسہ ہو جائے کہ میری تعلیم کامل طور سے اس شاگرد میں اثر پذیر ہو گئی ہے۔ اگر کوئی نقصان دیکھتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے اس وقت نور العین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ امیر علی بیگ ترکی کو زمانہ ہوا کہ اس خاندان شریف کی خدمت و ملازمت کا شوق اس کے دل میں بیٹھ گیا ہے اور اب یہ چاہتا ہے کہ خدایاں اور قرب الہی کا طریقہ اختیار کرے۔ اور کسی نے اس پر دست تصرف نہیں رکھا اور نہ تربیت باطنی کی ہے۔ میرے سامنے تم امیر علی بیگ کی طرف توجہ علم غیبی کرو جب میں اس کا اثر دیکھوں گا تمہارے تصرف پر مجھ کو اعتماد اور بھروسہ ہو جائے گا۔ حضرت نور العین نے بطور عاجزی اور انکساری کے عرض کی کہ جہاں آسمان رہنمائی و ہدایت کا آفتاب اور زمانے کا بیسوا اور امامت کا سلطان جمشید جناب رحم و کرم کی محل سرائے شرافت میں جلوہ افروز ہو وہاں میری کیا طاقت ہے اور اللہ تعالیٰ اس آفتاب عالم تاب پر زوال نہ ڈالے۔ بحرمت النبی والہ الامجاد۔

بیت

سراوخ آفتاب ہر نظر ہو صفا میں خوب سے بھی خوب تر ہو

ہما ہمت کا ہو وئے مثل شہ باز ہر ایک شاہ جس کے زیر پر ہو اور ذات بابرکات اسرار الہی کا مظہر ہے اور صفات والادرجات کائنات ہی انوار کا سرچشمہ ہے۔ آسمان اور زمین کا ماویٰ و بلجاء ہے تندرستی و صحت کی گودوں میں ہمیشہ پلاکے

منوی

قیامت تک رہے یہ درماں میں جو میں ناگوں ملے مجھ کو جہاں میں تیرے احکام عالم میں ہوئے جاری ہے جیسے جسم میں جان جان جہاں نہیں فقط کون و مکان پر حکم کیا ہے تر افرماں ہو جاری لا مکاں میں ترے اقبال کے مطلع سے سورج رہے روشن زمین و آسماں میں قیامت تک تمہیں میں کیا عا دوں رہو بعد از قیامت بھی جہاں میں مقابل تیری عظمت کا نہیں ہے کہیں کوئی زمین و آسماں میں جسے دیکھو مثال قرۃ العین وہ داخل ہو کر وہ عارفاں میں بزرگوں کے مجالس کے رہو صدر صدارت ہو تری ہر اک ماں میں یمانی پر نگاہ لطف ہو جائے گنا جائے گروہ مومناں میں آفتاب عالم تاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی کیا مجال کہ تصرف و جذبہ کے زور میں اپنے کو دشواری میں ڈالے اور غریب ستارہ کی کیا طاقت کہ صاف اور روشن آفتاب کے سامنے تصرف کا دم مارے۔

بیت

خورشید سے کہنا کہ میں ہوں چشمہ انوار معلوم ہے سب کو کہ سہا کو نہیں زیبا (سہیل) ① جب حکم آمدگی میں زیادہ مبالغہ اختیار کیا فرمان کے بجا آوری نہ کرنے کو آداب اصحاب ارادت کے خلاف جانا امیر علی بیگ کی تربیت کے لئے کمربستہ ہو گئے اور سرچھکا دینے کے سوا چارہ نہ دیکھا۔ حضرت نور العین مراقبہ فرما کر امیر علی بیگ کے باطن پر تصرف فرمانے کیلئے متوجہ ہوئے اور ان کی روحانیت میں جذبہ پیدا فرمانے لگے ایک پہر گزرا تھا کہ تصرف کی نشانیاں اور تصوف کی روشنیاں امیر علی بیگ کے مبارک چہرہ

اور بن پیشانی پر چمکے لگیں کہ بعض ایسی کہ علماء قرب و جوار جو بیٹھے تھے اس کو نہ سمجھتے تھے۔ کچھ پڑھے لکھے درویشوں کی حالت کے منکر بھی بیٹھے تھے حضرت محبوب یزدانی نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ سب لوگ جانتے ہیں کہ امیر علی بیگ ایک ترکی ان پڑھ آدمی ہے اب جس کو تمام علوم سے کوئی مشکل مسئلہ معلوم نہ ہو وہ اس سے پوچھے اگر وہ نہ بتائے تو میں اس کا ضامن ہوں علماء نے ارشاد کے موافق عجیب و غریب مشکل مسائل خصوصاً علم ہدیت فلکیات اور علم منطق کے باریک سوالات دریافت کئے ایک کے دس جواب وہ بھی ٹھیک ٹھیک دیتے اور اس طرح باریکیاں بیان کیں کہ علماء کی سمجھ میں اس کی گنجائش نہ تھی بلاشبہ اس سرکار کے آفتاب توجہ کا ایک ذرہ کسی پر پڑ جائے تو " ایک عالم اس کی روشنی سے چمک اٹھے۔

### اشعار

اولیاء ہیں مظہر شان خُدا علم حق ہے علم ان کا بر ملا  
جس کو چاہیں بخندیں دم میں کمال عالم کامل کریں فیصل و قال  
کھل گیا جب ان میں اسرار نہاں راز مخفی ہو گئے سارے عیاں  
یاد آیا مجھ کو قول مولوی خوب فرمایا ہے سرِ معنوی  
علم حق در علم صوفی گم شود ایں سخن کے باور مردم شود  
شناخوالی اشرف اشرفی کچھ سہل سمجھا ہے  
کہاں سے تو نے پایا اس قدر زور سخندان

### قطعہ

ذرا بھی چمکے گر خورشید اطلاق چمک اٹھے اسی دم سارا آفاق  
جو پڑ جائے کسی پر نور خورشید تو بالکل ملک لے بے مثل جمشید  
فقیر اشرفی جامع رسالہ ہڈانے وہ قصیدہ جو حضرت محبوب یزدانی کی شان میں  
لکھا ہے اس میں سے تین شعر مناسب شان حضرت نور العین سمجھ کر لکھتا ہے۔

### ابیات

وہ نور العین زبیر مسند سجادۃ اشرف  
جو تھے فرزند پیر دستگیر غوث صمدانی  
شرف کیا ذات عالی کو ملا ہے دونوں نسبت سے  
ادھر محبوب یزدانی ادھر محبوب سبحانی  
اگر یہ مرتضیٰ ثانی تو وہ ہیں مصطفیٰ ثانی

جو یہ سلطان سمنانی تو وہ ہیں شاہ جیلانی

① حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ ایک شب غیب سے فقیر کو الہام ہوا کہ اے اشرف دنیا میں سب سے بڑھ کر تم کو کون نعمت ہم نے دی میں نے عرض کیا کہ الہی کچھ نعمتیں بے حد تو نے مجھ کو عطا کیا لیکن شکرانہ چار نعمتوں کا ادا نہیں کر سکتا اور قیامت کے دن بھی انہیں چار نعمتوں پر مجھ کو فخر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ایک تو یہ کہ مجھ کو اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پیدا کیا۔ دوسرے یہ کہ شرف ملازمت اور حصول ارادت و بیعت حضرت شیخ علاء الحق والدین سے مجھ کو مشرف فرمایا تیسرے یہ کہ مجھ کو دولت معرفت اور وجدان نصیب کیا اور چوتھی یہ کہ دو موتی دریاء حقائق اور دو جوہر کان وفاق سے مجھ کو نصیب کئے دو گوہر ایک فرزند نور العین دوسرے شیخ کبیر العباسی۔ انشاء اللہ تعالیٰ انوار ولایت اور آثار ہدایت آپ کی قیامت تک باقی رہے گی۔

② حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ اس فقیر کو ایک سوچو وہ مشائخ سے نعمت معرفت حاصل ہوئی۔ جس کو میں نے جہاں سنانا کے پاس وہاں پہونچا اور ان سے فیضیاب ہوا " لیکن یہ صدقہ میرے مرشد کا تھا جو ہر جگہ سے فیض حاصل کیا اگر میرے بدن کے سب سے نکلے زبان ہو جائیں اور ہر زبان میں سو ہزار بیان کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے تاہم شکرانہ دولت مخدومی و مرشدی ادا نہیں کر سکتا۔

### قطعہ

ہر سرِ موتے من زباں گردد ہر زباں در خوءِ سیاں گردد

سرموئے بیان شکرانہ  
تتوانم جو صد نشان گرد  
① الحمد للہ کہ یہ نعمتیں جو مشائخ زمانہ سے مجھ کو نصیب ہوئیں وہ سب اپنے فرزند نور العین کے اوپر سے قربان کر دیں اور ہر نعمتوں میں ان کو حصہ دیا۔

### اشعار

ایک سو چہار دہ مشائخ سے نعمتیں پائیں شہ نے پے در پے  
کیا وہ سب عطائے نور العین اپنا ثانی بنا یا با صد زین  
دم میں قطرہ کو کر دیا دریا کیا اپنا سا گوہر بیکتا  
بخت یا در ہو کر تو ایسا ہو شیخ رہبر ہو گر تو ایسا ہو  
شیخ کیسا کہ غوث عالم ہو خلوت خاص حق کا محرم ہو  
غوث اعظم کے ہو قدم بقدم پہو نیچے عالم کو اس سے فیض اتم

### قطعہ

جہاں کے اولیاء اللہ سے جو نعمتیں پائیں  
وہ نور العین کے اوپر سے قرباں کر دیا میں نے  
دُر دریا تے عرفاں جس قدر تھی میسے سینے میں  
وہ نور العین کے دامن دل میں بھر دیا میں نے

### ② کرامت حضرت نور العین

قتلغ خاں جو نپوری نے ایک موقع پر حضرت نور العین کے بارے میں کوئی ایسی بات ناگوار کہی تھی جس سے حضرت محبوب یزدانی کو ملال ہوا اور ان کو توفیق معافی چاہنے کی نہ ہوئی ایک رات کو اپنے کوٹھے پر سو رہے تھے کہ تین قلندر ہاتھ میں چھری لئے ہوئے آگئے اور قتلغ خاں کو دے مارا اور کہنے لگے تمہیں نے حضرت نور العین کے بارے میں نامناسب بات کہی ہے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ حضرت محبوب یزدانی اشرف سمنانی کے فرزند ہیں۔ قتلغ خاں نے ان قلندروں سے بڑی معذرت کی اور صبح کو حضرت قاضی حجت کی

سفارش لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور کمال عاجزی سے معافی طلب کی۔  
① حضرت محبوب یزدانی نے اشاد فرمایا کہ میں نے حق تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اٹھارہ پشتوں تک میرے فرزند ان کے لئے جو کوئی برا چاہے گا یا برائی کرے گا۔ مردانِ غیب اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ ابھی میں زندہ ہوں اور تو میرے نور العین کی غیبت کرتا ہے۔ میری موت اور زندگی برابر ہے۔

### اشعار

اسی فیض و بخشش سے میں حشر تک کروں گا تصرف بزرِ فلک  
کہیں اولیاء کو بھی آتی ہے موت کسی کی کبھی روح ہوتی ہے فوت  
جہاں جو کرے گا مصیبت میں یاد وہ پائے گا میری مدد سے مراد  
خدا کے ولی کو جو مردہ کہے سمجھ لیتے ہو خود وہی مردہ ہے  
فنا ہے تو ہے نفس ہی کو فنا مگر روح کو ہے دوامی بقاء  
نہیں جس کو کچھ معرفت سے خبر وہی اس سے منکر ہے اے ذی ہنر  
جہاں میں ہوں میں زندہ و پائدار جہاں دار ہوں اور دولت مدار  
جہاں سلسلہ حلقہ جنباں ہوں میں حکومت کا دور دوراں ہوں میں  
مرے سلسلے کو دیا جس نے چھوڑ تو عالم نے زنجیر دی اس کی توڑ

### ② ذکر خلفائے نور العین و تاریخ وفات حضرت نور العین

### ” (مخدوم آفاق)

آپ کا مزار حضرت محبوب یزدانی کے قبہ کے اندر پورب جانب واقع ہے۔  
حضرت حاجی الحسین سید ابوالحسن عبدالرزاق مخاطب بہ خطاب نور العین اولاد حضرت غوث الثقلین کے بعد خلفاء کا نام جہاں تک فقیر اشرفی کو اپنی تحقیقات سے ملا

درج کرتا ہے۔

① حضرت نور العین کے پانچ صاحبزادے تھے۔ ایک حضرت سید شمس الدین، جو بہت بڑے عالم اور فاضل تھے مگر حیات کم پائی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ناکتھا اپنے والد کے سامنے انتقال کر گئے جن کا مزار بنگلہ صحن آستانہ کے دھن واقع ہے۔ آپ کے مزار پر آپ کا نام کندہ ہے۔

حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ نے حضرت نور العین سے آخر وقت میں ارشاد فرمایا تھا کہ آستانہ روح آباد اور خطہ جو پور حرسہ اللہ عن الکسود اور قصبہ جاس اور اطراف ردولی موئی بسوڑھی، یہ مقامات ہمارے خاص ہیں۔ ان مقامات کا خیال رکھنا۔

چنانچہ بموجب وصیت حضرت نور العین نے اپنے فرزند اکبر اور خلیفہ اول حضرت مولانا سید شاہ ابی محمد الحسن شریف کو جس کے حق میں حضرت محبوب یزدانی نے خطاب "حسن احسن الوجوہ و اکبر الوقوہ خواہ بود، فرمایا۔ لفظ وقوہ کا ترجمہ یہی العرب سے نقل کیا گیا (یعنی مراتب جذبہ و سلوک میں بہتر اور درگاہ شریف کے متولی و نگراں سجادہ نشین ہونگے) بے عطاء خرقہ و خلافت مثال اجازت اپنا قائم مقام اور صاحب سجادہ آستانہ روح آباد درگاہ کچھوچھ شریف ضلع فیض آباد کر کے آپ کے تعلق ہدایت و ارشاد اور تعلیم اور تربیت سلوک مریدان و معتقدان جو کچھوچھ شریف فرمایا۔ آپ کی اولاد میں اکثر اولیاء بلند پایہ پیدا ہوئے جس کا ذکر میرے فرزند اور خلیفہ اور برادرزادہ مولوی حکیم سید نذر اشرف اشرفی نور اللہ قلبہ، بنور العرفان نے اس رسالہ کے تتمہ میں بالتفصیل درج کیا۔

اسی سلسلہ عالیہ حسنیہ اشرفیہ میں فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی جامع رسالہ ہذا کو خلافت اور ارشاد سجادہ نشینی باخذ سبعت خاندانی حسنیہ اشرفیہ علی الاتصال پہونچی ہے۔ حضرت مخدومی حاجی سید ابو محمد اشرف حسین اشرفی سجادہ نشین زاد اللہ فیضانہ سے جو فقیر کے بڑے بھائی ہیں۔

بتاریخ ۲۸ محرم خاص روز وصال حضرت محبوب یزدانی رسم غرقہ پوشی و دیگر مراسم سجادہ نشینی کے عرس کے متعلق یہ فقیر ادا کرتا ہے۔ اس خاندان حسنی میں کثرت اولاد نہیں ہوتی

صرف چند نفوس قدسیہ ذریت سلسلہ ہذا سے موجود ہیں جن کا ذکر تتمہ رسالہ ہذا میں میرے خلیفہ موصوف الصدر نے کیا ہے۔ حضرت سید حسن کی تاریخ (سید حسن سجادہ نشین اکبر) ہے آپ کے صاحبزادہ سید محمد اشرف بن حسن کی تاریخ وفات (۱۱۹۸ھ شج) ہے۔

دوسرے صاحبزادہ نور سید ابی عبد اللہ الحسین قدس سرہ جن کے حق میں حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا تھا کہ "حسین ثانی" ما است ازو سے خاندان بزرگ صادر گردد۔ آپ کی تاریخ وفات (مخدوم الآفاق) ہے۔ آپ اپنے فرائض منضی تعلیم و تربیت مریدان کے لئے جو پور میں تشریف لیجاتے مگر مستقل قیام اپنے بڑے بھائی سید ابی محمد الحسن کے پاس رکھتے تھے۔ اور باتفاق باہمی خاص روز عرس حضرت محبوب یزدانی یعنی ۲۸ محرم کو بڑے بھائی سید ابی محمد الحسن فاتحہ عرس شریف کرتے۔ اور ایک دن پیشتر تاریخ وصال سے یعنی ۲۷ محرم کو آپ فاتحہ عرس کرتے۔ اب تک دونوں خاندانوں میں یہی قاعدہ ادا ئے مراسم عرس اور فاتحہ چلا آیا ہے۔

تیسرے صاحبزادہ حضرت مولانا سید حاجی احمد قتال قدس سرہ جن کو حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا تھا "احمد ثانی" بسم نبوی و موصوف بہ صفات مصطفوی، و از تو فرزند عزیز الوجود صاحب الیوم شوند۔

حضرت نور العین نے آپ کو خرقہ و خلافت اور مثال اجازت عطا فرما کر صلا و لایت قصبہ جاس کا سجادہ نشین بنایا اور اس جو ار کے مریدان و معتقدان کی تعلیم اور ہدایت آپ کے تعلق فرمائی ہیں۔ اس قصبہ جاس میں حضرت محبوب یزدانی نے زمین خرید کر ایک خانقاہ عایشان مع خانہ تیار کرائی تھی۔ اور ایک مکان چلہ کشی اور گوشت نشینی کے لئے علیحدہ بنایا تھا ① اور اس مکان کی محراب میں ایک اینٹ نصب کی تھی جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت محبوب یزدانی کو عطا فرمائی تھی اور اس پر اسم "اللہ" بہ خط عربی لکھا ہے۔ اس خاندان میں بھی بڑے بڑے اولیاء اللہ جلیل القدر پیدا ہوئے۔ یہاں بھی بہ رسم قدیم آخر عتہ محرم میں فاتحہ و عرس ہوتا ہے۔ اور حضرت مولانا حاجی احمد قتال کی تاریخ وفات (سید سید گبر) ہے۔

جو تھے صاحبزادہ حضرت مولانا سید شاہ فرید الدین قدس سرہ جن کی نسبت حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا: "بیا فرید ثانی کہ از تو بوسے محبت الہی و خلعت نانتا ہی می آید۔" آپ کو حضرت نور العین نے بہ عطلے خرقہ خلافت و مثال اجازت صاحب ولایت موئی اطراف ردولی کا کیا۔ اور اس اطراف کے مریدان و معتقدان سلسلہ اشرفیہ کی خدمت تعلیم و تربیت آپ کے سپرد کر دی، آپ کی تاریخ وفات (نہیں ملی) ہے۔ حضرت مولانا سید ظہیر الدین محمد آبادی حضرت نور العین کے خلفاء صاحب کمال اور جلال سے تھے۔

مکتوبات اشرفی میں حضرت محبوب یزدانی نے سید حمید الدین محمد آبادی کو تحریر فرمایا تھا کہ وقتاً فوقتاً سید ظہیر الدین محمد آبادی کی صحبت میں جایا کرنا۔ میرے فرزند نور العین کے وہ خلیفہ صاحب درجیات عالیہ ہیں۔ آپ کا مزار متصل محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڑھ بیرون قصبہ سمت مغرب واقع ہے۔ اس مقام کا نام زمین ہے۔ آپ کے روضہ منورہ کے متصل تالاب عمیق ہے، قصبے کے اندر آپ کا مزار ہے۔ حوالی روضہ میں نخلستان بکثرت ہیں۔ آپ کی اولاد مقام آملو متصل مبارگ پور ضلع اعظم گڑھ میں قیام پذیر ہے۔ اور سلسلہ بیعت بھی جاری ہے۔ ایک بیاض میں فقیر جامع رسالہ ہذا نے حضرت نور العین کے چند خلفاء کے نام لکھے دیکھے وہ بھی نقل کر دیئے جاتے ہیں۔ حضرت خواجہ عبد العزیز قدس سرہ۔ حضرت خواجہ ابوالفتح گوالیاری قدس سرہ۔ حضرت خواجہ وصی اشرف قدس سرہ۔ حضرت قاضی سید یسین گنجوی علم بردار۔ آپ کا مزار کچھ چھ شریف سے چار کوس پر لب تالاب موضع کچھہا میں واقع ہے۔ آپ کے خاندان میں سلسلہ بیعت کا بھی جاری ہے۔

## بارہواں صحیفہ

① حضرت محبوب یزدانی کے بعض خلفائے کرام کے بیان میں۔

② قال الاشرف سلسلۃ المشائخ مسلسلۃ تصل الی شجرة المقصود من ربط عنقه بربقہا عتق من رق المتعددة

ترجمہ: حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ سلسلہ مشائخ کا مسلسل ہے۔ درخت مقصود کی طرف پہنچتا ہے جس نے کہ باندھا اس کو کسی رسی سے وہ آزاد ہوا غلامی متعددہ سے۔

### ③ مثنوی

اولیاء اللہ کا یہ سلسلہ	مصطفیٰ سے ہے مرے رب تک ملا
تھے قرین مصطفیٰ حبیبِ رولی	واقفِ سرِ خفی و ہمِ حبلی
ان کے حسنین و حسن بصری ہوئے	خاص نائب اور خلیفہ شاہ کے
یہ اجازت اور خلافت بر ملا	خواجگانِ چشت کے حصہ میں آ
غوثِ عالم اشرفِ سمنان کو جب	پہنچی یہ دولتِ بغض و لطف رب
آپ نے جس کو خلافت کی عطا	ہو گیا وہ قوم کا شیخِ ہدیٰ
دیکھے محبوب یزدانی کی شاں	فیض سے جن کے منور ہے جہاں
آپ نے جس کو خلیفہ کر دیا	سینہ میں انوارِ عرفاں بھر دیا
جو مسلسل اس میں آکر ہو گیا	خلق میں وہ مردِ برتر ہو گیا

اشرفی جس پر ہولطف کردگار اس کو ملتی ہے یہ دولت پائدار

## ① ذکر مجمل حضرت نور العین خلیفہ اول صاحب سجادہ اہل محبوب یزدانی

اعظم العلماء و افضل الخلفاء حضرت قدوة الآفاق حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نور العین حضرت محبوب یزدانی کے ہمیشہ زادہ اور صاحب سجادہ تھے۔ جن کے حالات گیارہویں صحیفہ میں درج کئے گئے ہیں۔ یہاں اسی قدر کافی اور بس ہیں کہ حضرت محبوب یزدانی نے جو ایک سو وجودہ مشارح سے فیضان و برکات حاصل کئے تھے وہ سب آپ کو عطا فرمائے۔

## ② ذکر حضرت شیخ کبیر العباسی قدس سرہ

آپ کے بعد حضرت شیخ کبیر العباسی کے اوپر حضرت محبوب یزدانی اس قدر عنایت فرماتے تھے کہ بعض محل میں حضرت کے صاحبزادہ کو رشک آجاتا تھا مگر بیظہر اس وقت صاحبزادہ کے خاطر نازک سے رفع ہوا جب سفر سیلان میں حضرت کبیر کی کرامت عظیمہ مشاہدہ کی اس وقت سے آپ کی عظمت دل میں پیدا ہو گئی۔

③ حضرت کبیر العباسی قدس سرہ کو جب کسی وقت بہار کی فصل میں جذبہ قوی پیدا ہوتا تو عالم وجد میں مستانہ کسی نہ کسی طرف نکل جاتے۔ جب اپنی حالت میں آجاتے تھے تو وہاں سے لوٹتے۔ ایک مرتبہ حالت وجد میں آپ پر عجیب کیفیت پیدا ہوئی تھی۔ اور صحرا کی طرف مستانہ وار نکل گئے۔ موضع مسرن جو دوست پور ضلع سلطانپور کے قریب ہے اسی حالت میں وہاں پہنچے۔ جب عالم شعور میں آئے تو موضع مذکور کی مسجد کے گوشہ میں جا بیٹھے اور سر جیب استغراق ہوئے۔ وہ زمانہ ماہ چھاگن کا تھا جس میں اہل ہند کی ہولی ہوتی ہے۔ مرد و عورت گاتے بجاتے مسجد کے دروازے تک آئے اور بیہودہ حرکتیں کرنے لگے اور شور و غوغا مچانے لگے۔ ایک شخص ان میں سے گدھے پر سوار آپ کے سامنے آیا اس نے اس قدر شور مچایا کہ آپ عالم بخودی سے ہوش میں آئے جب آپ کی نظر

اس پر پڑی۔ اس خسرواری طرف اشارہ کر کے فرمایا ”دور باش“ ہاتھ سے اشارہ کرنا تھا کہ وہ خسروار کیا دیکھتا ہے کہ میں کوہستان سیلان میں ہوں۔ ہر طرف سرسبز ہے اور دوڑتا ہے کہیں راہ نہیں پاتا۔ مجبور ہو کر بیٹھ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ عصر کی نماز کے وقت ایک صاحب ظاہر ہوئے تو دو کلچر روٹی اور ایک پیالہ پانی خسروار کو دیا۔ اسی طرح سات برس تک اس کا راتب روزانہ پہنچایا کرتے تھے۔

اتفاقاً حضرت محبوب یزدانی بارادہ سفر بیت اللہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً چلے حضرت کبیر سے ارشاد فرمایا کہ اس سفر میں تم میرے ساتھ ہمراہ رہو۔ عرض کیا۔ زہے سعادت جو حضور مجھ کو ہمراہ رکھیں۔

ہمیشہ کا معمول یہ تھا کہ جب حضرت محبوب یزدانی کہیں سفر کو تشریف لے جاتے تو حضرت شیخ کبیر کو واسطے حفظ مقام اپنی خانقاہ میں چھوڑ جاتے۔ جب آپ کا گذر دامن کوہ سیلان میں ہوا اور وہیں اترے قلندر ان ہمراہی گھاس اور لکڑی کی فکر میں تنگل میں پھرنے لگے۔ ایک وحشت ناک صورت رے بچہ کی طرح ان لوگوں نے دیکھی جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ آدمی ہے۔ اس کی کیفیت حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں عرض کی چند خدام کو حکم دیا کہ اسکو میرے پاس لاؤ۔ جب اس کو حاضر کیا فرمانے لگے تیرا ماجرا کیا ہے اور یہاں تجھ کو کون کھانا دیتا ہے۔ اگر تو اس کو دیکھ تو پہچان لے گا عرض کیا کیونکہ نہ پہچان لوں گا کہ حیوان اپنی پرورش کنندہ کو پہچانتا ہے۔ حضرت نے شیخ کبیر کو طلب کیا وہ حاضر ہوئے۔ اس شخص کی صورت دیکھ کر آپ شرمندہ ہو گئے۔ اور اس شخص نے اٹھ کر حضرت کبیر کے قدموں پر سر رکھ دیا اور عاجزی کرنے لگا۔ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ اب وقت کرم کا ہے اس کی خطا معاف کر دو حضرت کبیر نے عرض کیا کہ ذرہ بے نور کو کب بے تاب ہے آفتاب کے سامنے اپنی روشنی دکھلائے۔ فرمایا کہ اسکو ① درد دل کی دوا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ آخر بموجب ارشاد حضرت محبوب یزدانی اس کی خطا معاف کی۔ اور تلقین کلمہ شہادت کر کے اس کو مرید کیا اور اس کے لب کے بال اپنے ہاتھ سے تراشے جو بہت بڑھ گئے تھے۔ فرمایا کہ آنکھ بند کر، ایک پلک ہلانے کی دیر میں اس شخص نے اپنے کو اسی گاؤں میں پایا جہاں اس کا مسکن تھا۔ اور اس سے اپنے گھر پہنچ کر عجیب و

غریب باتیں ظاہر ہوتیں۔ اور کیوں نہ ہوتیں کہ وہ شخص ایک ولی کامل کے ہاتھ پر مرید ہو گیا تھا جب حضرت نور العین نے حضرت شیخ کبیر کی یہ کرامت دیکھی تو آپ کی خاطر نازک سے وہ خیال رنگ آمیز شیخ کبیر کی جانب سے جاتا رہا۔

حضرت محبوب یزدانی کی عنایت اور توجہ خاص اس خط کی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے

① **مکتوب شریف یہ ہے** عریفہ فرزند اعز اکرم شیخ الاسلام و سلالہ

الاکابر شیخ کبیر طال اللہ عمرہ در اشرف اوقات رسیدہ و مضمون او مطلع گشت آن فرزند بد عالم ایمان و مزید نعمت دارین مخصوص است۔ کیفیت کہ بعض نمودہ بودہ اند معلوم شد۔ در ویشاں یہ صباح یہ سفر اند و آن فرزند کا غذائے امانت برابر کردہ بہ بہت ملاقات بیامند، ایں بلاد بفرمان مشائخ چشت قدس اللہ ارواحہم مفوض بر آن فرزند شدہ است۔ اوقات بشریفہ خود را بطاعت مامور دارند۔ و نام آباد و اجداد خود تازہ گردانند و بیچ مخلوق نہ پردازند و خلایق را دعوت کنند و بہ سخن بہتال و عوام و دیو مردم التفات نہ نمایند، غم ایمان خوردہ کار دیں کنند و آنکہ مزاحمت مستقیم و تقسیم اسماعیل برادر در باب آن فرزند و خیل خانہ آن فرزند نوشتہ بودند۔ در ویشاں در مہم خیل خانہ و فرزندان آن فرزند فاتحہ خواندہ ہر عامل و ہر عہدہ دار سے کہ در باب آن فرزند و خیل خانہ و فرزندان در افتدہ بر افتدہ۔ و ازیں جہان بے اولاد برود، و گمان آنست کہ ذکر ایمان ہم بخورد آں فرزند از برگزیدگان اند کہ ہر کہ مزاحمت و تشویش نماید بدین ہی نیاید خود التفات بر آن نہ نماید حوالہ پیران چشت بکنند۔ و اولاد و احفاد آں فرزند را ہمیں حکم است بر حکم قولہ تعالیٰ۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ پ ۳۲ ع

و آخر فرستادہ شدہ است خراج بکنند و ہنگام بے خرچی بدیں درویش باز نمایند۔ و طیفہ دیگر چنانکہ حوالہ شدہ است صبح و شام معمول دارند و در دعا و مسلمانان بجد باشند۔ و ایں درویش را بد عالم ایمان یاد آرند انشاء اللہ تعالیٰ بخیر مقرون گردد۔ ماہ محرم و در حاشیہ

ایں کلمات بود و فرزندان و عزیزاں و سایر مریدان را دعا خوانند۔ برادر اعز قدوة اساکین مفر۔ الا کابر خواجہ تھو بد دعوت دارین مخصوص است۔  
مکتبہ: درویش اشرف

**ترجمہ مکتوب شریف** از حضرت محبوب یزدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عزیز گرامی فرزند شیخ الاسلام و سلالہ الا کابر شیخ کبیر طال اللہ عمرہ کا مکتوب مبارک گھڑیوں میں پہونچا اور اس کے مضمون سے واقف ہوا۔ پیارے فرزند! ایمان اور دنیا و آخرت کی نعمتوں کی زیادتی کے ساتھ مخصوص ہے۔ بعض مذکورہ حالات معلوم ہوئے۔ فقرا صبح کے وقت سفر میں روانہ ہو رہے ہیں (لہذا) وہ صاحبزادے امانت کے کاغذات ترتیب دیگر ملاقات کے لئے آجائیں یہ شہر مشائخ چشت (قدس اللہ ارواحہم) کے حکم سے انھیں صاحبزادے کے سپرد کیا گیا ہے۔ اپنے بہتر اوقات کو فرمانبرداری میں ہی گذاریں۔ اپنے آبا و اجداد کے نام کو روشن رکھیں۔ کسی بھی مخلوق کے ساتھ مشغول نہ ہوں اور جملہ مخلوقات کو دعوت حق دیتے رہیں جہلا و عوام اور شیطان صفت لوگوں کی باتوں پر دھیان نہ دیں۔ ایمان کا در دلے ہوئے دین کا کام کریں۔ اور اسماعیل بھائی نے مذکورہ صاحبزادے اور اس کے اہل خانہ کے متعلق جس پریشانی اور تقسیم کی رکاوٹ کا ذکر کیا ہے تو درویشوں نے اس صاحبزادے کی اولاد و اہل خانہ کے حق میں دعا کی ہے اب جو بھی عامل اور عہدہ دار اس صاحبزادے اور گھر کے افراد و اولاد کے معاملہ میں دخل اندازی کریگا تباہ ہو جائیگا اور اس دنیا سے بے اولاد مرے گا اور خطرہ ہے کہ نازک دولت ایمان کو بھی کھو بیٹھے۔ وہ صاحبزادے برگزیدہ لوگوں میں ہیں جو بھی رکاوٹ و پریشانی میں ڈالے گا دو توں جہان میں محروم رہے گا۔ بذات خود اس پر توجہ نہ دیں بلکہ پیران چشت کے قولے کر دیں اور اس صاحبزادے کے جملہ اولاد اور پوتوں کو اللہ کے فرمان کے مطابق یہ حکم ہے کہ۔ اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی سب آدمی اپنے کئے میں گرفتار ہیں۔ پ ۳۱ ع (کنز الایمان) اور جو کچھ بھیجا گیا ہے اس کو استعمال کریں اور بوقت ضرورت اس فقیر کی جانب رجوع کریں



اور دوسرے وظائف جو دیئے گئے ہیں صبح و شام معمول میں رکھیں اور مسلمانوں کے لئے دعا میں کوشش جاری رکھیں اور اس فقیہ کو ایمان کی دعائیں یاد رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بھلائی پائیں گے محرم کے مہینہ میں یہ کلمات تحریر ہوئے۔ اور بچوں اور عزیزوں اور تمام مریدوں کو دعا کہیں۔ عزیز بھائی قدوة السالکین مغز الا کا بر خواجہ تھو دونوں جہاں کی دعاؤں کے ساتھ مخصوص ہیں۔

کتبہ درویش اشرف

## ① ذکر شیخ محمد درتیم قدس سرہ

حضرت شیخ محمد درتیم قدس سرہ اپنے والد ماجد کے خلیفہ برحق اور خلیفہ اصدق تھے۔ حضرت شیخ کبیر آپ کی کم سنی میں انتقال کر گئے تھے اور آپ کو حضرت محبوب یزدانی کے سپرد کر گئے تھے۔ حضرت نے تعلیم ظاہری و باطنی پورے طور سے کر کے خاص اپنے حجرہ میں توجہ فرماتے تھے۔ اور ان کے نکاح میں خود قصبہ سرور پور میں تشریف لے گئے تھے اور تمام نعمتوں سے مالا مال کر دیا تھا۔ اور پیار سے درتیم کہہ کر پکارتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ بچہ میرے فرزند شیخ کبیر کی یادگار ہے۔

② ایک روز کچھ صوفیوں کی جماعت سفر کرتے ہوئے قصبہ سرور پور میں اتری اور اپنی کرامت کا اظہار کر کے دکان کھولی۔ جو ارؤیاء کے لوگوں نے مشاہدہ کرامت کیا۔ سب لوگ معتقد ہو گئے حضرت درتیم کو جو وہاں کے صاحب ولایت تھے یہ بات ناپسند گذری حضرت حاجی عبدالرزاق نور العین کی خدمت میں ایک عریفانہ انجمت خود نما کا حال لکھ کر بھیجا حضرت نور العین نے جب عریفانہ ملاحظہ کیا اس کی پشت پر اپنے قلم مبارک سے لکھ دیا: کل صبح کے وقت جواب رقعہ معلوم ہوگا۔ جب صبح ہوئی درویشان خود نما کی جماعت میں شور و غوغا ہو رہا تھا جب دریافت کیا تو اس جماعت کے سر حلقہ کو دیکھا اپنا ہاتھ اپنے سر پر بارتا ہے اور کہتا ہے کہ عجیب با عزت لوگ ہیں کہ اپنی ولایت میں مسافر کو نہیں ٹھہرنے دیتے کہ چند روز آرام کرے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ آدھی رات سے کچھ زیادہ رات گئی تھی کہ ایک گروہ قلندروں کا چہرے ہاتھ میں لئے ہوئے اور سیخیں لے کر پہنچے اور اس جماعت کے سر حلقہ کو پکڑ کر زمین پر دے مارا۔ جب اپنے پیران طریقیت سے مدد چاہی تو روحانیہ حاضر آئیں اور ان قلندروں سے بے حد زور و معذرت کی یہاں تک کہ قلندروں نے اس سر حلقہ کو پناہ دی۔ روحانیہ پیران سلسلہ نے کہا کہ ایسوت اسباب باندھو اور یہاں سے چلے جاؤ۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ ہم اسباب باندھ رہے ہیں۔

شیر جس بن میں آکے رہتا ہے      واں کوئی جانور ٹھہرتا ہے ؟  
بھول کر آئے اس میں گرو باہ      کیوں نہ ہو جائے اس کا حال تباہ

### ① ذکر حضرت شیخ شمس الدین فریادریں اودھی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ شمس الدین ابن شیخ نظام الدین صدیقی اودھی۔ وہ بہت بڑے عالم و فاضل اور جلیل القدر تھے۔ تحصیل علوم عربیہ حضرت مولانا قاضی رفیع الدین اودھی سے کیا تھا۔ بیعت ارادت بھی آپ ہی سے کی تھی۔ جب خواہش تکمیل علوم باطنی اور اشغال سلوک مولانا سے کی انھوں نے فرمایا کہ اسے فرزند جو کچھ کہ علم ظاہری تمہارے نصیب میں تھا وہ تم کو مجھ سے ملا۔ لیکن تعلیم علوم صوفیہ اور تکمیل طائفہ علیہ تمہاری ایک سید کے ہاتھ میں ہے جو غریب یہاں تشریف لائیں گے خبردار خبردار انکی لازمت کو غنیمت جانتا کہ تمہارے کام کی کنجی ان کے ہاتھ میں ہے۔ جب چند روز گذرے حضرت محبوب یزدانی ملک بنگالہ سے آرہے تھے۔ اور ایک عرصہ تک مقام روح آباد درگاہ کچھوچھو میں قیام فرمایا۔ کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ایک دوست کی خوشبو آرہی ہے۔ اتفاقاً حضور روح آباد سے دو تین دن کے بعد خطہ اودھ میں تشریف لائے اور مقام مصلیٰ میں ٹھہرے۔ تمام علماء و مشائخ شہر حضرت کی زیارت کو آتے سب کے پیچھے حضرت شیخ شمس الدین آئے۔ دور سے جیسے آپ کی نگاہ ان پر پڑی فرمایا کہ فرزند شمس الدین ہم تمہارے واسطے آئے ہیں۔ اس بات کے سنتے ہی آپ کے قلب میں آتش عشق بھڑک اٹھی اور کمال صدق و اخلاص سے سرنجیا کر دیا اور حضور کو دریافت کرنے لگے کہ دفعۃً حضرت شیخ شمس الدین پر کیفیت وحید طاری ہوئی قلب کی حرارت بڑھی۔ حضرت محبوب یزدانی نے ایک کٹورہ پانی ان کو پلایا مزاج درست ہو گیا۔ اور چند روز تک آپ نے ان کو خلوت میں گونہ نشین کیا۔ دس دن گذرے تھے کہ حضرت شمس الدین پر جذبہ قوی پیدا ہوا حضرت نے خادم سے فرمایا کہ خبردار شمس الدین کے حال سے غافل مت رہنا۔ ایک گھنٹہ گذرنا تھا کہ حضرت شیخ

شمس الدین پر ایسی حالت پر خوش ظاہر ہوئی۔ ہر چند لوگ حفاظت کرتے تھے مگر آپ خلوت کے باہر نکل آئے بمشکل تمام لوگوں نے پکڑ کر خلوت کے اندر کر دیا اور دروازہ مضبوط بند کر دیا۔ جب چلہ کشی ختم ہو گئی حضرت محبوب یزدانی نے ان کو خرقہ خلافت اور مثال نیابت عطا کر کے انواع مقامات ملتہیانہ سے مشرف کر کے فرمایا کہ "اشرف شمس و شمس اشرف از ہم جدا نہ اند" تربیت مریدان خطہ اودھ آپ کے سپرد کی۔

ایک مرتبہ حضرت محبوب یزدانی سفر حج کے لئے آستانہ روح آباد سے چند منزلیں طے کر کے خطہ اودھ خانقاہ حضرت مولانا محمد دوم شیخ شمس الدین فریادریں اودھی میں نزول فرمایا۔ حضرت محمد دوم نے بعد ادا سے خدمت و ضیافت حضرت محبوب یزدانی سے عرض کیا کہ اس سفر میں حضور مجھ کو اپنے ساتھ لے چلیں۔ آپ کی جدائی کا غم مجھ سے اٹھایا نہیں جائیگا۔ فرمایا کہ تمہاری خاطر مجھ کو مد نظر تھی اور تم کو اپنے ساتھ لے چلتا مگر یہ ولایت جو ہمارے خلفاء و مریدین سے بھری ہوئی ہے تمہارے جانے سے خالی رہ جائے گی، تم سب کے اوپر توجہ اور نگرانی کرو گے جب حضور کے ہمراہ قصبہ منگسئی تک پہنچانے گئے اس کے بعد حضرت محبوب یزدانی نے بعد نصائح مناسب حال و وقت فرما کر واپس کیا اور فرمایا کہ جو کچھ فتوح اور نعمتیں اس سفر میں مجھ کو اولیاء زمانہ سے ملیں گی وہ تم کو دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جب حضرت محمد دوم شمس الدین قصبہ منگسئی سے واپس آنے لگے اپنے ذوق عشق اور صدمہ مفارقت میں یہ اشعار پڑھتے تھے جو خاص ان کا کلام ہے۔

غزل

فراق روتے مبارک مرا چناں باشد	کہ بہر آدم از روضہ چناں باشد
بلاں چناں ست فراق جمال مینوت	کہ وقت مرگ اں در بدن رواں باشد
ز چشم مردم چوں نور می شود بیرون	چگونہ روشنی چشم مردماں باشد
ہمہ نصیب بود بہر باز رخسارت	کہ برگ گل چمن از ماہ آسمان باشد
ز چشم ما و جمال تو فرق دانی چیست	ہما قدر فرق کان بفرقاں باشد

مرا کہ ذرہ تو شمس کرد از توجہ! چگونہ ذرہ خورشید در جہاں باشد  
 ① قصہ منگلوسی سے خطہ اودھ تک چار پانچ کوس تک اٹھے قدم آئے حضرت  
 محبوب یزدانی کی طرف پشت نہ کی جب حضرت محبوب یزدانی سفر سے لوٹے تو  
 بموجب اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ فَرَّغَ جو کچھ تبرکات مشایخ مختلفہ سے پائے تھے  
 سب کچھ حضرت شمس الدین کو عنایت فرمائے۔ یہاں تک کہ ایک پیسہ جو ایک درویش  
 غار نشین سے حضرت نے پایا تھا وہ بھی آپ کو عنایت کیا۔ سچ ہے وعدہ اکابر دین  
 ایسا ہی ہوتا ہے۔

### ثنوی مولوی روم

وعدہ باشد حقیقی دل پذیر وعدہا باند محبازی طاسہ گیر  
 وعدہ اہل کرم گنج رواں وعدہ نااہل شدرنج رواں

### ② کتاب مسمیٰ بہ اسرار حقیقت

اجودھیا اسلامی نظارہ میں منشی لکھی نرائن صدر قانون گو ضلع فیض آباد -  
 قوم کا سب سے سادہ ساکن سہریو استویانے جن کو بزرگوں کے تاریخی حالات کا از حد  
 شوق تھا کچھ مختلف کتابوں سے اور جناب مولانا حاجی عبدالکریم جو اودھ کے تاریخ  
 مجسم تھے۔ ان کی تصانیف سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ اس میں تحریر کیا ہے۔  
 کہ حضرت شیخ شمس فریادرس آپ کا نام حضرت شاہ شمس الدین صدیقی اودھی تھا۔  
 ③ اور حضرت شاہ شمس فریادرس کے نام سے جو شہرت ہے۔ عام طور سے وہاں کے لوگوں کی  
 زبانی معلوم ہوا کہ جو مصیبت میں آدھی رات کے وقت مزار شریف پر حاضر ہو کر اپنے  
 مطلب کی التجا کرے تو حق تعالیٰ ان کی برکت اور طفیل سے حاجت رفع فرماتا ہے۔  
 بلکہ بالخصوص دفع ظالم کے لئے آپ کا مزار تالاب اوٹہ گوشہ شمال و جنوب میں ایک بلندی  
 پر واقع ہے۔ یہ حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کے خلفاء اعظم میں تھے  
 کچھ زمین واسطے عرس اور مرمت درگاہ قدیم زمانہ سے معاف کی چلی آئی تھی مگر وہاں

کے متولی معمولی طور سے عرس کر دیتے ہیں جن کے نام سند معافی عطا ہوتی ہے خانقاہ کو ویران اور  
 بے مرمت کر رکھا ہے احاطہ روضہ کی دیواریں منہدم ہو گئی ہیں آپ کی تاریخ وفات یہ ہے۔

### قطعہ تاریخ

بہنم محترم روز جمعہ رسیدند برضواں مثال شمع  
 نہجرت نود ہفت مد بود سال کہ بامک علوی شد ہم مقال

① آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ بدیع الدین قدس سرہ سے تین صاحبزادے وجود میں آئے  
 ایک حضرت شاہ احمد، دوسرے حضرت شاہ جہانگیر، تیسرے حضرت شیخ الہ داد، اولاد حضرت  
 شیخ احمد موضع کولاپور، پرگنہ منگلوسی، ضلع فیض آباد میں آباد ہیں۔ اور مزار حضرت شیخ احمد کابیر موضع  
 اسی گاؤں میں ہے اور آپ کا عرس بھی ہوتا ہے اور زمینداری اسی موضع کی آپ کی اولاد کے نام ہے  
 موضع کولامیں شیخ نصرت علی اور ان کے صاحبزادے امتیاز حسین مع دیگر برادران خاندانی آباد  
 ہیں۔ اور حضرت شیخ جہانگیر سے حضرت مولانا علار الدین رحمۃ اللہ علیہ پرگنہ منگلوسی ضلع فیض آباد کے  
 قریب موضع کولا آپ ہی کے نام سے موسوم ہے۔ یعنی موضع علار الدین پور کے نام سے مشہور ہے  
 وہاں آپ کی اولاد سے قاضی بشارت علی وغیرہ جن کے تعلق اس پرگنہ کا عہدہ قضا ہے۔ اور  
 حضرت شیخ ابوداؤد الہ داد کی نسل سے مولوی محمد نصیر صاحب ہیں جو کہ بڑے زبردست عالم تھے  
 تاریخ سیر المتاخرین وغیرہ میں لکھا ہے کہ مولانا محمد نصیر فرخ سیر بادشاہ کے زمانہ میں بڑے زبردست  
 عالم تھے۔ اور انھوں نے ملک ایران کا بھی سفر کیا تھا۔ ماہ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ کو انتقال فرمایا۔  
 رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

### ② ذکر حضرت سید عثمان

حضرت اہل السادات سید عثمان بن سید خضر، حضرت محبوب یزدانی کے بہترین خلفاء  
 اور بڑے مرتبہ والے تھے۔ آپ کی نسبت حضرت اسرار محمد مانہ اور انوار خصوصانہ فرماتے تھے۔  
 اور یہ حضرت اپنی ولایت کے سادات سلسلہ کیسودراز سے تھے۔

حضرت محبوب یزدانی نے بکمال شفقت و عنایت مثال ارشاد اور خرقہ مغلّات سے آپ کو سرفراز فرمایا تھا۔

## ① ذکر حضرت شیخ سلیمان محدث

حضرت قدوة الحیثین و عمدة المفقہین شیخ سلیمان محدث حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء اعظم سے تھے۔ حدیث کی اسناد بڑے بڑے نامی محدثین سے پائی تھیں۔ حضرت فرماتے تھے کہ ہندوستان میں فن حدیث کے استاد کم پائے گئے۔ مگر شیخ سلیمان محدث فن حدیث میں یکتا دیکھے گئے۔ اور کتاب حصن المحصین پیش کی اور حضرت محبوب یزدانی سے سند حدیث بابا ابوالرضا حاجی رتن رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں تصحیح حدیث کی۔

## ② ذکر حضرت شیخ معروف الدیموی

حضرت شیخ معروف الدیموی پیشوا اصحاب اور خلاصہ احباب حضرت محبوب یزدانی سے تھے اور جامع الفضائل اور صاحب الشامل تھے۔ بعد تحصیل علوم غریبہ اور تکمیل معلوم عجیبہ، دغدغہ سلوک راہ خدا دل میں پیدا ہوا۔ اسی زمانہ میں حضرت محبوب یزدانی خدمت مرشد میں تھے۔ حضرت شیخ معروف کامیل اطراف و جوانب کے مشائخ کی طرف ہوتا تھا۔

③ ایک رات کو خواب میں دیکھا کہ تمہارے دروازہ مقصود کی کنجی سید اشرف جہانگیر کے ہاتھ میں دی گئی ہے اور تمہارے دل کی درد کی دوا ان کے دواخانہ میں ہے آپ نے خواب میں دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ ہاتف نے کہا کہ وہ تھوڑے دنوں میں ادھر تشریف لائیں گے۔ اور اپنے ہمارے دولت کا سایہ تمہارے سر پر ڈالیں گے۔ تھوڑے دن نہیں گزرے تھے کہ آوازہ ولایت حضرت محبوب یزدانی کا ہرچھوٹوں

بڑوں کے کانوں میں پہنچنے لگا۔ اور آپ شہر جونپور میں مرشد کی خدمت سے رخصت ہو کر قیام پذیر تھے۔ حضرت شیخ معروف یہ خبر سن کر خوش ہوئے اور شہر جونپور کی طرف روانہ ہوئے۔ شرفِ ملازمت حضرت محبوب یزدانی جونپور میں حاصل کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ چند روز ریاضت اور مجاہدہ عبادت میں مشغول رہ کر شرف لباس خرقہ سے مشرف کئے گئے اور خلافت نامہ عنایت فرمایا گیا۔ آپ کے بارے میں بھی ① یہی ارشاد فرمایا کہ "اشرف معروف اور معروف اشرف ایک ہیں" اور بعض سادات خاندانی سے منقول ہے کہ سلطان السلاطین ابراہیم شاہ کے دل میں یہ خیال گذر کہ اگلے زمانہ میں جنید و شبلی کے مانند ولی اللہ تھے۔ ہمارے زمانہ میں بھی کوئی ایسا ہوگا کہ میں اس کی ملازمت سے مشرف ہوں۔ اسی شب میں خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے آدمی ہیں کہ جنید و بایزید سے کم نہ ہوں گے۔ صبح کو بادشاہ جونپور سے کمر ملازمت مستحکم باندھ کر شیخ معروف الدیموی کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کی خلوت کا دروازہ مضبوط باندھا تھا۔ جب بادشاہ نے جستجو کی تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ معروف جنگل کی طرف پھر رہے ہیں۔ بادشاہ جونپور نے دار الخلافہ جونپور سے نکل کر قصبہ الدیموی میں محض بجواہش حضور شیخ معروف کے اپنا مسکن اور قلعہ بنایا۔

② حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ فرزند معروف اولیاء مکتوم سے ہیں

رباعی

چنان سزوی معلوم باشد چو در کتم خف المکتوم باشد،  
بجز عرفاں چسپس موصوف نبود بجز معروف کاں معروف نبود

## ③ ذکر حضرت شیخ احمد قتال

حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء جلیل الشان سے حضرت شیخ احمد قتال قدس سرہ تھے۔ لطافت اشرفی میں منقول ہے کہ آپ قوم ترکان لور سے تھے۔

قصبہ سمجھولی جو متصل اکبر پور آباد تھا۔ اس میں کچھ لوگ آپ کے ہم خاندان آباد تھے۔ قرینہ مقتضی ہوتا ہے کہ قصبہ پور پور اسی خاندان والوں نے بعد ترک سکونت سمجھولی اپنے نام سے آباد کیا ہو۔ یہ قصبہ سمجھولی حضرت محبوب یزدانی کی بددعا سے ویران ہو گیا اس کا مفصل تذکرہ نویں صحیفہ ذکر کرامات میں آچکا۔ اور چند اشخاص اسی خاندان ترکان پور سے قصبہ سوہیہ ضلع بارہ بنگی میں سکونت پذیر ہیں۔ اور ملک بنگال میں قرب وجوار کھنوتی میں اسی خاندان ترکان پور سے کچھ لوگ آباد ہیں اور حضرت شیخ احمد قتال قدس سرہ کا مزار فائز الانوار موضع قتال پور قریب اترولیا ضلع ① اعظم گڑھ میں واقع ہے۔ آپ کے اولاد و احفاد اب تک وہاں آباد ہیں فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا جب قتال پور میں بغرض زیارت مزار مبارک حاضر ہوا عجیب انوار اور برکات دیکھے۔ آپ کے مزار مبارک کے گرد نیر کے نام سے ایک خندق بھی ہے۔ آپ کے فرزندان حضرت کا عرس بھی کرتے ہیں۔

## ② ذکر حضرت شیخ رحمہ الدین شہباز و شیخ قیام الدین

حضرت شیخ رکن الدین شہباز و شیخ قیام الدین مجملہ اصحاب ثلثہ صاحب طیر و میر تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کی عنایت اور کرم آپ پر حد سے زیادہ تھا۔ دوسری بار جب حضرت ولایت کو تشریف لے گئے اپنے ہمراہ دونوں صاحبوں کو لائے۔ آپ قوم اتراک لاچین سے تھے۔ ان حضرات پر توجہ اس قدر تھی کہ دوسروں پر نہ ہوگی۔ حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ زمانہ اسد بن سامان جو سلطان خاندان بہرامیہ سے تھے۔ سلسلہ جدہ مادری حضرت کا آپ کے اجداد سے ملتا ہے۔ ③ سلطنت ملک عراق اور اس کے نواحی میں اسی خاندان نے کی تھی۔ آپ کی آخرین جدہ اولاد سلطان العارفین خواجہ احمد سیوی اتراک لاچین سے تھیں۔ سلسلہ ابراہیمیہ امیہ سمنانیہ سامانیہ مادری رشتہ تھا۔ اس خصوصیت کے سبب سے یہ حضرات بمقابلہ اوروں کے مخصوص تھے۔

① لب دریائے گھاگھر مقام بنی پورہ جہاں حضرت محبوب یزدانی خود قیام کرنا پسند فرماتے تھے آپ کو عنایت کیا۔ اب اس جگہ کا نام مقام مشہور ہے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا جب زیارت مزار فائز الانوار حضرت شاہ رکن الدین شاہباز قدس سرہ سے مشرف ہوا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ حضرت شاہ قیام الدین قدس سرہ کا مزار موضع شاہ پور ضلع بستی میں واقع ہے۔ اور آپ کے مزار کے برابر آپ کے پوتے شاہ علیم الدین قدس سرہ کا مزار ہے۔ کتاب بحر ذخار میں لکھا ہے کہ آپ کے انتقال کے دو برس کے بعد جب دریائے گھاگھر کا ٹٹا ہوا قریب مزار پہونچا اور آپ کی روح پاک سے مقابلہ ہوا، آپ کی قوت روحی دریا پر غالب آئی خون کے مانند دریا کا پانی سرخ ہو گیا۔ چونکہ مشیت ایزدی وہاں دریا جاری کرنے کی تھی اس لئے حضرت نے ایک راج کو خواب دکھلایا کہ تو میری قبر کو کھود کر لاش باہر نکال ورنہ دریا ٹرد ہو جائے گی۔ اب میری قبر دوسرے مقام پر بنے گی۔ اور ایک رئیس کو خواب دکھلایا کہ تیری باغ میں صندل کا درخت ہے اس کی لکڑی کاٹ کر میری مزار کے صندوق کے لئے حاضر کر۔ چنانچہ صبح کو ادھر سے راج حاضر ہوا ادھر سے وہ رئیس صندل کی لکڑی لادے ہوئے پہونچا۔ دریا بالکل متصل قبر تشریف آگیا تھا۔ حضرت شاہ رکن الدین شاہباز اور ان کے پوتے شاہ علیم الدین کا جب مزار کھودا تو دونوں قبروں سے دو صندوق برآمد ہوئے اور لاش مبارک مسلم اس میں موجود تھی اس بات کا خیال ہوا کہ اب آپ کو کہاں دفن کیا جائے۔ آپ نے کسی مقام کی ہدایت نہیں کی۔ اس وجہ سے دونوں بزرگوں کی لاش صندوق میں اسی موضع میں آپ کی اولاد کے گھر رکھ کر چلے گئے کہ جہاں جس مقام پر دفن کا حکم دیں گے وہیں دفن کئے جائیں گے۔ چار مہینہ کے بعد خواب دکھلایا کہ دریا کے متصل ایک سنبھل کا درخت ہے وہاں کبھی کبھی ہم بیٹھتے تھے اسی مقام پر دفن کرو۔ جب فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا آپ کے مزار فائز الانوار کی زیارت کو گیا تھا اس وقت دریا آپ کے مزار سے سو قدم کے فاصلہ پر قریب آگیا تھا۔ وہاں کے مخدوم زادے مرد و عورت سب مرید ہوئے۔ اور مولانا سید محمد تقی مرحوم صاحب سجادہ کو فقیر نے

بعطائے خرقہ شرف خلافت سے مشرف کیا۔ وہاں کے پیر زادگان سے یکھسکر  
آیتھا کہ آئندہ جب دریا کاٹتا ہوا مزار شریف کے قریب پہونچے تو مجھ کو اطلاع  
دینا۔ چالیس برس کے بعد دریا بڑھتا ہوا جب عین چبوترہ مزار شریف سے مل گیا تو  
مولوی سید محمد تقی میرے خلیفہ نے مجھ کو آکر اطلاع کی۔ میں نے حضرت مخدومی و مرشدی  
حاجی سید ابو محمد اشرف حسین اشرفی زاد اللہ فیضانہ کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا۔

تیسرے دن آپ نے فرمایا کہ مجھ پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دو بزرگ مشرق و  
انھیں مزاروں پر فاتحہ پڑھ رہے ہیں اور تم کو اجازت دیتا ہوں کہ دونوں قبروں کو  
کھود کر لاشیں نکالو اور سمت جنوب و مشرق جہاں جدید روضہ لغرض منتقل کرنے کے  
بنائے اس میں لیجا کر دفن کرو۔

چنانچہ اس فقیر نے بموجب ارشاد عالی وہاں حاضر ہو کر چند سے قیام کر کے  
دو صندوق جدید تیار کرائے اور گرد مزار شریف پردہ کر کے دونوں صندوقوں  
میں دونوں بزرگوں کی لاشیں ایک چادر جدید میں مکھنوں کر کے تختہ صندوق بند کیا  
اور حواریہ کے مریدان کو اطلاع دی کہ سب حاضر ہوں سیکڑوں آدمی جمع ہو گئے۔  
اس فقیر نے جماعت مریدان لاش مبارک اپنے کاندھے پر اٹھائی اور مقام مدفن میں  
پہونچائی اس وقت کا حال بیان نہیں کر سکتا کہ میرے قلب پر کس قدر کیفیت پر جوش  
تھی۔ رقت کا یہ عالم تھا کہ ضبط کی تاب نہ تھی۔ سب لوگ کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے  
مقام روضہ عالی میں دفن کیا۔

① عجیب گرامت حضرت کی ظاہر ہوتی کہ اول دو سو برس کے بعد مزار مقدس  
منتقل کرنے کا حکم دیا لیکن لب دریا ہی مدفن پسند کیا پھر تین سو برس کے بعد اس فقیر حقیر  
سے یہ کام کرایا۔ سب لوگ از حد خوف زدہ تھے کہ کیونکر مزار مبارک کھودا جائے۔ چونکہ  
یہ فقیر اس کام کا مجاز تھا اس لئے پہلے میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر دو چار اینٹیں نکالیں۔  
اس کے بعد محض آپ کی اولاد کے سوا کوئی دوسرا نہ تھا ان لوگوں نے یہ خدمت کی۔ آپ  
کی اولاد امجاد نے چند مکان مخدوم زادوں کے وہاں آباد ہیں اور سلسلہ بیعت بھی ان سے

① اب تک جاری ہے اور کچھ لوگ موضع خانقاہ بندول ضلع اعظم گڑھ میں جہاں آپ کے  
پوتے سیدتی کامزار سے سکونت رکھتے ہیں یہ فقیر وہاں بھی حاضر ہوا۔ آپ کی اولاد کو سلسلہ  
بیعت میں داخل کیا اور شہر گورکھپور میں محلہ جعفر بازار میں مولانا حبیب اللہ اور مولانا ضیف اللہ  
مرحومین آپ کے اولاد سے سکونت رکھتے تھے اور آپ کے پوتے مولوی سبحان اللہ اور  
ان کے فرزند مولوی لطف اللہ مع دیگر فرزندان موجود ہیں۔

## ② ذکر مولانا شیخ اصیل الدین جرہ باز

حضرت مولانا شیخ اصیل الدین جرہ باز، آپ حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء ثلاثہ  
صاحب طیر و سیر میں تھے۔ جہاں حضرت کا ارشاد ہوتا ہوا پر پرواز کر کے چلے جاتے  
بعد ریاضت و مجاہدہ شرف خلافت سے مشرف ہوئے آپ پر خالص توجہ حضرت کی  
رہتی تھی۔ آپ کے لئے بجائے قیام مقام نیکانوں میں متعین ہوئے۔

## ③ ذکر مولانا شیخ جمیل الدین سپید باز

حضرت مولانا شیخ جمیل الدین سپید باز، یہ تیسرے خلیفہ حضرت کے صاحب طیر  
و سیر تھے۔ اصحاب ثلاثہ سے یتیم تھے جن کا ذکر آچکا۔

حضرت محبوب یزدانی نے بعطائے تاج دلق خلافت و مثال اجازت سے سرفراز  
کیا۔ عنایت ظاہری و باطنی آپ کے حال پر حد سے زیادہ تھی۔ آپ سے خوارق عادات  
بکثرت ظاہر ہوئے۔ ایک دن حضرت محبوب یزدانی کے ہمراہ جہاز پر سوار تھے۔ کچھ  
سامان کھانے پینے کی ضرورت ہوئی۔ جہاز پر سامان نہ تھا حضرت محبوب دانی نے آپ کی طرف  
اشارہ کیا فی الفور جہاز سے پرواز کر کے غائب ہو گئے ایک پہر کے بعد پورا سامان کھانے  
کا اٹھاتے ہوئے جہاز پر موجود ہوئے۔

## ① ذکر مولانا قاضی حجت

حضرت مولانا قاضی حجت جو قابلیت علمی سے آراستہ اور دلائل عقلی و نقلی سے پیراستہ مجلس علماء میں عجیب و غریب نکات علمی بیان فرماتے اور بحث و تقریر میں بے مثال تھے یہاں تک کہ قاضی حجت کے نام سے موسوم ہوئے جب حق تعالیٰ نے توفیق سلوک عطا کی حضرت محبوب یزدانی کے حضوری میں حاضر ہوئے چونکہ آپ صادق العقیدت تھے تھوڑے دنوں ریاضت اور مجاہدہ کر کے بوطائر خرقہ و مثال شرف خلافت سے مشرف ہوئے اور ان کا مسکن اور مقام قیام متصل روح آباد ایک موضع میں قرار پایا۔

## ② ذکر حضرت مولانا شیخ عارف مکرانی

حضرت مولانا شیخ عارف مکرانی، جو علوم شریعت اور طریقت سے بہرہ کامل رکھتے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی نے بعد ریاضت شدیدہ فرمایا کہ جب مراتب سلوک طے کر چکے اور انوار سبعہ سے باہر آئے شرف لباس خرقہ خلافت سے مشرف ہوئے۔ آپ سے ظہور کرامات اور خوارق عادات اس قدر سرزد ہوتے کہ اگر لکھا جائے ایک فتر ہو جائے۔

### قطعہ

شرف یاب کیسے ہوئے شیخ عارف کہ سرِ معارف کے ٹھہرے مکاشف  
ہوئے عارف کامل و شیخ وارسل کہے کیا بیاں کوئی اوصاف و اصف

## ③ ذکر مولانا شیخ ابوالکلام خجندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت مولانا شیخ ابوالکلام خجندی قدس سرہ، حضرت محبوب یزدانی کے اصحاب مخصوصہ سے تھے۔ آپ کے خلفاء نے ایک کتاب ملفوظ آپ کے حالات میں

جمع کر کے لکھی ہے۔

اس قدر اس میں آپ سے اسرار معرفت درج کئے ہیں کہ ایسے ملفوظ کم ہونگے آپ کے تصانیف سے شرح عوارف اور کتاب لمعات اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ گروہ مشائخ نے یہ کہا۔ یہ مرغوب اور محبوب طبائع ہے۔ بعد طے منازل انوار سبعہ بشرف خرقہ خلافت سے مشرف کئے گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ

## ① ذکر مولانا امیر شیخ ابوالکلام ہروی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

حضرت مولانا امیر شیخ ابوالکلام ہروی جو حضرت محبوب یزدانی کے معزز اور محترم خلفاء سے تھے۔ ابتدا میں آپ ایک امیر زادہ تھے امراتے دولت امیر پورنگ سے۔ جس وقت کہ حضرت محبوب یزدانی بخارا میں حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی کے ملاقات کو گئے تھے اور اپنے مرید امیر علی بیگ کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔ حضرت شیخ ابوالکلام نے حضرت محبوب یزدانی کی ملازمت سے دل میں وہ اثر لیا کہ اپنی دولت و امارت چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ چونکہ علوم ظاہری سے بہرہ کافی رکھتے تھے۔ چند روز بطریق سلوک مشائخ ریاضت میں رہے۔ حضرت کی توجہ سے مالا مال ہو گئے۔ بارہ سال سے زیادہ خدمت عالی میں رہے۔ طرح طرح کے مکاشفات اور غرائب واردات آپ سے ظاہر ہوئے جس کی شرح ممکن نہیں۔

جب اس راہ سلوک میں قابلیت کامل پیدا کی۔ حضرت محبوب یزدانی نے بے طائے خرقہ و مثال شرف خلافت سے مشرف فرمایا اور ان کے انواع مکارم اخلاق کو ملاحظہ فرما کر خطاب ابوالکلام سے مخاطب فرمایا اور سمرقند میں جائے قیام تجویز فرمائی۔ وہاں آپ سے بہت لوگ مرید ہوئے اور اکثر لوگوں کو اطراف سے بعد تکمیل منازل سلوک شرف خلافت سے مشرف فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہ

## ① ذکر مولانا شیخ صفی الدین ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شیخ صفی الدین ردولوی تخلص سیفی نعمانی کہ صفائے علوم سے آراستہ تھے۔ اصول فقہ وغیرہ جمیع علوم میں دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ علوم دینی میں آپ کی تصانیف بکثرت ہیں۔ اسی سے آپ کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔ علم فقہ میں اس قدر کمال تھا کہ لوگ آپ کو نعمان ثانی کہتے تھے حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ ملک ہندوستان میں جس کسی کو جامع علوم اور تمامی قابلیت سے آراستہ دیکھا وہ شیخ صفی الدین تھے۔ آپ کی ارادت کا سبب یہ ہوا کہ حضرت شیخ صفی الدین نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک مرد نورانی مقدس صورت والے ظاہر ہوئے۔ آپ نے ان کا استقبال کیا اور کمال تعظیم سے لا کر بٹھلایا۔ اس وقت حضرت شیخ صفی الدین کے ہاتھ میں ایک کتاب اصول فقہ کی تھی۔ ان بزرگ نے فرمایا میں جانتا ہوں تم نے بہت اوراق سیاہ کئے ہیں۔ اب وہ وقت آیا کہ سیاہ کو سفید کرو اور انوار جاوید سے صفحہ دل کو روشن کرو۔ یہ بات آپ کے دل میں موثر ہوئی اور آپ پر کیفیت پیدا ہوئی۔ عرض کیا کہ میں آپ کا مرید ہوتا ہوں۔

② تعلیم سلوک فرمائی، فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی اپنے بندے کو اپنے قرب کا مرتبہ نصیب کرے تو حضرت خضر کو حکم فرماتا ہے کہ اس شخص کو کسی میرے خاص ولی سے ملنے کی ہدایت کرو۔ اب میں آپ کو بشارت دیتا ہوں اس مرد کی کہ ان کے انوار ولایت سے جہاں روشن ہے۔

## مثنوی

جہاں معرفت را بادشاہ است ز نورش پر زماہے تاباہ است  
ضلیلان جہاں را دستگیر است دلش روشن زدانش دلپذیر است  
اس سعادت کا وقت ظہور قریب پہونچا۔ اسی زمانہ میں آپ کے قصبہ میں ان بزرگ کا قدم مبارک آئے گا جن کے آپ مرید ہوں گے۔ خبردار خبردار ان کی ملاقات کو غنیمت جانتا اور ان کے فرمان سے درگزر نہ کرنا۔

## قطعہ

بصفت اولیاء ذاتش مزین است بر صاحبِ حدت آلِ روئے وحید است  
چو دار در گنج اوسینہ بسینہ در گنجینہ راسید کلید است

① چند روز کے بعد حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کا قدم مبارک قصبہ ردولوی میں آیا جامع مسجد میں ٹھہرے حضرت شیخ صفی الدین بموجب بشارت خواب حضرت کی خدمت میں فی الفور حاضر ہوئے۔ جیسے حضرت کی نظر آپ پر پڑی فرمایا برادر صفی الدین صفا لائے ہو۔ آؤ۔ جب حاضر ہوئے بہ ادب تمام بیٹھ گئے حضرت نے فرمایا سچ ہے کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو چاہتا ہے کہ اپنے مرتبہ قرب سے سرفراز کرے اور اپنے کسی دوست سے ملا دے تو حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام کو فرمان ہوتا ہے کہ اس طالب صادق کی ہدایت کریں۔ اس بات کے سننے سے حضرت شیخ صفی الدین کا اعتقاد خلوص کے ساتھ آپ کی نسبت بڑھ گیا۔ اسی وقت مرید ہوئے۔ حضرت محبوب یزدانی نے خادم سے فرمایا کہ تھوڑی مصری لاؤ جس سے بھائی صفی کو شربت درد سلوک بخشوں۔ خادم نے ہرچند تلاش کیا مصری نہ ملی۔ عرض کرنے لگا کہ مصری نہیں ہے۔ حضرت محبوب یزدانی خود اسٹھے اور تلاش کر کے مصری کی ایک ڈلی لائے اور اپنے ہاتھ سے مخدوم صفی الدین کے منہ میں ڈال دی اور دعا کی کہ حصول نور الانوار مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ سے میں نے خواہش کی ہے اور دعا کی ہے کہ تمہاری اولاد اور احفاد سے علم نہ جلتے۔ آپ کی خاطر سے چالیس روز حضرت ٹھہرے اور بعد تکمیل راہ سلوک حضرت شیخ صفی الدین کو خرقہ مخلص اور مثال اجازت عطا فرمایا۔

حضرت شیخ صفی الدین نے ایک قصیدہ حضرت محبوب یزدانی کے مناقب میں لکھا تھا اس کو حضرت مولانا ابوالمظفر لکھنوی قدس سرہ نے جب دیکھا اصلاح دینی چاہی حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ یہ اشعار درویشانہ اور جوشانہ ہیں ان میں اصلاح کی حاجت نہیں ہے۔ آپ کا مقبرہ مزار مبارک بیرون قصبہ ردولوی سمت شمال باغ میں واقع ہے۔

③ ایک قصیدہ حضرت شیخ صفی الدین سیفی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد رحلت حضرت محبوب یزدانی کے



سوادِ روضہ کی تعریف میں تحریر فرمایا تھا جس کے چند اشعار فقیر کو یاد آگئے درج کرتا ہے۔

### اشعار

اے معلیٰ بنائے قُدس حرم  
گنبدت را چہ نسبت است بہ چرخ  
مشعل دودہ شبتانت  
وحدت آباد و کشت آباد  
ایمن از آستین بار امان  
ایں قدر بس ترا کہ آسودہ است  
فیض و آب و ہوائے روح آباد  
خاک پر نور مرقدش گوید  
اے کہ نقادِ دایرِ ضرب کمال  
حضرت محبوب یزدانی کو حضرت شیخ صفی اپنی حویلی کے اندر لے گئے۔ آپ کے بیٹے  
حضرت مخدوم محمد اسماعیل چالیس روز کے تھے۔ حضرت کے قدم مبارک پر لاکر انگوڑا ل  
دیا۔ فرمایا کہ یہ بھی میرا مرید ہے۔ حضرت نے اپنی ارادت میں قبول فرمایا۔ حضرت اس کے بعد  
ردولی تشریف نہیں لے گئے۔

حضرت مخدوم اسماعیل قدس سرہ جب پانچ چھ برس کی عمر کو پہونچے اس زمانہ میں  
حضرت قطب الابدال شیخ العالم شیخ عبدالحق ردولی حشمتی مبارکی قدس سرہ سیر و سفر کر کے  
ردولی میں آکر مقیم ہوئے تھے۔ لڑکپن میں حضرت مخدوم اسماعیل قدس سرہ کی پشت پر دست  
کرم پھیرتے اور فرماتے کہ تیری پشت میں میرا ایک فرزند ہے۔ جب حضرت مخدوم اسماعیل  
قدس سرہ سن شعور کو پہونچے اور اپنے باپ سے تعلیم اور تربیت اور خلافت و اجازت سلسلہ  
عالیہ حشمتیہ نظامیہ اشرفیہ حاصل کی اور اپنے بڑے صاحبزادے کو بتعمیل علم تعلیم سلوک اور  
تربیت باطنی سے مشرف کر کے اپنا خلیفہ بنایا۔ مگر آپ کے دوسرے صاحبزادے شیخ  
عبد القدوس قدس سرہ نے جب اپنے والد سے طلب ارادت کی تو انھوں نے  
حوا۔ ۱۔ ایک تم شیخ العالم شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ کے سلسلہ میں فیضیاب ہو گئے۔

میرے لڑکپن میں حضرت شیخ العالم اپنا دست کرم میری پشت پر پھیرتے  
اور فرماتے تھے کہ تمہاری پشت میں ایک ہمارا فرزند ہے مگر بزمانہ شعور حضرت شیخ عبد القدوس  
قدس سرہ حضرت شیخ العالم اور آپ کے صاحبزادہ شیخ عارف رحلت کر چکے تھے تو حضرت شیخ  
عبد القدوس قدس سرہ نے حضرت شیخ محمد بن عارف بن شیخ احمد عبدالحق کے ہاتھ پر شرف بیعت  
حاصل کی۔ آپ کے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ جب حضرت شیخ العالم نے مجھ کو اپنا فرزند فرمایا  
تو درمیان میں دو واسطے کیوں ہوئے۔ چنانچہ ایک دن حضرت عبد القدوس قدس سرہ  
① مزار حضرت شیخ العالم پر حاضر تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مزار مبارک شق ہوا اور مزار سے آپ باہر  
تشریف لاکر حضرت شیخ عبد القدوس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت میں قبول فرمایا۔  
حضرت محبوب یزدانی جس زمانہ میں حضرت شیخ اسماعیل قدس سرہ جو والد حضرت شیخ عبد القدوس  
قدس سرہ کے ہیں۔ جبکہ وہ چالیس دن کے تھے۔ ردولی میں تشریف لے گئے اس کے بعد پھر  
حضرت کو ردولی جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ردولی سے لوٹ کر حضرت محبوب یزدانی نے  
آستانہ روح آباد معروف درگاہ کچھوچھ میں مستقل طور سے استقامت اختیار فرمائی۔  
② چالیس برس تک آستانہ روح آباد میں مقیم رہے ششہ میں رحلت فرمائی۔

معلوم ہوا کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ نے مخدوم شاہ اسماعیل کی صغریٰ میں بعد  
ترک سفر ردولی میں اعتکاف فرمایا۔ اور حضرت محبوب یزدانی کے انتقال کے بعد پچیس  
برس تک آپ ردولی میں زندہ رہے۔ بہر حال نہ تو حضرت شیخ عبد القدوس گمنگوبی  
③ قدس سرہ نے اپنی تصانیف میں حضرت محبوب یزدانی اور حضرت شیخ العالم کی ملاقات کا  
ذکر کیا ہے۔ اور نہ کسی کتاب سے ثابت ہوا ہے۔ عوام الناس میں جو ان دونوں بزرگوں  
کے ملنے کا قصہ مشہور ہے۔ محض غلط معلوم ہوتا ہے۔ جامع رسالہ ہذا فقیر اشرفی کو بار بار یہ  
خیال ہوتا تھا کہ عوام الناس کی روایت کی کچھ اصل بھی ہے؟ ایک شب میں نے خواب  
میں دیکھا کہ حضرت شیخ العالم کے مزار کی جدید مرمت ہو رہی ہے اور نئے پتھر لگائے جاتے  
ہیں اور آپ مزار تشریف سے نکلے ہوئے ملاحظہ فرما رہے ہیں اور آپ جس طرف غرام فرماتے  
ہیں آپ کے پیچھے پیچھے برادر مر شاہ التفات احمد مرحوم و مغفور چلتے ہیں۔

آپ کا قدمیہ ہے، رنگ سانولا، جسم مبارک دہلا، ریش مبارک کے بال بہت گھنے نہیں تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ العالم احاطہ مقبرہ کے باہر زیر درخت اہلی چوتراہ پر پیر لٹکا کر بیٹھ گئے۔ میں نے جا کر بادب تمام سلام کیا اور عرض کیا کہ میرے جد سلطان سید اشرف جہانگیر محبوب یزدانی سے آپ کو ملاقات کی نوبت آئی ہے حضرت نے ان لفظوں سے فرمایا کہ حضرت غوث العالم محبوب یزدانی میرے سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی سے اس فقیر کو نوبت ملاقات کی نہیں آئی ہے اور مجھ غریب اور مسکین کے حق میں کچھ ایسے کلمات دعا ئیہ فرمائے کہ جس کا اثر روز افزوں دیکھتا ہوں۔ اس وقت سے برادر مر شاہ التفات احمد مرحوم سے مجھ کو کمال محبت پیدا ہوئی اور یہ خیال ہوا کہ شیخ کی عنایت کی نظر ان پر خاص طور سے ہے اور ان کو میرے ساتھ رابطہ اخلاص برادرانہ تاحیات قائم رہا۔ اسی زمانہ سے میرے دل سے بیخبرہ نکل گیا کہ درحقیقت ان حضرات میں ملاقات کی نوبت نہیں آئی۔ اگر حضرت شیخ العالم صاحب ولایت ردولی شریف حضرت محبوب یزدانی کی آمد میں وہاں موجود ہوتے تو آپ کو اس بات کی حاجت نہ تھی کہ مولانا صفی الدین ردولی اور شیخ سماء الدین ردولی کو وہاں کی خلافت عطا فرماتے۔

آپ کی ذریت میں محمد خان کے پورہ میں اکثر لوگ آباد ہیں۔ جب یہ فقیر وہاں حاضر ہوا تھا جناب شاہ کرم رحمان آستانہ صفوی اشرفی کے سجادہ نشین تھے۔ چنانچہ ایک سال فقیر بزمانہ عرس اپنے ہاتھوں سے ان کو خرقہ پہنایا تھا۔ اب سنتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادہ حضرت والادرجت جناب فرید میاں صاحب کی توجہ بجانب عرس جد اعلیٰ کسی قدر کمی پر ہے۔ اگر صاحبزادہ کو سلسلہ عالیہ اشرفیہ میں بیعت ہوتی تو ضرور طریقہ آبائی ملحوظ رکھتے۔ چونکہ آپ نے دوسرے خاندان کے کسی بزرگ سے ارادت حاصل کی ہے اس وجہ سے اگر آبلے سلسلہ کی طرف کم توجہ کریں تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ خدا اس خاندان میں برکات خاندانی سلسلہ محبوب یزدانی جاری رکھے۔ اکثر اس خاندان کے لوگوں نے اب تک سلسلہ اشرفیہ کے تعلق کو نہیں چھوڑا ہے۔

## ① ذکر حضرت شیخ سماء الدین ردولی

حضرت شیخ سماء الدین ردولی جو علوم ظاہری اور باطنی سے آراستہ تھے حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء جلیل الشان سے تھے۔ آپ کو پابندی سنت اور اتباع شریعت کا حد سے زیادہ خیال رہتا تھا۔

② اول مرتبہ جب حضرت محبوب یزدانی اس راستہ سے گزرے حضرت شیخ سماء الدین ہمراہ حضرت کے ہو گئے۔ اور مقام روح آباد میں حاضر ہو کر چار سال کامل ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول رہے۔ اور انوار سبعہ کے طے کرنے میں کچھ وقفہ ہوا۔ سخت ریاضت جہر کر کے منزل مقصود تک پہنچے۔ حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ ہمارے مریدوں میں دو شخصوں کو طے کرانے انوار سبعہ میں دقت پیش ہوئی تھی مگر بفضل خدا دونوں کی تکمیل پوری ہو گئی۔ ایک شیخ سماء الدین۔ دوسرے شیخ ابوالمکارم۔ جب ان دونوں حضرات کے منازل سلوک طے ہو گئے۔ شرف خلافت سے بے عطائے خرقہ و مثال مشرف فرمایا۔ اور قصبہ ردولی میں دارالخلافت مقرر ہوا۔

③ نقل ہے کہ شیخ سماء الدین ردولی کو ایک درویش قصبہ سے کچھ نزاع ہو گئی اور مقام قیام کے لئے کچھ مخالفت ہو گئی آپ نے حضرت محبوب یزدانی کی خدمت عالی میں عرض داشت بھیجی۔ جب حضرت مضمون عرض داشت سے مطلع ہوئے فرمایا کہ حق تعالیٰ سے میں نے خواہش کی ہے کہ جو کوئی کیمینہ غلامان اشرفیہ سے مخالفت کرے گا خراب ہوگا۔ اور یہ مضمون ان کی عرضی کی پشت پر لکھ کر ان کے پاس روانہ کیا۔ چند روز نہیں گزرے تھے کہ حضرت مسند عالی نے اس فقیر کی پوری تنبیہ کر دی۔ آپ کا مزار انوار اندرون قصبہ ایک قبر خام موجود ہے۔

## ① ذکر ملا کریم

لطائف اشرفی میں ہے کہ حضرت ملا کریم جو ردولی سے سمت جنوب ایک دو کوس پر قیام فرماتھے۔ بہت بڑے مردِ کامل اور عالم دانشمند تھے۔

② بحالت قیام ردولی حضرت محبوب یزدانی جب حضرت شیخ صفی الدین کے مہمان تھے ان کی تعریف سنی کہ ملا کریم مرد عالم اور درویش کامل ہیں۔ اور یہاں سے ان کے قیام کا مقام قریب ہے۔ حضرت نے ارادہ کیا کہ میں ان کی ملاقات کو جاؤں۔ جب ان کو حضرت کے ارادہ تشریف فرمائی کی خبر پہونچی۔ ہندی زبان میں انھوں نے فرمایا کہ ”ہے ہے سید پاک ہرے گھر آویں چھری کے منہ کھولے“ میں خود ان کی ملاقات کو گل حاضر ہوں گا۔ جب حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ شاہباز مثل سید اشرف جہانگیر کے ہونا چاہئے۔ کہ کوئیں جس کے دونوں بازو کے قبضہ میں ہے۔ حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ ہندوستان میں مولانا کریم ایک مرد دانشمند دیکھے گئے۔ یہ بڑے درجہ والے بزرگ تھے۔

جناب شاہ محمد یحییٰ سابق تحصیلدار مرحوم جو اولادِ محمد شیخ صفی الدین ردولی سے تھے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے نقل فرماتے تھے کہ حضرت ملا کریم اس پایہ کے بزرگ تھے کہ بڑے بڑے بزرگان صاحب طریقت آپ کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولی اور شیخ صفی الدین ردولی اور شیخ سماء الدین ٹکمر ردولی ملا کریم کی ملاقات کو گئے۔ آپ نے اندر سے بزبان ہندی آواز دی ”کواہا“ یعنی کون ہے حضرت شیخ العالم شیخ عبدالحق ردولی قدس سرہ نے بحال عاجزی فرمایا کہ ”احمد موچی“ ہے۔ فرمایا کہ ”تیری دوکان بڑی ترقی کے ساتھ جاری ہوگی“ اس کے بعد پوچھا اور ”کواہا“ حضرت مخدوم شیخ صفی الدین نے کمال عاجزی سے جواب دیا کہ ”صفی جولاہا“ ملا کریم نے فرمایا کہ ”تیرا تانا دور تک پھیلے گا“ اس کے بعد پھر پوچھا اور ”کواہا“ شیخ سماء الدین نے

جواب دیا کہ شیخ ”سماء الدین ٹکمر ردولی“ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا کہ ”ات بڑ نام کے لئے“ یعنی اتنا بڑا نام کون لے گا۔ چنانچہ حضرت شیخ العالم شیخ عبدالحق ردولی کی دوکان فقر کی اتنی ترقی پذیر ہوئی کہ مشرق سے مغرب تک سلسلہ پہونچا۔ اور حضرت شیخ صفی الدین کے اولاد کی اس قدر کثرت ہوئی کہ ردولی اور دریا آباد اور گنگوہ شریف اور مختلف قریات میں آپ کی اولاد ہے۔ اور ① شیخ سماء الدین ٹکمر کا مزار قصبہ ردولی میں محض خام ایک شخص کے دروازہ کے سامنے واقع ہے۔ نہ ان کا عرس ہوتا ہے نہ چراغاں نہ جمع قوالان۔ خاص خاص لوگ جو واقف ہوتے ہیں جا کر مزار پر فاتحہ پڑھ لیتے ہیں۔

خاندان صفوی سے ایک صاحب زادہ نقل کرتے تھے کہ میں محلہ خان کے پورہ سے دوپہر کے وقت حضرت شیخ العالم کی خانقاہ میں جا رہا تھا۔ راستہ میں دل چاہا کہ آپ کے مزار پر فاتحہ پڑھتا چلوں دیکھا کہ ایک گلاب کا پھول تروتازہ مزار پر رکھا ہے۔ بعد فاتحہ پڑھنے کے جی چاہا کہ اس پھول کو لے چلوں۔ قبر سے ② اٹھا کر دو چار قدم چلا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی ”کون ہمارا پھول لے جاتا ہے“ خوف زدہ ہو کر وہیں مزار پر پھول رکھ کر چلا آیا۔

## ① ذکر حضرت شیخ خیر الدین سدھوری

حضرت شیخ خیر الدین سدھوری جو بہت بڑے فاضل اور عالم جامع فروع و اصول اور علم میں قابلیت کامل رکھتے تھے۔ جس زمانہ میں حضرت محبوب یزدانی خطہ اودھ میں تشریف رکھتے تھے۔ مولانا خیر الدین سدھوری وہیں حاضر ہو کر شرفِ ملازمت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے مرید ہونے کا یہ سبب ہوا کہ چند مسئلہ علم اصول اور فقہ کے آپ پر ایسے مشکل ہوئے کہ کسی جگہ ان کا حل نہ ہو سکا۔ بڑے بڑے علماء کے پاس حل مسائل کے لئے گئے مگر کسی سے آپ کی تسکین نہ ہوئی۔ خاص کر مولانا علام الدین جاسی کے پاس جا کر مسائل بالا میں چند روز گفتگو رہی

مگر قول فیصل نہ ہوا۔ مولانا خیر الدین کو مسائل علوم اس قدر مستحضر تھے کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ خانقاہ حضرت شیخ شمس الدین اودھی میں حضرت محبوب یزدانی مقیم تھے۔ وہیں پر مولانا خیر الدین نے حاضر ہو کر شرفِ ملازمت حاصل کیا۔ بغیر ان کے بیان کئے ہوئے حضرت محبوب یزدانی نے جو مسائل مشککہ ان کے ذہن میں تھے حل کر دیئے۔ جب حضرت مولانا خیر الدین کی تسکین خاطر ہوئی ان کا اعتقاد حضرت کی طرف حد سے زیادہ ہوا۔ دوسرے دن شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضور کی خدمت میں چار سال حاضر رہے۔ اور طریقِ ریاضت اور مجاہدہ میں کوششِ بلیغ کے ساتھ سرگرم رہے۔ جب قابلیتِ باطنی پیدا ہوئی حضرت محبوب یزدانی نے بے عطاءئے خرقہ و خلافت نامہ شرفِ اجازت و خلافت سے مشرف فرمایا۔ جس دن حضرت شیخ خیر الدین کو خلافت ملی۔ اس روز بارہ آدمی شرفائے خطہ اودھ سے بشرفِ ارادت مشرف ہوئے۔ ان میں سے ایک شیخ سدھا کے اعتقاد لانے کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن حضرت شیخ خیر الدین وضو کر رہے تھے۔ وضو کے درمیان آپ پر ایک حالت کیفیت پیدا ہوئی۔ اسی حالت میں بیٹھے وضو کر رہے تھے۔ خادمِ پانی ڈالتا جاتا تھا آپ کا وضو تمام نہیں ہوتا تھا۔ ایک شخص نے بنظرِ اعتراض کہا کہ وضو کرنے میں حد سے زیادہ پانی صرف کرتے ہیں۔ جب یہ خبر حضرت محبوب یزدانی کے گوشِ مبارک تک پہنچی فرمایا کہ جو حالت فرزند خیر الدین رکھتے ہیں اگر دونوں جہان کے دریا کا پانی اپنے وضو میں صرف کریں تو یہ اسراف نہ ہوگا۔

چو صوفی را بگیرد حالت عشق اگر ریزد جہاں اسراف نبود

## ① ذکر حضرت مولانا قاضی محمد سدھوری

② حضرت مولانا قاضی محمد سدھوری بہت بڑے زبردست عالم اور فاضل تھے۔ مخصوص علمِ اصول میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کے خلفاءِ خصوصیت ماب سے تھے۔

آپ کی بیعت کا سبب یہ ہوا کہ حضرت محبوب یزدانی نے مریدان کو براہِ کو مستفیض فرماتے ہوئے قصبہ سدھور میں نزول فرمایا۔ تمام چھوٹے بڑے سکنائے قصبہ حضرت مخدوم خیر الدین کے ہمراہ حضرت کے استقبال کو نکلے۔ قاضی محمد بھی اس جماعت میں تھے۔

① حضرت محبوب یزدانی نے بعد ملاقات کے استفسار فرمایا کہ جناب قاضی صاحب کو اس گروہ کا علم کس خانوادہ سے حاصل ہوا قاضی صاحب نے عرض کیا کہ حضور سے، فرمایا کہ

② خوشتر و بہتر تقریباً حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ بندہ کو جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی خصوصیت کی شرف سے مخصوص کرے تو اس بندے کو توفیق دیتا ہے کہ کسی صاحبِ دولت کے قدم پر سر رکھے اور یہ اشعار حضرت نے پڑھے۔

## اشعار

کسے کو را سعادت پیش آید در بے ازوے نباشد بیچ نعمت  
اگر توفیق باشد ہم عنانش بیوسد اور کاب اہل حشمت  
اگر مقصود باشد بر سر او ہما از غیب آرد ظل دولت

حضرت محبوب یزدانی کی پالکی کو ایک طرف قاضی محمد اور دوسری طرف شیخ خیر الدین اپنے کاندھے پر اٹھا کر اپنے مکان پر لے گئے۔ خدمت اور ضیافت حد سے زیادہ کی، یہاں تک کہ حضرت کے تمام اصحاب خوش ہوئے۔ دوسرے دن صبح کو

③ حضرت محبوب یزدانی نے قاضی محمد کو طلب فرما کر شرفِ بیعت سے مشرف کیا۔ اور اسرارِ راہِ سلوک ابتداء سے انتہا تک تعلیم فرمانے میں دریغ نہیں کیا۔ قاضی صاحب حضرت کے ہمراہ ہو گئے۔ جب حضرت محبوب یزدانی قصبہ جاس کی طرف تشریف لیجئے لگے تو قاضی محمد کو تسلیم کے لئے حضرت شیخ خیر الدین کے سپرد کیا قاضی صاحب آپ کی پالکی کے ساتھ پیادہ یا جاس تک پہنچانے آئے۔ وہاں حضرت کے ہمراہ ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول رہے۔ بعد طے ہونے انوارِ سبعہ کے بے عطاءئے خرقہ و خلافت نامہ شرفِ خلافت سے مشرف فرمایا۔

## ① ذکر حضرت مولانا قاضی ابو محمد عرف معین مٹھن سدھوری

② حضرت مولانا قاضی ابو محمد عرف معین مٹھن سدھوری بھی حضرت محبوب یزدانی کے خلفائے کبریٰ سے تھے جب حضرت محبوب یزدانی جاس کو تشریف لیجانے لگے۔ قاضی صاحب نے اپنے چھوٹے بڑے لڑکوں کو حاضر خدمت کر کے شرف بیعت سے مشرف کرایا۔

## ① ذکر حضرت مولانا ابوالمظفر محمد لکھنوی

② حضرت مولانا ابوالمظفر محمد لکھنوی مشاہیر علمائے زمانہ سے تھے اور فصاحت و بلاغت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کی نظر عنایت بمقابلہ دوسروں کے آپ پر زیادہ تھی۔ چند روز آپ کی خاطر سے حضرت محبوب یزدانی جامع مسجد لکھنؤ میں ٹھہرے۔ مولانا نے ایک قصیدہ حضرت محبوب یزدانی کی شان میں لکھ کر پیش کیا۔ اور پڑھ کر سنایا۔ آپ کو نہایت پسند آیا فرمایا کہ زمانہ میں سخی گوئی تم پر ختم ہو گئی۔ مولانا نے نہایت تعظیم سے سر جھکا دیا۔ حضرت مولانا خیر الدین سدھوری بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے بھی کچھ اشعار حضرت کے مناقب میں لکھے مولانا قاضی ابوالمظفر لکھنوی نے اس پر اصلاح دی۔ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ اس پر اصلاح کی حاجت نہیں۔ کیوں کہ یہ اشعار درویشانہ اور جوشانہ ہیں۔

حضرت کی عنایت قاضی ابوالمظفر پر اس قدر تھی کہ دوسروں پر اتنی نہ ہوگی۔ اور یہ بات محض تائب الہی پر منحصر ہوتی ہے جس پر پیر مہربان ہو جائے۔

قطعہ

زالتفاتِ عزیزاں کسے برد بہرہ کہ ہم چوں یوسف زبخت بہرہ مند بود  
صفائے صدق نیازاے عزیز حاصل کن کہ التفاتِ عزیزانت سود مند بود

## ① ذکر حضرت علامہ الہدی مولانا علامہ الدین جاسی

حضرت علامہ الہدی مولانا علامہ الدین جاسی تو بہت بڑے علامہ زمانہ، ہر علوم میں یگانہ، خلفائے نامدار حضرت محبوب یزدانی سے تھے۔

اس دولت کے پانے کا سبب یہ تھا کہ جس زمانہ میں حضرت محبوب یزدانی اول مرتبہ مع خدم و حشم شاہانہ قصبہ جاس میں اترے رات بھر غوغا، ذکر طالبان اور شور و شغب ذکران، اہل قصبہ کے کانوں میں پہونچا۔ ایک رات مولانا علامہ الدین جاسی اپنے گھر میں بیٹھے تھے شور و غوغا تے ذکر سن کے کہنے لگے کہ کہاں سے یہ غوغائی فقیر آئے ہیں مولانا کو ② سات مسئلے ایسے مشکل درپیش تھے کہ علماء ہوار سے حل نہیں ہو سکے مولانا چاہتے تھے کہ

ملک بنگالہ کا سفر کریں اور وہاں کے علماء سے حل مسائل کریں۔ رات کو قاضی صاحب بزرگان قصبہ جاس کے مزارات پر فاتحہ پڑھنے گئے کہ صبح کو رخصت ہونگے۔ ادھر سے حضرت محبوب یزدانی بھی معہ قلمدران ہمراہی زیارت مزارات کو نکلے۔ مقبرہ منوہ حضرت ③ شیخ بدر الدین پر دونوں کا پہونچنا ہوا۔ مولانا نے حضرت کے ہمراہیوں سے پوچھا کہ یہ

کون بزرگ ہیں؟ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ دریافت کرنیکی احتیاج نہیں۔ ہم لوگ غوغائی آدمی ہیں۔ اس بات سے مولانا بہت شرمندہ ہوئے اور حضرت کے قدم پر سر رکھ دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ تو ایک چھوٹی سی بات تھی ہم لوگ بڑے بڑے بار اٹھانے والے ہیں۔ اس کے بعد دونوں بزرگوار ساتھ ساتھ بزرگوں کے مزارات کی زیارت کرتے

④ رہے۔ حضرت محبوب یزدانی نے بات کرتے کرتے بحال فصاحت و بلاغت ان ساتوں مسئلوں کو اپنی تقریر پر دل پذیر سے حل کر دیا، مولانا کے دل میں حضرت کی طرف سے کمال اعتقاد پیدا ہوا۔ پھر حضرت کی خدمت میں اس قدر عذر و معذرت کیا کہ آپ کی خاطر نازک سے شکوہ جاتا رہا۔

⑤ صبح کو مولانا ایک جماعت کثیرہ کے ساتھ خدمت عالی میں حاضر ہو کر شرف بیعت و ارادت سے مشرف ہوئے اور اپنے لڑکوں کو بھی حضرت کا مرید کرایا۔ اور بعد ریاضت و

(۱) مجاہدہ حضرت محبوب یزدانی نے بے عطاءے خرقرہ و خلافت نامہ مازون و مجاز کیا مولانا نے شرفائے اہل قصبہ کو ہدایت کر کے حضرت کے سلسلہ ارادت میں داخل کیا اور ایک مجمع میں باؤز بے انداز اظہار کیا کہ عرصہ تین سال کا ہوتا ہے کہ ہم مع اکابر قصبہ جانش حضرت شیخ سلیمان ردولوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ آپ صاحب میرے پاس آنے کی تکلیف نہ کریں کیوں کہ یہ ولایت ایک سید کے سپرد ہوئی ہے کہ سید زین ولایت ہے انھیں دنوں میں وہ اپنے قدم مبارک سے اس دیار و جوار کو رونق بخشیں (۳) گئے۔ بعد اس کے اس جوار کے لوگ نصیب بیعت و ارادت انھیں سے حاصل کریں گئے۔ تمہارا خطہ اُن کے سپرد ہوا ہے۔ تمہارے حال کے محافظ وہی ہوں گے۔ آپ لوگ دلی میں کچھ لال نہ کیجئے گا۔ کہ چنبد باتوں میں وہ مجھ سے زیادہ ہیں۔ ایک توسید آل رسول، دوسرے حافظ سبعہ قرأت کے، حضرت شیخ سلیمان کا فرمانا ظاہر ہوا جو حضرت محبوب یزدانی یہاں تشریف لائے جو اس جوار کی سرفرازی اور دولت مندی کا موجب ہوا۔ ایک عرصہ تک حضرت محبوب یزدانی نے قصبہ جانش میں قیام فرمایا۔

## ① ذکر حضرت شیخ کمال جانشی

وقت رخصت شیخ کمال جانشی کو اپنی خانقاہ عالم پناہ میں اپنا قائم مقام کیا اور مریدان قصبہ و جوار کی تسلیم و تربیت حضرت شیخ کمال جانشی کو سپرد کی۔ وہ جامع ریاضت و مجاہدہ تھے۔ کئی برس تک حضرت محبوب یزدانی کے ہمراہ مفروضہ میں رہے اور بہت کچھ مجاہدہ سے کئے۔ جب انوار سبعہ طے ہوئے شرف خلافت سے مشرف فرمایا اور خلافت نامہ اور خرقرہ حضرت نے عطا فرمایا۔

(۲) جب حضرت محبوب یزدانی سوئے روح آباد روانہ ہوئے حضرت شیخ کمال کو اپنی خانقاہ میں جو زمین قصبہ جانش میں خرید کر تیار کرائی تھی اپنا نائب کر کے بٹھلایا۔ چند مدت آپ نے اس خانقاہ میں بسر کی۔ ایک دن آپ کے یہاں کچھ دعوت کا سامان تھا۔ اسمیں دیکھو وغیرہ ظروف کی ضرورت پکانے کے لئے تھی۔ اور اس کا انتظام قصبہ والوں کے سپرد تھا

(۱) بروز دعوت نہ کوئی دیکھ لایا نہ کچھ اُن کا انتظام کیا۔ حضرت شیخ کمال کو غصہ آگیا فرمانے لگے ان کے گھروں میں آگ لگے جنھوں نے وعدہ و فائدہ کیا۔ یہ بات زبان سے نکلی تھی کہ ”قصبہ میں آگ لگ گئی۔ اور تمام قصبہ جل گیا۔ اور چار ہزار آدمی جل گئے۔ شیخ کمال کو جب یہ باعث شرمندگی کا ہوا راہ روح آباد میں سرگھا۔ اور پرواز کر کے پلک ہلانے میں (۲) حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں پہنچے۔ جب آپ کی نظر شیخ کمال پر پڑی جلال میں آکر فرمایا کہ اسے خاکسار مرے فرزندوں کو قونے آگ میں جلا دیا۔ اور انکا خانہاں برباد کر دیا۔ غرض کہ شیخ کمال کو حضرت کی قدم بوسی میسر نہ ہوئی۔ پشت خانقاہ وحدت آباد پر پڑے رہے۔ بعد مدت دراز کے حضرت نور العین کی سفارش کرائی۔ ایک مٹی کے طشت میں آگ بھر کر سر پر اٹھائے ہوئے حضرت محبوب یزدانی کے سامنے آئے۔ فرمایا (۳) جب تو درویشوں کے طریقہ سے گناہ معاف کرانے آیا ہے تیرا ایمان سلامت جائے گا تو اور تیری اولاد ہمیشہ سرگرداں و پریشان رہیں گے۔

## ① ذکر حضرت سید عبدالوہاب

حضرت سید السادات عالی جناب سید عبدالوہاب، حضرت محبوب یزدانی کے خلیفہ خصوصیت مآب سے تھے۔ حضرت کی خدمت اس قدر کی کہ دوسرے سے ممکن نہیں۔ ایک دن کسی خاص ضرورت سے شیخ عبدالکریم دہلوی کے پاس بھیجے گئے۔ راہ خطرناک تھی مگر اپنی نظریں کچھ نہ لائے۔ اور روانہ ہو گئے۔ جب جواب لے کر آئے تو (۲) چلتے چلتے آپ کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی نے اپنی نعلین مبارک ان کو عطا کی۔ سید نے نعلین مبارک کو اپنے سر پر رکھ کر عامہ میں باندھ لیا، چالیس دن تک سر پر باندھے ہوئے پھرتے رہے۔ حق تعالیٰ نے اس مدت میں ان کے گھر میں رفاہیت اور آسودگی بہت پیدا کی۔

## ① ذکر حضرت سید رضا عرف شاہ راجہ

حضرت سید رضا عرف شاہ راجہ بے خد زہد و تقویٰ سے آراستہ تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء باخلاص سے تھے۔ اور حضور کی نظر عنایت آپ پر بے انتہا تھی۔ اور آپ پر اسرار معرفت الہی اس قدر مکشوف تھے کہ بکمال تقویٰ کبھی بے نمازی کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کے ہمراہ مقام اجودھیا میں جب ابراہیم مجذوب کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بظاہر نماز نہیں پڑھتے تھے۔ ان کی خدمت میں جا کر اس بات کا خیال ہوا کہ مجھ کو کچھ تبرکات عنایت کریں۔ کہیں سے آپ کے لئے کھانا آیا تھا آپ اس کو کھانے لگے اور تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ آشراف جہانگیر میرے ساتھ کھا۔

حضرت محبوب یزدانی نہ آرزوئے تمام کھانا کھانے لگے جب تھوڑا کھانا باقی رہا شیخ ابراہیم مجذوب نے فرمایا کہ اپنے خادم کو بلاؤ اور کھلاؤ۔ جب ان کو بلایا تو انھوں نے کہا کہ بے نمازی کا جو ٹھکانہ کھاؤں گا شیخ ابراہیم مجذوب کو اس بات کے سننے سے جلال آگیا۔ اپنا تکیہ اٹھا کر چاہتے تھے کہ شاہ راجہ کے سر پر ماروں حضرت محبوب یزدانی درمیان میں آئے اور بہت کچھ عذر کیا انھوں نے فرمایا کہ میرے قہر کا ہاتھ اٹھ چکا اس کی ضرب کہیں پڑنا چاہیے ایک بچہ مکان کئی منزل کا اونچا اسی مقام پر تھا آپ نے اس پر تکیہ جو مارا سارا مکان گر پڑا جب وہاں سے رخصت ہوئے حضرت محبوب یزدانی نے شاہ راجہ سے فرمایا یہ کیا تم نے بے عقلی کی بات کی جو ان کے ساتھ نہ کھایا اور ان کو بے نمازی کہا۔ شاہ راجہ نے ہندی زبان میں یوں کہا "یہ پرکھ آئیں ایسوں کہاں اپنے ویسوں کہنا" یہ سن کر محبوب یزدانی ہنس پڑے اور فرمایا کہ مرید طالب صادق کو اسی درجہ کا اعتقاد رکھنا چاہئے۔

قطعہ

بجائے خود سخن چوں مستقیم است      ولے شرمندہ را تمیز باید  
کہ دروے واحد در ہر مکان است      بہ نسبت ہر کسے یک چہیز باید  
حضرت سید رضا عرف شاہ راجہ امام علی نقی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے سادات تقویٰ ہیں۔

① آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔

حضرت علی نقی کرم اللہ وجہہ ابنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت سید جعفر ثانی رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت سید باقر رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت سید جعفر رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت سید احمد اصفہانی رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت سید تاج الملک رضی اللہ عنہ ابنہ حضرت سید رضا عرف شاہ راجہ حضرت سید رضا مجذوب رہے۔ تاریخ وفات ۸۶۲ھ ہے۔

آپ کے بعد آپ کا سلسلہ سید محمد دوم الملک ابن نظام الدین ابن سید احمد الدین ابن سید احمد اصفہانی سے جاری ہوا جن کو آپ نے اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا اور جو آپ کے ۳) برادر زادہ تھے۔ آپ کی اولاد میں اس وقت مقام درگاہ شاہ راجہ جو قریب ماہل ضلع اعظم گڑھ ہے سید محمد علی اور سید احمد علی اور سید فرزند علی اور سید باقر حسین اور سید بد علی اور سید اقصیٰ حسین اور سید حافظ علی اور سید انور علی اور سید سرور علی اور سید ضامن علی شاہ مجذوب صاحب کیفیت عالیہ موجود ہیں۔ علاوہ ان کے ریاست پٹیلہ میں حضرت کی اولاد بڑے بڑے منصب اور بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز ہیں۔

۴) فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا جب حضرت شاہ راجہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں حاضر ہوا وہاں ایک کرامت عجیبہ دکھی کہ تمام میلہ میں ایک مکھی بھی نظر نہیں آتی۔ باوجود اس کے کہ وہاں کئی سو گائے قصاب ذبح کر کے گوشت فروخت کرتے ہیں۔ جو لوگ وہاں آتے ہیں خرید کر گوشت پکاتے ہیں اور دس سیر میں گوشت خرید کر اپنے گاؤں میں لے جاتے ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ شاہ راجہ صاحب کے میلہ کا گوشت بہت عمدہ خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ بعد عرس کے یہ کرامت عجیبہ دکھی گئی کہ اس زمین پر بڑی اور خون اور آلائش گوہر وغیرہ کہیں ایک تولہ بھر نظر نہیں آتا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیب سے خود بخود صاف ہو گیا۔

آپ کی اولاد میں اکثر لوگ مرد و عورت فقیر اثرنی سے مرید ہوئے۔ آپکا مزار مبارک خام ہے۔ گرد و روضہ احاطہ نچتہ ہے۔ آپ کے مزار کے برابر آپ کے برادر زادہ صاحب سجادہ حضرت مخدوم الملک کامزار ہے۔ اور خرقہ عظیم حضرت محبوب یزدانی آج تک آپکے خاندان میں محفوظ ہے۔ آپ کا دیوان فارسی میں ہے۔ تخلص راجہ رکھا ہے۔

## ① ذکر حضرت جمشید بیگ قلندر ترک

حضرت جمشید بیگ قلندر ترک امرائے قوم ازبکیت سے تھے۔ جب حضرت محبوب یزدانی باحتم و خدم سلطان مع قلندر ان ہمایہ یاغستان میں پہونچے گروہ کے گروہ ترکان قوم ازبکان شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ گھوڑے اور بکریاں اس قدر نذر کیں کہ جس کا شمار نہیں۔ اس زمانہ میں امیر تیمور لنگ صاحب قرآن سمرقند میں تھے۔ جب ان کو یہ خبر پہونچی کہ شاہزادہ مانیان امیر زادہ ملوک سمنان یہاں تشریف لائے ہیں کئی ہزار گھوڑے لوگوں نے ان کی نذر کی ہیں اور قوم ازبک اور برہک اور قنچاق اور لاجین کئی ہزار ان کے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ امیر تیمور صاحب قرآن نے جب دریافت کیا یہ کون ہیں جنکی خدمت میں اس قدر ازاد جام ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت میر سید اشرف جہانگیر خاندان سلاطین سادات سمنان و سامان سے ہیں اور ترک سلطنت کر کے فقر اختیار کیا ہے۔ لوگ انکے دست مبارک پر کثرت سے بیعت کرتے ہیں اور حضرت احمد سیوی کے خاندان کے نواسہ ہیں۔ مریدان خاندان جد مادری حسن عقیدت سے پیش آئے ہیں اور اپنے اخلاص سے گھوڑے وغیرہ لوگوں نے نذر کئے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی زیارت کا بڑا شور و غوغا ہو رہا ہے۔ آخر لالمر ② امیر صاحب قرآن نے فرمایا کہ میں نے اس سید زادہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے فقر اختیار کیا ہے میں نے چاہا تھا کہ ان کی خدمت میں کچھ ملک نذر کروں انھوں نے قبول نہیں کیا اور ان میں داعیہ جنگ و ملک گیری نہیں ہے۔ خورشید بیگ کو حکم دیا کہ تم تحفہ نذر وغیرہ لے کر سید صاحب ملو۔ حضرت محبوب یزدانی کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ اسی روز آپ نے وہاں سے کوچ کر دیا اور قلندر کی طرف روانہ ہوئے۔ تمام نذرین گھوڑے اور بکریاں اور جملہ سامان فقر اور کوٹہ دے دیا۔ ③

جمشید بیگ بھی اسی جماعت کے لوگوں سے تھے جو ہمراہ حضرت کے ہوئے اور ہمراہی حضرت ① روح آباد میں حاضر رہے۔ اور بعد تکمیل انوار سبعہ شرف خلافت و ارشاد بطنائے خرقہ و خلافت نامہ ان کو مشرف فرمایا۔ عمارت روضہ مبارک اور حوض گرد روضہ آپ ہی کے اہتمام سے تیار ہوئے اور آپ کو حضرت محبوب یزدانی نے سلسلہ عالیہ سیویہ میں تعلیم فرمائی تھی۔ اسی سلسلہ میں آپ اپنے ملک میں جا کر لوگوں کو مرید فرمانے لگے۔ اور آپ کی شہرت اس دیار میں حد سے زیادہ پائی گئی۔

## ② ذکر حضرت قاضی شہاب الدین ملک العلماء رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قاضی شہاب الدین ملک العلماء دولت آبادی جو مقتدائے علماء زمانہ اور پیشوائے بلغائے یگانہ تھے۔ جس زمانہ میں حضرت محبوب یزدانی جو نپور میں تشریف فرما تھے ③ اور آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمہ الناس کاہم عبد لعبدی حالت کیفیت میں صادر ہوا تھا۔ علماء کی ایک جماعت تعصب سے آپ کے خلاف ہو گئی تھی۔ حضرت قاضی صاحب نے حضرت کی خدمت حد سے زیادہ کی حضرت نے ان کو خطاب ملک العلماء عطا فرمایا۔ اور تکمیل سلوک و ریاضت شدیدہ کے بعد بطنائے خرقہ و خلافت نامہ آپ کو اشرف الخلفاء میں داخل فرمایا۔ ④ منقول ہے کہ جب حضرت قاضی شہاب الدین ملک العلماء دولت آبادی خدمت عالی حضرت محبوب یزدانی میں حاضر ہوئے اس وقت چار خیال آپ کے دل میں تھا۔ اول یہ کہ حضرت محبوب یزدانی مجھ کو کوئی خاص خطاب عنایت فرمائیں۔ اور دوسرے وہ کتاب عنایت کریں جس کو میں نے کبھی نہ دیکھا ہو۔ تیسرے وہ غذا کھلائیں جس کو میں نے کبھی نہ کھایا ہو جو تھے محافلین جو مشہور کرتے ہیں کہ حضرت اپنے تلووں میں خلفائے ثلاثہ کے نام لکھ رہتے ہیں وہ مجھ کو دکھلا دیں۔ جیسے قاضی صاحب آئے حضرت محبوب یزدانی کے خیمہ کے طناب سے ⑤ الجھ کر ان کی بگڑی گئی حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا ملک العلماء دستار اپنے سر پر رکھ لو خطاب قول کیا۔ اس کے بعد حضرت نے ایک جلد ہدایہ قاضی صاحب کو عنایت کیا۔



اس وقت قاضی صاحب کو خیال گذرا اس کتاب کو بارہا میں نے طلبہ کو پڑھایا ہے۔ حضرت  
 ① محبوب یزدانی نے فرمایا کہ یہ کتاب اول خاص مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور فقیر نے  
 اپنی جانب سے اس کا حاشیہ لکھا ہے۔ یہ کتاب تمہاری نظر سے کبھی نہیں گذری۔ اور خدام  
 سے فرمایا کہ مطبخ میں کچھ کھانا تیار ہے؟ خادم نے عرض کیا شیر برنج تیار ہے۔ حضرت نے فرمایا  
 قاضی صاحب کو پیش کرو وہ کھائیں۔ اس پر بھی خیال قاضی صاحب کا یہ گذرا کہ شیر برنج کوئی  
 کھانا ایسا نہیں جس کو میں نے کبھی نہ کھایا ہو۔ حضرت محبوب یزدانی نے یہ فرمایا کہ جنگل کے  
 ہرن اور نیل گاؤں جہاں میرا قیام ہوتا ہے اگر دودھ دے جاتے ہیں یہ تم کو کہاں نصیب ہوگا  
 اس کے بعد حضرت محبوب یزدانی نے دونوں پیر اپنے قاضی صاحب کے سامنے بھیلادیئے  
 جس پر چڑے کے موزے پہنے ہوئے تھے فرمایا بابا شہاب الدین ظنوا بالموءنین خیراً  
 آج میرے موزے کی مسح کو تین دن ہو گئے تم میرے موزوں کو کھینچ لو کہ میں وضو جدید کر کے  
 پہن لوں قاضی صاحب کے سامنے دونوں تلوے حضرت کے ہو گئے دیکھا کہ مثل آئینہ کے  
 ② صاف ہیں۔ بعد ازاں چار باتوں کے قاضی صاحب شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور  
 بعد تکمیل سلوک حضرت محبوب یزدانی نے بعد عمل مقراض بعتاے مثال شرف خلافت سے  
 مشرف فرمایا۔ مل محمود نے ارادہ کیا کہ حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کلام کا  
 استفسار کروں کہ حضور نے کس معنوں سے فرمایا ہے۔ قاضی شہاب الدین ملک العلماء نے کہا  
 کہ تم کو آداب مشائخ پورے طور سے معلوم نہیں میں عرض کروں گا۔ چنانچہ جب قاضی موصوف  
 ③ خدمت عالی میں حاضر ہوئے تو اس وقت حضرت محبوب یزدانی کچھ شیطانیات مشائخ بیان فرما رہے  
 تھے کہ خواجہ بابزید بسطامی نے سُبْحَانِی مَا اَعْظَمَ شَانِی اور خواجہ فرید الدین عطار نے  
 لیس فی جنتی سوا اللہ اور حضرت منصور نے انا الحق فرمایا ان کلمات طیبات کی تاویلات  
 بعنوان شائستہ فرما رہے تھے۔ قاضی صاحب نے موقع پا کر عرض کیا کہ حضور کے ملازمان کی نسبت  
 بھی لوگ التامی کاہم عبد العبدی منسوب کرتے ہیں اس وقت حضرت پر  
 ④ ایک حالت پر جوش پیدا ہوئی اور جلال میں آکر فرمایا کہ کس روسیاء نے درویشوں کے  
 راز کو مجلس علماء میں بیان کیا۔ اسی وقت اس کا منہ کالا ہو گیا جس نے یہ راز درویشاں

① مجلس علماء میں بیان کیا تھا اور پھر حضرت محبوب یزدانی نے قاضی صاحب کی طرف مخاطب  
 ہو کر فرمایا کہ بابا قاضی تم نے صرف کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ کل دو قسم کا ہوتا ہے۔ پہلا کل،  
 کل جزئی و دوسرا کل کل کلی، پہلا کل دلالت کرتا ہے بعض پر کہ بعض آدمی میرے بندے کے  
 بندے ہیں۔ پس نفس و شیطان دونوں میرے بندے ہیں۔ متبعان نفس و شیطان بعض میرے  
 بندے کے بندے ٹھہرے۔ اب تو سمجھ گئے کہ میں نے ان معنوں سے کیا کہا۔ یعنی مراد اس کل سے  
 کل جزئی ہے!

## ② ذکر حضرت مولانا حاجی فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حاجی فخر الدین جو زیور علوم سے آراستہ اور مسائل تصوف میں  
 دستگاہ کامل رکھتے تھے۔ اور موضع اوسیرہ نواحی پر گنہ الکی ضلع جونپور میں ایک مسکن  
 تھا۔ اس اطراف کے مریدان و معتقدان کی تعلیم و تربیت آپ کے سپرد ہوئی تھی حضرت  
 ③ محبوب یزدانی کے ہمراہ زیارت و طواف کعبہ شریف اور حج میں حاضر رہے۔ حضرت  
 محبوب یزدانی کے دربار میں بمشقت تمام ہر کام میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دن حضرت  
 محبوب یزدانی کی نظر آپ کی محنت و مشقت پر پڑی۔ فرمایا کہ فرزند فخر الدین تم نے بہت  
 خدمت کی اب تم کسی خدمت میں مشقت نہ کرو۔

## ④ ذکر حضرت مولانا شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شیخ داؤد برادر حضرت مولانا حاجی فخر الدین تھے۔  
 حضرت محبوب یزدانی کی شرف خلافت سے مشرف اور مقبول نہیں ہوئے  
 " تھے۔ آپ کو آپ کے بھائی مولانا حاجی فخر الدین کے سپرد کیا گیا تھا بغرض تعلیم باطنی  
 کہ مراتب افوار سبعہ طے کرائیں۔

## ① ذکر حضرت مولانا رکن الدین و شیخ آدم عثمان

② حضرت مولانا قاضی رکن الدین جو علوم ظاہری اور علوم باطنی کے مخزن تھے۔

حضرت محبوب یزدانی نے بعد طے انوار سبعہ بعبائے خرقہ و خلافت نامہ مشرف بہ تشریف خلافت فرما کر موضع دونیری متصل حاجی پور مقام قیام تعین فرمایا۔ آپ نے وہاں ایک خانقاہ تیار کی۔ اس جوار کے لوگ آپ کے شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کو حضرت شیخ آدم عثمان کے سپرد فرمایا تھا کہ باہم اتفاق سے رہنا۔ جس وقت شیخ آدم عثمان قدس سرہ کو حاجی پور کی طرف حضرت محبوب یزدانی نے روانہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ کھوسی سے دریائے کوئی تک پورب اور اتر دامن کوہ نیپال تک تم کو دیا اس درمیان تم سب پر بھائی اپنے اپنے مقام کی جگہ تقسیم کر کے استقامت اختیار کرنا۔

## ③ ذکر شیخ تاج الدین و نور الدین

حضرت شیخ تاج الدین اور حضرت شیخ نور الدین دونوں حضرات علوم شرعیہ میں قابلیت بے مثال رکھتے تھے۔ جب حضرت محبوب یزدانی خدمت مرشد ملک بنگال سے ادھر تشریف لارہے تھے راستہ میں موضع دونیری آیا وہاں بسبب بارش چند روز ٹھہرے اس قیام میں حضرت کے دونوں صاحبوں کو آپ کی طرف کمال عقیدت پیدا ہوئی۔ اور "شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ وہاں سے حضرت کے ہمراہ دونوں صاحب روح آباد تک چلے آئے۔ یہاں کچھ دن چلکشی اور ریاضت میں رہے جب کشف اسرار ہو گیا تشریف خلافت سے مشرف کئے گئے۔ اور ان کے لئے حکم ہوا کہ تم اپنے وطن میں جا کر سلسلہ جاری کرو لیکن شیخ آدم عثمان سے اختلاف نہ کرنا اور ان کی اتباع میں رہنا۔

" غرض یہ تینوں بزرگوار دیار حاجی پور میں تشریف لے گئے اور ان کیلئے قیام موضع کو دیو کے لئے حکم ہوا۔

## ① ذکر حضرت مولانا شیخ الاسلام ساکن احمد آباد گجرات

② حضرت شیخ الاسلام گجراتی جو علوم عربیہ اور فنون عجیبہ مخصوص علم ہیئت اور نجوم میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ جب شرف قدیموسی حضرت محبوب یزدانی سے گجرات میں مشرف ہوئے۔ اول مرتبہ بطریق امتحان چند مسائل علمی حضرت سے دریافت کئے جواب شائق پائے مگر اپنی خود نمائی سے شور اور غوغا یہودہ کرنے لگے یہاں تک کہ لڑنے کی فوج آگئی ایک دن جامع مسجد دار الخلافہ احمد آباد میں جمعہ کے دن ایک جمعیت کثیر لے کر آئے اور پریشان باتیں بہت کچھ کہیں۔ حضرت محبوب یزدانی کو ان کا یہ طرز عمل ناپسند آیا جب رات کو اپنے گھر گئے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص آواز ہیئت ناک سے کہتا ہے کہ خبردار سید سے مقابلہ نہ کر اور اگر تو کرے گا جانتا ہے کہ اس وقت روحانیہ پاک تیرے بزرگوں کی سید پاک کے پاس حاضر ہو کر بہت کچھ معذرت کی۔ صبح کو شیخ الاسلام نے حاضر خدمت ہو کر درخواست معافی قصور چاہی۔ حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ ہماری طرف سے وفا اور

⑤ تم ہماری طرف سے جفا، اب نہ وفاتہ جفا بلکہ محل صفا ہے اس وقت حضرت شیخ الاسلام مشرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور اس سفر میں حضرت محبوب یزدانی دو سال کامل دیار گجرات میں ٹھہرے اور حضرت شیخ الاسلام رات دن آپ کی ملازمت میں رہتے تھے۔ ایک دم جدا نہیں ہوتے تھے اور بکمال ادب تہ دل سے آپ کی خدمت کرتے تھے۔ جب قابل اور لائق تکمیل باطنی میں ہوئے بعبائے خرقہ و خلافت نامہ ماذون و مجاز کئے گئے۔ اور اس اطراف کے مریدان اور محبان کی تعلیم آپ کے سپرد کی گئی۔ اور اس اطراف کے لوگ سب آپ کی اطاعت میں دیئے گئے۔ جب حضرت محبوب یزدانی وہاں سے دہلی کی طرف روانہ ہوئے۔ رسالہ اشرف الفوائد اور فوائد الاشرف وہاں کے احباب کے لئے تحریر فرما کر ان کو عطا فرمائے۔ چنانچہ دیا چہ کتاب میں اس کا اشارہ کیا ہے کہ ہمارا خاندان نور بخشیہ نے اس شان و شوکت کے ساتھ سلطنت کی ہے کہ ہمارے خاندان کے غلاموں نے بھی بادشاہت کی۔ یعنی سلطان اسماعیل سامانی جو آپ کے مورث مادری تھے ان کے

① دو غلام سبکتگین اور الکتگین تھے۔ سلطان محمود غزنوی سبکتگین کے بیٹے تھے۔ یہ شان حضرت محبوب یزدانی کی خاندان نسب مادری کی تھی۔ سلطان اسماعیل سامان کی دختر ② فرخ زاد بیگم سید علی اکبر مدنی کے ساتھ منکوحہ ہوئیں۔ ان سے سید شمس الدین محمود نور بخشی قدس اللہ سرہ جو مرتبہ نقباء کو درجہ فقہ میں پہنچے تھے آپ کے پانچ پشتوں میں سلطنت اور امارت رہی۔

### ③ ذکر حضرت شیخ مبارک گجراتی

حضرت شیخ مبارک گجراتی روسائے دیار گجرات سے تھے۔ عالم باعمل اور صوفی باطن تمام صفات پسندیدہ سے آراستہ تھے۔ اس قدر حضرت محبوب یزدانی کی خدمت مالی و بدنی کی کہ کسی سے ایسی خدمت نہ ہو سکے گی۔ گجرات سے حضرت محبوب یزدانی کے ہمراہ آستانہ روح آباد تک آئے اور بعد چلہ کشی و ریاضت کے شرف خلافت و اجازت سے مشرف ہو کر گجرات کی طرف روانہ کئے گئے نقارہ اور علم واسطے حضرت شیخ الاسلام گجراتی ہمدست شیخ مبارک بھیجا گیا۔ اور حضرت شیخ الاسلام کے پاس شیخ مبارک کے لئے خط سفارش کا لکھا۔ مکتوبات اشرفی میں جو خطوط حضرت نے ان کے نام تحریر فرمائے ہیں اس سے قدر و منزلت حضرت شیخ الاسلام کی پائی جاتی ہے۔

### ④ ذکر حضرت شیخ حسین دویرو

حضرت شیخ حسین حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کے اصحاب کبار اور احباب نامدار سے تھے۔ اس قدر عنایت صوری و معنوی آپ کے حال پر تھی کہ دوسرے لوگوں پر ⑤ اتنی نہ تھی۔ آپ خاندان خلجی اور دودمان محمدی سے تھے دولت اور مال دنیاوی بہت کچھ رکھتے تھے۔ جب توفیق ازلی رفیق ہوئی حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کے سلسلہ ارادت میں داخل ہوئے۔ بعد ریاضت شدیدہ جب آپ میں تہذیب باطنی پیدا ہو گئی

بعض نے خرقہ خلافت و اجازت مشرف کر کے مقام سکونت ان کا موضع دویرو میں ہوا۔ ① اس اطراف کے آدمی آپ کی طرف رجوع ہو کر سرحد چیمپارن اور در بھنگانگ داخل سلسلہ تھے۔ بادشاہ بنگالہ کو آپ کے ساتھ کمال اعتقاد تھا۔ بہت کچھ زرِ خطیر آپ کے فقرا خانقاہ کے لئے بھیجتا تھا۔

### ② ذکر حضرت شیخ صفی الدین مسند عالی سیف خاں

حضرت شیخ صفی الدین مسند عالی سیف خاں عالی مراتب صاحب جاہ و جلال تھے باوجود اس کے کہ ملک اودھ کے صوبہ دار تھے لیکن آپ چاہتے تھے کہ تعلقات دنیا سے بالکل دست کش ہو جائیں مگر حضرت محبوب یزدانی نے نہیں مانا۔ فرمایا کہ مطلب کام سے نہ ترک روزگار سے۔

حق تعالیٰ نے بعض بندوں کو عالی جاہ اور اپنا مقرب درگاہ کیا ہے۔ چنانچہ شیخ ابوسعید ابو الخیر اور دوسرے بزرگوں کا تذکرہ فرمایا۔

شعر

حاجت بکلاہ ترکی داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تری دار  
ہر چند کہ مسند عالی اس بات کے خواستگار ہوئے کہ حضرت محبوب یزدانی کی توجہ سے آپ کو جذبہ قوی حاصل ہو۔ حضرت محبوب یزدانی نے جو خرقہ خلافت حضرت مسند عالی کو عنایت فرمایا تھا اس کو قبائے شاہی کے نیچے پہنتے تھے۔ ایک مرتبہ اسی لباس کے ساتھ حضرت محبوب یزدانی کے سامنے آئے۔ آپ نے یہ مصرع پڑھا۔  
ع - چن خرقہ زیر قبادا اشتند۔

### ③ ذکر حضرت شیخ محمود کنتوری

حضرت شیخ محمود کنتوری، وہ قدوۃ احباب اور زبدۃ اصحاب حضرت سے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کی نظر عنایت ظاہری و باطنی آپ پر بے حد تھی اور بے پایاں۔

اکثر حضرت کی ملازمت میں آپ نے سفر کیا ہے۔

① جب آپ کی تکمیل سلوک ہوگئی لباس خلافت و اجازت سے ملبوس کر کے اپنے وطن کی طرف بھیجے گئے کہ اس اطراف کے لوگوں کو سلسلہ بیعت میں داخل کریں اور استفادہ پہنچادیں۔ ایک دن مقام کنتور سے حضرت کی دعوت کر کے آپ کو اپنے مسکن قصبہ پنجولی میں ایک قریب قصبہ جب حضرت پہنچے دوڑ کر سید محمود نے آپ کی پالکی میں کاندھا دیا اور مکان میں لا کر اتارا۔ اسی زمانہ میں اس قصبہ کو سید محمود نے آباد کیا تھا۔ جب حضرت کا گذر وہاں ہوا سالار سیف الدین بانی قصبہ مذکور نے حضرت کا استقبال کر کے دعوت کی استدعا کی اور غالباً اسی دن نئے مکان میں تمام عزیزوں کی دعوت کی تھی اور جو ار و دیار کے لوگ حاضر ہوئے تھے جب حضرت محبوب یزدانی ان کے گھر ٹھہرے قوال بھی حاضر تھے گانا شروع کر دیا۔ حضرت محبوب یزدانی کو کیفیت و رقت پیدا ہوئی حویلی کے اندر بیسیوں نے جب حضرت کی رقت کا حال سنا کہنے لگیں خدا خیر کرے کہ پہلے اس مکان میں آتے ہی درویشوں نے رقت کی اچھا نہیں ہوا۔ پہلے دن اس مکان میں آئے اور رونا ہوا۔ حضرت محبوب یزدانی کی کیفیت جب فرو ہوئی اور مجلس تمام ہوئی سالار سیف الدین کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر کی عورتوں سے کہہ دو کہ خاطر جمع رکھیں۔ ہم نے تمہاری اولاد کی جڑ کو اپنی آنکھوں سے پانی دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے آثار و انوار باقی رہیں گے۔ وہاں سے حضرت قصبہ کنتور میں تشریف لائے اور سید محمود کنتوری کے گھر ٹھہرے۔ انھوں نے بڑے دھوم کے ساتھ حضرت کی دعوت کی۔ وہاں سے حضرت شیخ سعد اللہ کیسہ دار کے گھر تشریف لائے۔ اور سادات کنتور نے باری باری سے حضرت محبوب یزدانی کی دعوت کی۔ آپ نے بہ نسبت سادات کنتور فرمایا کہ "یہ سادات صحیح النسب ہیں" اور حکم فرمایا کہ اس نواح کے لوگوں میں جو عالی نسب ہوں ان سے قرابت کرنا۔ اور غریبوں سے قرابت نہ کرنا۔ جب حضرت محبوب یزدانی وہاں سے رخصت ہوئے حضرت شیخ سعد اللہ نے درخواست کی کہ خرقہ مرحمت ہو ان کی یہ درخواست منظور فرما کر شرف خلافت سے بے طاعت خرقہ مشرف کر کے فرمایا الفقہاء کنفیس واحد بہ خصیصہ خاندان چشت اہل بہشت

رضوان اللہ علیہم اجمعین متحد المعنی ہیں۔

## ① ذکر حضرت مولانا عبد اللہ دیار بناری قدس سرہ

حضرت محبوب یزدانی جب شہر جوپور سے بنارس تشریف لے گئے اور ایک تنخانہ کے قریب خیمہ کھڑا کئے۔ حضرت مولانا شیخ عبد اللہ دیار بناری صدیقی حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء حلیل القدر سے تھے۔ ان کی خاطر سے وہاں چند سے قیام فرمایا۔ اور وہاں کے لوگوں کی تعلیم و تربیت آپ کے سپرد فرمائی۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا جب بنارس گیا لاٹ والی مسجد میں تھوڑی دیر ٹھہرا۔ گوشہ شمال مغرب کی طرف خود بخود طبیعت کا میلان ہوا ایک قبہ کے اندر حاضر ہوا۔ ایک مزار فائز الانوار نظر آیا کشت قلبی سے معلوم ہوا کہ یہ مقبرہ حضرت عبد اللہ بناری کا ہے۔ وہاں کوئی بتلانے والا نہیں تھا۔ دل پر عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔ مجھ بیچ کارہ کو اپنے خاندان کا خادم سمجھ کر کشت فرمائی۔ رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ۔

## ② ذکر حضرت مولانا درالبحر مدنیۃ الاشرف

حضرت مولانا شیخ درالبحر سمندر کے نیچے ایک شہر حضرت محبوب یزدانی نے اپنے نام نامی پر مدنیۃ الاشرف موسوم کر کے بسایا تھا اور تین برس آپ اس شہر میں قیام فرما رہے تھے۔ حضرت شیخ درالبحر قدس سرہ کو بے طاعت خرقہ و منہ خلافت نامہ اپنی طرف سے اپنا قائم مقام کر کے چلے آئے۔ آپ کے مرید حضرت شیخ بیکل قدس سرہ سے حضرت نظام مینی کی ملاقات جہاز پر ہوئی وہ اپنی قوت باطنی سے پانی کے باہر نکل آئے ان کا بیان تھا کہ ہمارے مرشد خلیفہ سلطان سید اشرف جہانگیر قدس سرہ ہیں۔ آپ کے مریدوں کے علاوہ دس ہزار طالب صادق ذکر و شغل، آپ کے حصار میں وہاں رہتے ہیں۔ اس میں سے ایک میں ہوں تو حضرت نظام مینی نے ان سے کہا کہ تمہارے دادا پیر سلطان سید اشرف جہانگیر اس جہاز پر سوار ہیں جن سے تم منسوب کرتے ہو۔

① اسی وقت وہ جست کر کے جہاز پر آگئے۔ اور بعد قد مبسوی دیر تک حضرت محبوب یزدانی سے اپنی زبان میں باتیں کرتے تھے جو سمجھ میں نہیں آتی تھی لباس ان کا قوم پر یزدانوں کے ایسا تھا۔

## ② ذکر حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید نور الدین بن سید اسد الملک والدین ظفر آبادی آپ کو بیعت حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی سے پہلے سلسلہ سہروردیہ میں تھی۔ بعد اس کے جب حضرت محبوب یزدانی اول مرتبہ ظفر آباد تشریف لے گئے اور آپ سے جب بصدق ارادت پیش آئے تو حضرت محبوب یزدانی نے خرقہ خلافت اور خلافت نامہ اجازت سے مشرف فرمایا۔ اور جائے استقامت ظفر آبادی میں تجویز فرمائی اور اس جوار کے مریدوں کی تعلیم آپ کے سپرد کی۔ (رحمۃ اللہ علیہما)

## ③ ذکر حضرت ملک محمود رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ملک محمود ملک الامراء رئیس وامیر موضع بھدوٹ۔

④ آپ حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء خصوصیت مآب سے تھے۔ ایک درویش نے حضرت کو ایک پتھر نذر کیا تھا۔ اور اس میں یہ تاثیر تھی کہ جب تک منہ میں رکھے رہو بھوک پیاس نہ معلوم ہو۔ اگر کہیں باندھ لو تو راستہ کتنا ہی چلو تکان نہ معلوم ہو۔ حضرت کے اصحاب نے اس پتھر کی خواہش کی آپ نے فرمایا اس کا مستحق فرزند ملک الامراء محمود ہے چنانچہ جس وقت حضرت محبوب یزدانی سفر سے روح آباد میں واپس آئے آپ نے وہ پتھر ملک الامراء کو عنایت فرمایا اور زمین آستانہ روح آباد بھی ملک الامراء کے علاقہ کی زمین تھی جس کو اپنے مرشد حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں نذر کیا۔ اب تک آپ کی اولاد موضع بھدوٹ میں موجود ہے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے ان میں سے اکثر لوگوں نے بیعت کی ہے۔

اس خاندان میں ملک بنیاد علی اور ملک درگاہی اور ملک عباد علی اور ملک مہدی حسین اور رعایت علی و منصب علی و ملک مخدوم بخش وغیرہ بڑے خوش عقیدہ لوگ جامع رسالہ ہذا کے سامنے موجود تھے۔

## ① ذکر حضرت بابا حسین کتابدار رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا حسین کتابدار حضرت محبوب یزدانی کے خدام خصوصیت مآب میں سے تھے اور ہمیشہ سفر و حضر میں حضرت کے ہمراہ رہتے تھے۔ اور کتب خانہ اشرفی ہمیشہ آپ کی نگہبانی میں رہا۔ آپ کی ذریت سے کچھ لوگ اپنے کو منسوب کرتے ہیں (ان میں شیخ نبی بخش اور فضل کریم اور میاں بچو اور شیخ حسین علی اور عباد اللہ اور عبد المجید اور محمد بشیر اور محمد نظیر اور محمد یسین اور منشی ابن ہدایت اللہ اور مصطفیٰ ابن باب اللہ مجاور اور میاں کجی واحد ساکن موضع سسواں) اور مزار مبارک کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ آپ کے مزار مبارک کی تحقیق نہ ہوئی کہ کہاں ہے۔

## ② ذکر حضرت سید حسن علم بردار

حضرت سید حسن کنجوی کے ہاتھ سفر و حضر میں ہمیشہ حضرت محبوب یزدانی کی جماعت کا علم رہتا تھا۔ آپ کا مزار لب تالاب موضع مذکور واقع ہے۔ آپ حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء ذیشان سے تھے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کی اوائل عمر میں اس خاندان سے کوئی صاحب عید بقرعید میں علم لے کر آستانہ روح آباد میں آیا کرتے تھے۔

## ③ ذکر حضرت شیخ جمال الدین راوت رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جمال الدین راوت حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء صاحب کرامت سے تھے۔ آپ ہی سے درپن ناتھ جوگی عرف کمال پنڈت سے مقابلہ ہوا تھا۔ اور آپ ہی

① سے وہ زیر ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک موضع راوت پارہ کچھوچھ سے ڈھائی کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں آپ نے ایک تالاب نیر کے نام سے کندہ کرایا تھا۔ ایک مسجد قلندری بہت وسیع لب تالاب واقع ہے۔ صحن مسجد سے طعی آپ کا مزار ہے۔

② فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا جب آپ کے مزار مبارک پر حاضر ہوا عجیب بابرکت اور بامیض مقام پایا۔ آپ کی اولاد میں حضرت شیخ رجب صاحب کمال موضع گڑھا میں رہتے تھے۔ اب تک آپ کی مسجد و مزار وہاں موجود ہے۔ آپ کپڑا بننے کا کام کرتے تھے۔ کچھوچھ شریف سے جب آپ کے پیر موضع مذکور میں گئے تو شیخ رجب کی بی بی نے اپنے شوہر سے کہا کہ پیر کی دعوت کے واسطے گوشت پھیل کچھ ہونا چاہئے حضرت شیخ رجب نے کارگاہ میں ہاتھ ڈال کر ایک رو ہو پھیل نکال کر بی بی کو دی اور کہا لو کھاؤ اور مرشد کو کھلاؤ۔ اسی خاندان میں شیخ عبدالرزاق موضع نصر اللہ پور میں تھے اور فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے بیعت حاصل کی تھی۔ اس خاندان سے حافظ رحمت اللہ جلپور میں سکونت رکھتے ہیں۔ ان کے والد ماجد بڑے ذاکر و شاعر تھے۔ ان کے گھر میں بھی اکثر لوگ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے بیعت ہوئے۔ اور اب تک ان کے خاندان میں یہ دستور ہے کہ تقریبات شادی وغیرہ میں اپنے جد حضرت جمال الدین راوت کے مزار پر نذر لے جایا کرتے ہیں۔

## ④ ذکر حضرت مولانا عزیز الدین شجرہ نویس رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عزیز الدین شجرہ نویس آپ بھی حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء عالیہان سے تھے۔ مریدوں کے لئے شجرہ مکھن آپ کے تعلق تھا۔ شجرہ آپ ہی کے ہاتھ سے تقسیم ہوتا تھا۔ آپ کا مزار گڑھ پال خانہ سے پورب کی طرف پوشیدہ تھا شاہ عزیز اشرف مرحوم کے مکان کی بنیاد کھد رہی تھی کہ مولانا عزیز الدین خواب میں نظر آئے۔ اور شاہ عزیز اشرف سے یہ کہا کہ میرا نام مولانا عزیز الدین شجرہ نویس ہے میں حضرت محبوب یزدانی کے مریدوں کو شجرہ مکھن تقسیم کیا کرتا تھا۔ میری قبر کی ہڈیاں کھودی جاتی ہیں

یہ خواب بیکھر شاہ عزیز اشرف مرحوم اپنے مکان سے آستانہ روح آباد میں پریشان آئے اور بنیاد کھودنے والوں کو منع کر دیا۔ میر واجد حسین مرحوم رئیس عظیم آباد محلہ ٹیڑھی گھاٹ نے اس مزار کا چوتراہ ڈیڑھ گز بلند بنادیا ہے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے سامنے جب شاہ حلیم الدین پر آپ کا ظہور ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ علاوہ میری قبر کے حضرت محبوب یزدانی کے نو خلفاء کے اور مزارات اسی جگہ ہیں۔ جب میں نے ان کے نام دریافت کئے تو فرمایا کہ مجھ کو ان کے نام بتانے کی اجازت نہیں۔

## ⑤ ذکر حضرت قاضی رفیع الدین اودھی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قاضی رفیع الدین اودھی کسی بزرگ سے پہلے بیعت کر چکے تھے۔ جب حضرت محبوب یزدانی خطہ اودھ میں پہنچے اور شیخ شمس الدین فریادرس اودھی کو اپنا خلیفہ بنایا۔ اس کے بعد حضرت قاضی رفیع الدین بھی طالب خرقہ ہوئے۔ حضرت نے ان کو بھی بعت خرقہ شرف خلافت سے مشرف فرمایا۔

## ③ ذکر حضرت شیخ یحییٰ کلاہ دار

حضرت شیخ یحییٰ کلاہ دار آپ حضرت محبوب یزدانی کے خلفاء باوقار سے تھے جس کو حضرت تاج عنایت کرتے آپ کے ہاتھ سے ملنا تھا اور تاج اپنے ہاتھ سے آپ درست کرتے تھے اور ہمیشہ حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں سفر اور حضر میں رہا کرتے تھے۔ آپ کے مزار مبارک کا پتہ معلوم نہ ہوا کہاں ہے۔

## ④ ذکر حضرت مولانا نظام مینی

حضرت مولانا ابوالفضائل نظام مینی جامع محفوظات لطائف اشرفیہ و سرائر

۱) و مرقومات اشرفی آپ نے تیس برس کامل حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں رہ کر لفظیات لطائف اشرفی جمع کر کے ورقاً بعد ورق و حرفاً بعد حرف حضرت محبوب یزدانی کو سنایا تھا۔ حضرت محبوب یزدانی نے آپ کا ذکر مکتوبات میں جا بجا فرمایا ہے۔ آپ کے مزار مبارک کی تحقیق نہیں کہاں ہے۔

## ۲) ذکر حضرت قاضی حجت

حضرت مولانا قاضی حجت حضور محبوب یزدانی کے ساتھ اکثر سفر و حضر میں رہا کرتے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کے ہمراہ کانور و ملک بنگال میں گئے۔ ایک جادوگر نے عورت نے آپ کو گائے بنالیا تھا۔ حضرت کی دعا سے پھر آدمی ہو گئے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا جب بکیتی سے بقریب عرس شیخ صلاح الدین غازی صدیقی خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاء پونہ حاضر ہوا۔ بعد آپ کے عرس مبارک کے آپ کے صاحب سجادہ اور متولی درگاہ سید صلاح الدین غازی صدیقی مع چند انفاس مشرف ہوئے بشرف خلافت مع تاج و دولی و مثال لب دریا پونہ جس کے زینے دریا تک سنبے ہوئے ہیں ایک قبہ عالیشان نظر آیا معلوم ہوا یہ مزار حضرت سید السادات مجمع البرکات سید حام الدین زنجانی کا ہے۔

وہاں کے صاحب سجادہ رحمن شاہ سے جب فقیر ملا اور دریافت کیا کہ حضرت سید پاک سلسلہ کہاں سے ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہمارا سلسلہ بنگال سے تعلق رکھتا ہے۔ جب میں نے شجرہ منگوا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے ہیں چنانچہ وہاں کے صاحب سجادہ رحمن شاہ مع چند آدمیوں کے شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور فقیر بچھڑائے تاج و دولی سید صاحب کو خلیفہ کیا۔

۳) ذکر حضرت سید السادات مجمع البرکات سید حام الدین زنجانی ثم پونوی قدس سرہ

آپ کا مزار فاتر ابلا نوار لب دریا پونہ میں ہے۔ ایک عالیشان عمارت مع مسجد

ونقارہ خانہ اور مسافر خانہ واقع بہمن مزار مبارک سے زینہ دریا کی طرف غسل و وضو کرنے کے لئے بنا ہوا ہے۔

۱) حضرت محبوب یزدانی کے خلفائے کرام کا ذکر تحریر میں لانا آسان نہیں ہے۔ اس لئے چند خلفائے نامی کا مختصر ذکر کر کے صرف چند خلفاء کے نام لکھتا ہوں۔ جہاں تک مجھ کو اپنی تحقیقات سے ملے اگر حضرت کے کل خلفاء کے محض نام ہی درج کئے جائیں تو بھی ایک دفتر ہو جائے۔ یہ چند نام ان خلفاء کے لکھے جاتے ہیں جن کا تذکرہ لطائف اشرفی اور مکتوبات اشرفی کے مختلف مقامات میں درج ہیں۔

حق تعالیٰ نے حضرت محبوب یزدانی کی شان یہ بلند بنائی کہ آپ غوث العالم اولیائے روئے زمین کے سردار اور افسر تھے۔ آپ نے تین بار ساری دنیا کا سفر فرمایا پھر آپ کے مریدان اور خلفاء کا کتب شمار ہو سکتا ہے۔ اللہ ہی جانے۔

## اشعار

شاہ تیرے خلیفہ کہاں ہیں کہاں نہیں دنیا میں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہیں  
روشن ہے مثل مہر نور جمال پاک کس جائیزے جمال کا جلوہ عیاں نہیں  
بعض خلفائے نامی کے صرف نام لکھے جاتے ہیں جن کے حالات اور تذکروں سے  
ارباب تصوف کی کتابیں مملو ہیں۔

حضرت مولانا خواجگی محمد قدس سرہ	حضرت شیخ ابوالواصل قدس سرہ
حضرت شیخ ابابکر قدس سرہ	حضرت شیخ سیف الدین جونوی قدس سرہ
حضرت شیخ صفی الدین اردبیلی قدس سرہ	حضرت شیخ عمر قدس سرہ
حضرت سید علی لاہوری قدس سرہ	حضرت شیخ ابوسعید خدری قدس سرہ
حضرت شیخ لدھن قدس سرہ	حضرت شیخ مورث حضرات تاج پور
حضرت شیخ نظام الدین بریلوی قدس سرہ	حضرت خواجہ عبداللہ قدس سرہ
حضرت سید سیدی قدس سرہ	حضرت خواجہ حسن قدس سرہ
حضرت شیخ علی دوستی سمنانی قدس سرہ	حضرت امیر علی بیگ ترکی قدس سرہ

# تیرہواں صحیفہ

① حضرت محبوب یزدانی کے سفر آخرت کے بیان اور نزول فیوض الہی اور تشریف لانے ملائکہ و مردان غیب و تمام اہل خدمات اور بشارت نسبت فرزند ان نور العین و دیگر خلفاء جلیل الشان کے شان میں جو حضرت محبوب یزدانی نے انفاس متبرکہ سے بشارت فرمائی اور تشریف لانے بعض اولیاء اللہ کے عالم سیر میں اور آپ کے تجہیز و تکفین میں شریک ہونے کے بیان میں۔

② قال الاشرف السفسفران الظاهر و الباطن، سفر الظاهر لى الارض بمشى الاقدام و سفر الباطن سیر القلوب بادشاد الامام ترجمہ :- فرمایا سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ نے، سفر دو طرح کا ہے۔ ظاہر اور باطن۔ سفر ظاہری زمین کا قدموں سے طے کرنا ہے۔ اور سفر باطنی حکم امام سے دلوں کا سیر کرنا ہے جامع ملفوظات لطائف اشرفی، حضرت نظام مبینی فرماتے ہیں کہ میں تیس برس کامل سفر اور حضرت محبوب یزدانی کے ہمراہ رہا۔ اور ہر وقت ہر حال سے حضرت کے واقف رہا۔

③ حضرت محبوب یزدانی فرماتے تھے کہ مجھ کو دو بیماریاں تمہارے ملنے سے پہلے ہوئی تھیں جس میں سخت تکلیف اٹھائی تھی۔ غرض کہ ساری عمر میں حضرت کو چار مرتبہ سخت علالت ہوئی۔ ایک بیماری شہر روم میں جس کی شرح گذری۔ دوسری بیماری آپ کو

حضرت عبدالرحمن قدس سرہ  
حضرت خواجہ سعد الدین خالدی قدس سرہ  
حضرت مولانا قاضی سداودھی قدس سرہ  
حضرت شیخ زاہد بن نور قدس سرہ  
حضرت شیخ محی الدین ثانی قدس سرہ  
حضرت میر علی قدس سرہ  
حضرت شیخ پیر علی ارلات ترکی قدس سرہ  
حضرت شیخ زین الدین خواہر زادہ قدس سرہ  
حضرت شیخ ابوالقاسم قدس سرہ  
حضرت شیخ نجم الدین کبیر قدس سرہ  
حضرت شیخ علی سمنانی قدس سرہ  
حضرت شیخ گوہر علی قدس سرہ  
حضرت تقی الدین قدس سرہ  
حضرت مولانا شرافت اللہ امام قدس سرہ  
حضرت شیخ نجم الدین عرف شاہ رمضان قدس سرہ  
حضرت شیخ محی کلاہ دار قدس سرہ  
حضرت میر علی قدس سرہ  
حضرت قاضی بیگ قدس سرہ  
حضرت شیخ قطب الدین کجی قدس سرہ  
حضرت خواجہ نظام الدین علار قدس سرہ  
حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ  
حضرت امیرنگر قلی ترکی قدس سرہ  
حضرت شیخ عثمان مشکوری قدس سرہ  
حضرت محمد حاجی قوتی قدس سرہ  
حضرت قلی علی قلندر ترکی لاجینی قدس سرہ  
حضرت شیخ نجم الدین صغیر قدس سرہ  
حضرت بابا قلی ترک قدس سرہ  
حضرت شیخ طہ سمنانی قدس سرہ  
حضرت سید علی قلندر قدس سرہ  
حضرت شیخ قطب الدین کرکری قدس سرہ  
حضرت سید حمید الدین محمد آبادی قدس سرہ  
حضرت شیخ عبدالرحمن نجمندی قدس سرہ  
حضرت شیخ پیارے رد لوی قدس سرہ





مدینہ منورہ میں ہوئی، اس میں بیتابی حد سے زیادہ تھی کہ حضرت کے اصحاب کو امید زسیت نہ تھی۔ بیس روز تک یہ تکلیف رہی۔ آخر شب کو خواب میں جمال جہاں آئے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طرح طرح کی بشارت فرما کر ارشاد فرمایا کہ فرزند اشرف ابھی تمہاری عمر زیادہ ہے کچھ غم نہ کھاؤ۔ بہت مسلمان تمہارے ذریعہ سے مرتبہ کمال کو پہنچیں گے۔

اور تیسری بیماری آپ کی خائفہ عالم پناہ حضرت بندہ نواز محمد گیسو دراز میں بمقام گلبرگ واقع ہوئی اور اس بیماری سے جلد شفا حاصل ہو گئی۔

چوتھی بیماری جس نے آپ کے آفتاب عالم کتاب کو برج قربت الہی میں پوشیدہ ① کر دیا، مقام آستانہ روح آباد میں واقع ہوئی۔ سن مبارک حضرت ایک سو بیس سال کا تھا مگر آپ نے اس میں سے بیس برس دو شخصوں کو عطا فرمائے تھے جس کا ذکر پہلے گذرا۔ حضرت محبوب یزدانی اکثر مجلس اصحاب میں فرماتے کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو اپنی عطائے کبریٰ سے سرفراز کیا ہے اور یہ اشارہ درازی عمر شریف کی طرف تھا۔ ششہ میں جب رویت ہلال محرم ہوئی آپ نے بہت خوشی ظاہر کی۔ حاضرین کو تعجب ہوا کہ ہمیشہ حضرت ہلال محرم دیکھ کر روتے تھے اس سال خوشی کیوں فرمائی۔ حضرت نور العین نے جبارت کر کے عرض کیا کہ حضور کی خوشی ظاہر کرنے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا بابا یہ مہینہ میرے جد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ہے اگر اس مہینہ میں میں انتقال کروں تو باعتبار مہینہ کے اپنے جد کی موافقت ہوگی۔ حاضرین دربار و اصحاب عالی وقار یہ سن کر سب کے سب بائے ہائے کر کے رونے لگے۔ گویا سب کے سامنے قیامت برپا ہو گئی۔ حضرت نے سب کو فرمایا کہ گریہ و زاری سے کچھ فائدہ نہیں۔

### قطعہ

③ کرو صبر ہو راضی مرضی حق نہیں اسمیں ہے جائے چون و چرا کی  
نبی دولی سب گئے اس جہاں سے جو دیکھا کہ ہے اس میں مرضی خدا کی  
حضرت محبوب یزدانی کا عشرہ محرم میں حسب معمول اعمال عاشورہ مع اصحاب افرام معمول تھا

کہ ہم محرم کو زنبیل کا ندھے میں لٹکا کے دور کرتے تھے اور کبھی جمشید قلندر سر حلقہ قلندران کو حکم فرماتے۔ وہ جملہ قلندران انشرف کو ہمراہ لے کر دورہ کرتے۔ اس سال زخود زنبیل لیکر دورہ گواٹھے اور نہ جمشید قلندر کو حکم فرمایا۔ ہر حال میں آپ پر سکوت غالب رہتا۔ اور عالم حیرت طاری رہتا۔ بلکہ اس سال میں عموماً آپ پر حیرت طاری رہتی۔ اگر کوئی کچھ مسئلہ توحید و معرفت کا استفسار کرتا تو دیر میں اس کا جواب دیتے۔ آخر میں فرماتے کہ یارو مجھ کو اس سے بڑھ کر کام دیر پیش ہے گفتگو جب تک ہے کہ آدمی سرحد یقین کو نہیں پہنچتا۔ اور جب سرحد یقین کو پہنچ گیا تو اس کو نسبت سے کام رہتا ہے۔ اس سال میں ہر اعزہ کو شغل نسبت کے ساتھ مشغول رکھتے تھے۔ عشرہ اول محرم مع اصحاب قرارت قرآن شریف میں بسر کیا۔ دسویں تاریخ محرم کو کسی قدر حضرت کا حال متغیر ہوا۔ اسی روز سفر آخرت کا ارادہ ① کر لیا تھا۔ کہ حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی جو پیر حرم کعبہ شریف تھے۔ عالم سیر میں پرواز کر کے تشریف لائے اور کہا، نہیں نہیں فرزند اشرف چند روز آپ کے دنیا میں رہنے کی اور مصلحت ہے کہ بقیہ تکمیل ابھی باقی ہے۔ آپ بھی حضرت کے پاس ٹھہر گئے۔ جب حضرت محبوب یزدانی کی خبر علالت مشہور ہوئی بغرض مزاج پرسی و عیادت اطراف و جوانب کے لوگ بکثرت حاضر ہونے لگے مگر حضرت کی یہ علالت ایسی نہ تھی کہ جس کی وجہ سے آپ کے اشغال اور ادا میں کچھ فرق آتا۔ بظاہر آپ کو کسی قسم کی سستی اور ضعف معلوم نہیں ہوتا تھا۔

② جب حضرت محمد دوم زادہ شاہ نور قطب عالم سیر میں پرواز کر کے تشریف لائے بعد مزاج پرسی و عیادت کے فرمانے لگے کہ برادر اشرف آپ یادگار جامع الاسرار حضرت مخدومی والد ماجد قدس سرہ ہیں خدا آپ کی حیات زیادہ کرے اور شرفائے کامل عطا فرمائے کہ خرقہ گم گشتگان بادی طلب آپ سے بہرہ مند ہوں۔

### قطعہ

وجودت در جہاں باقی بماند کہ مردم بہرہ ور گردند از تو  
توئی آن چشمہ خورشید عرفاں در اندر ویر و مند از تو

① حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ بعد اس کے بقا اور صحت محض و م زادہ کو نصیب ہو کہ درمیان میرے اور محبوب کے ایک حجاب باریک باقی رہ گیا ہے۔ کیا چاہتے ہو کہ دوست دوست سے نہ ملے۔

### بیت

دل و تن عرباں شدہ جان از خیال می خرامد در نہایات وصال  
 ② جب حضرت نے فرمایا اہل مجلس پر کیفیت وجد پیدا ہوئی۔ پانزدہم محرم کو مردان اخبار و ابرار حاضر ہوئے اور راز و نیاز کی باتیں درمیان میں رہیں۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے نقطۂ دائرہ وجود اور اے مرکز پرکار مقصود کیا مرضی ہے۔ اگر چہ در روز واسطے حلّ و عقد اور رحلت اکابر خالداں مغلّی میں رہتے تو بہتر تھا۔ کہ حق تعالیٰ نے ہماری مراد کی کجی تمہارے ہاتھ میں دی ہے۔ چاہے ٹھہریے چاہے انتقال فرمائیے۔ فرمایا کہ اسے مردان اخبار و ابرار بارہ برس سے کنجیان خزانہ آسمان و زمین میرے ہاتھ میں دیکھی گئی ہیں کہ تصرف کرو لیکن ادباً تصرف نہیں کیا۔ غنا حیات میرے ہاتھ میں سپرد کی گئی ہے۔ چاہوں زندہ رہوں چاہوں انتقال کروں۔ لیکن کب تک اس خالداں گیتی میں رہوں گا۔ چاہتا ہوں کہ گلزار علوی کی طرف پرواز کروں۔

### قطرہ

منم مرغ گلزار و دم چمرد بوم دام در پائے بند زین  
 قفس شکم بال و پر زور و آں سوئے آن گلستان عین ایقین  
 ③ تاریخ شانزدہم محرم کو مردان ابدال حاضر ہوئے اور عیادت کر کے عرض کرنے لگے کہ اے خدا کے لشکر کے سردار اپنے لشکر کو کیوں چھوڑ جاتے ہو۔ فرمایا اب وہ وقت آیا کہ تخت سلطنت فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر پر جلوس کروں۔

### قطرہ

کسے کہ جائے براورنگل زین شمشے است کہ کوئین درگین دارد  
 ز شیریشہ سفلی چہ رنگ برگیرد ز شرزہ کہ قدم بر سر عریں دارد  
 ④ تاریخ ہفتم محرم کو مردان اوتاد تشریف لائے ان حضرات کی صحبت میں حد سے

زیادہ خوشی ظاہر کی۔ یہ لوگ شرائط مزاج پر سی و عیادت ادا کر کے عرض کیا کہ اپنے منصب اور مقام پر کس کو چھوڑ جاتے ہو۔ فرمایا ابھی اسی تردد میں ہوں کوئی مقرر نہیں کیا گیا۔ یہ لوگ ① جب روانہ ہو گئے حضرت محبوب یزدانی کی روح قالب پاک سے پرواز کر گئی اور تین دن تک بے حس بدن مبارک پڑا ہوا مگر اقامت نماز کے وقت جسم مبارک میں حرکت پیدا ہوئی ② اور نماز ادا کرتے۔ تیسرے دن ہوش میں آئے لوگوں نے سبب بیہوشی کا دریافت کیا۔

فرمایا کہ اس بات کو شیخ نجم الدین اصفہانی فرمائیں گے۔ اور حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی جس وقت سے تشریف لائے اخیر وقت انتقال تک موجود رہے۔ حضرت نور العین نے حضرت نجم الدین سے دریافت کیا فرمایا کہ جو بقیہ تکمیل آپ کے تعلق کیا تھا اس تین دن میں تمام ہو گئی اور میرا قیام بھی اسی غرض تھا۔ الحمد للہ کہ مقصود حاصل ہوا۔

③ تاریخ نستم محرم سے بست و سوم محرم تک اس تین دن میں جو ار و دیار کے لوگ بکثرت حاضر ہوئے۔ سب کو حضرت نے بشارت سعادت دی۔ اس قدر لوگ اس عرصہ میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگ شرف خلافت سے مشرف کئے گئے۔ خدا جانے کتنے لوگ مرید ہوئے ہوں گے۔ اشرف الملک والی ولایت، بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ حاضر ہو کر مع ہمراہیان شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔ غرضیکہ رویت ہلال محرم سے کوئی ایسا دن نہ تھا جس میں حضرت محبوب یزدانی اہتمام روضہ مبارک کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ باوجود اس کے کہ جمشید قلندر سر حلقہ قلندر ان اشرفی بارہ برس سے اسی اہتمام میں بدل و جان مشغول رہتے۔

④ حضور کے مریدان اعلیٰ اور ادنیٰ میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جس نے کار تعمیر روضہ مبارک میں اپنے ہاتھوں سے کام نہ کیا ہو۔ سات مرتبہ حضرت محبوب یزدانی نے اب زمزم کو بے شریف سے لاکر حوض نیر مبارک میں ڈالا ہے۔ حوض مبارک کے کھودنے میں پانچ سو قلندر ان نے باوجود کربہر نفی و اثبات کے ساتھ بتصور برزخ شیخ مثل دریائے وسیع اور عمیق ⑤ کندہ کیا۔ تاریخ بنائے روضہ مبارک عرش اکبر ہے جس سے سات سو ترائسے ہجری نبوی ۹۳ھ نکلتا ہے۔

① جب آپ نے روضہ مبارک کی بنیاد ڈالی تھی تو فرمایا تھا کہ یہ مقام زیارت گاہ خاص و عام ہوگا واسطے برکت کے کسی مقدس مقام کا پتھر اس کی بنیاد میں رکھنا چاہئے حضرت شیخ رکن الدین شاہباز نے عرض کی کہ آپ شریف مکہ کے نام خط لکھتے ہیں انکا تحریری جواب مع پتھر کے لاؤنگا۔ چنانچہ حضرت شیخ رکن الدین شاہباز نے جو صاحب طیر و سیر تھے ایک گھنٹہ کے عرصہ میں پرواز کر گئے اور مکہ شریف سے پتھر لائے۔ صرف شریف مکہ کے جواب خط لکھنے میں جو دیر ہوئی سو ہوئی۔ آپ کے آنے جانے میں تاخیر کچھ نہ ہوئی۔

② روضہ مبارک کی بنیاد میں وہ پتھر رکھا گیا۔ سمت مشرق صحیح عدالت سے بیس پچیس قدم کے فاصلہ پر حجرہ وحدت آباد جو خاص دولت خانہ حضرت کا تھا۔ آپ اس میں قیام فرماتے تھے۔ جس کے اندر خدام والا نے حضرت کے لئے سجادہ بنایا تھا۔ اور اس مکان وحدت آباد کے بنانے میں سوائے ان دس حضرات کے کسی نے کچھ کام نہیں کیا۔

اول حضرت مولانا حاجی عبدالرزاق نور العین

دوبہرے حضرت مولانا ابو الفضائل حاجی نظام غریب مینی

تیسرے حضرت شیخ مولانا کبیر العتبائی سرور پوری

چوتھے حضرت شیخ مولانا عارف

پانچویں حضرت مولانا شیخ معروف

چھٹویں حضرت شیخ مولانا شیخ الاسلام گجراتی

ساتویں حضرت شیخ مولانا رکن الدین شاہباز

آٹھویں حضرت شیخ مولانا مبارک

نوویں حضرت ملک الامرا ملک محمود

دسویں حضرت بابا حسین کتبادر، اور ایک راج جو دیوار چننا تھا۔

یہ لوگ حضرت محبوب یزدانی کے خلفائے عشرہ مبشرہ سے دس بزرگوار تھے جو گارا اور پانی اور اینٹ کے کام میں مشغول تھے۔

③ دوسرا مقام نثر آباد کے نام سے جو تیار کیا گیا تھا وہ اس حلقہ وحدت آباد سے

”باہر سمت شمال بنایا گیا۔ اس میں عام طور سے حضرت کے خدام رہتے تھے۔ اور اسی مقام پر حلقہ ذکر جہر کرتے تھے۔ اور حلقہ وحدت آباد میں درمیان رات اور دن کے صرف دو مرتبہ حضرت محبوب یزدانی کی زیارت سے لوگ مشرف ہوتے تھے مگر کبھی کبھی حضرت نور العین اور حضرت شیخ کبیر کو آدھی رات اور صبح کے وقت بھی شرف حضوری سے مشرف فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ ملک بنگال سے درختان سپاری منگوا کر حوالی روضہ نصب کر رہے تھے۔ درختوں کے لگانے میں کچھ تاخیر ہوئی کہ بلال مؤذن نے اذان نماز شام کہی۔ حضرت نے مسجد میں تشریف لیجانے کے لئے سرعت کی۔ دوش مبارک پر گوشہ رومال میں تسبیح کھجور کی گٹھلی کے داؤں کی بندھی تھی ٹوٹ گئی دلنے اس کے منتشر ہو گئے۔ جب حضرت کے اصحاب نماز سے فارغ ہوئے دانهائے تسبیح تلاش کر کے لائے مگر ایک دانہ کم ہوا۔

① دوسرے میں دانهائے تسبیح کو گوندہ کر گرہ دیدی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت شیخ کمال ایک دانہ وہ بھی ڈھونڈ کر لائے۔ حضرت نے فرمایا کہ اب تو گرہ بندھ چکی ہے۔ اس دانہ کو حضرت نے اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے شاخ درخت پاکر (پاٹ) پر جمادیا اور فرمایا کہ میری تسبیح کے یادگار رہنا اور خدا کے حکم سے درخت بار آور ہونا اور میری تسبیح کی نشانی نہ چھوڑنا۔

② حضرت مولانا شیخ ابراہیم سرہندی نے کتاب ”سنوالات الاقواء“ میں لکھا ہے کہ جب میں آستانہ روح آباد میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ درخت کھجور کا موجود تھا۔ اس کی ہر گٹھلی میں سوراخ ہوتا تھا۔ آپ کی اولاد کے لوگ اور دیگر معتدین اس کو تبر کا کھاتے تھے۔

③ حضرت محبوب یزدانی نے یاروں سے فرمایا کہ میری قبر درمیان گنبد کے اینٹ سے تیار کرو۔ عرض قبر کا اس قدر ہو کہ میں قیصر و نمازیں سجدہ کر سکوں۔ اور طول مزار کا میرے قدم کے برابر ہونا چاہئے۔ اور تہ خانہ قبر کی بلندی میرے قدم سے ایک ہاتھ زیادہ بلند ہونا چاہئے۔ حسب ارشاد والا اسی طور سے قبر شریف بنائی گئی تعمیر قبر شریف کے کام میں حضرت نور العین اور حضرت شیخ محمد درتیم اور حضرت شیخ معروف الدیوی،

اور حضرت قاضی حجت۔ یہ چند حضرات مشغول تھے۔

① جب انتظام تیاری روضہ منورہ اور اہتمام درود دیوار مقدسہ پورے طور سے ہو گیا حضرت محبوب یزدانی خود تشریف لائے اور ہر طرف ہر گوشہ روضہ کو ملاحظہ فرمایا بعضے درخت موزوں بولگائے گئے تھے۔ آپ نے اس کو دیکھ کر پسند کر کے تعریف کی آخر درخت موسری کے نیچے بیٹھ گئے تھوڑی دیر تا سب مفارقت احباب میں درد آمیز اور حسرت انگیز کلمات زبان مبارک سے فرمائے۔ سب لوگ ہائے ہائے کر کے رونے لگے۔ اور حضرت نور العین کو روتے روتے غش آگیا۔ ایک پہر کے بعد جب ہوش آیا اٹھ کر حضرت محبوب یزدانی کے قدم مبارک پر سر رکھ دیا اور یہ اشعار حسرت آمیز پڑھنے لگے۔

### اشعار

مرا مگذا رتنہا در غربی کر غربت برتر از جاں کن نہ نیست  
چو از خالم بر آوردی بحالم میفکن کیں بجاک افکنند نہ نیست  
چرا از ماجد امی نمائی اسے شاہ ازیں فرقت رواں جاں بردن نہ نیست  
مرو از بر کہ در بر جانم از تو چوں جان از بر شود جاں بندن نہ نیست  
منم چشم و تو نور العین مائی چوں نور العین شد پاست نہ نیست  
اور زبان حال سے یہ درد آمیز اشعار فرمائے۔

### غزل

گر نہ دولت وصل کی پائیں گے ہم بے خود دیوانہ ہو جائیں گے ہم  
حال درد دل کہیں گے کس سے جا کس کو زخم سینہ دکھلائیں گے ہم  
مت کہو ہم سے کریں گے ہم سفر تاب ضبط و صبر کب لائیں گے ہم  
آپ کے دیدار سے ہے زندگی صدمہ ہجر اس سے مرجائیں گے ہم  
وصل کی شب لیلة المعراج ہے تاب صبح ہجر کب لائیں گے ہم  
دیکھ کر کس کا جیال باکمال اس دل شیدا کو بہلائیں گے ہم  
یہ تو سہ ماہ تہنسی کے لئے پھر کبھی تشریف یاں لائیں گے ہم

ہم کو غربت میں نہ تنہا چھوڑیے بیکی میں ٹھو کریں کھائیں گے ہم  
اشرفی بن کر گدا ئے اشرفی نعمت عرفان حق پائیں گے ہم  
① حضرت محبوب یزدانی نے سر مبارک حضرت نور العین کا قدموں پر سے اٹھالیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر حجرہ کے اندر لے گئے اور بائیں اپنے عنایت اور کرم سے فرمانے لگے کہ بابا عہد الرزاق مجھ کو اپنے سے جدا نہ جانا میری روح گوشہ نشینی گنجہ سے کم نہیں۔ اور یہ تین اشعار حضرت نظامی نجوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑھے جس کو فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا نے اپنی طرف سے مصرع لگا کر مسدس کر دیا۔

### مسدس

مجھے موت آنا نہیں ہے روا اسی طرح زندہ رہوں گا سدا  
نہ جانو مجھے اپنے سے تم جدا کہ ہوں جسم سے مثل سایہ ملا  
مداں خالی از ہم نشینی مرا کہ بنیم ترا اگر نہ بسینی مرا  
منم ناظر فعل و اعمال تو منم حامی جملہ اشکال تو  
منم پیش من جان و اموال تو نہاں نیست حرکات و افعال تو  
منم کار سہ ماہ احوال تو سخوار ہمراہ اقوال تو  
میں چشم حلاق سے ہوں گونہاں مگر مجھ پہ روشن ہے کون و مکال تو  
مدد کو میں پہونچوں بلا و جہاں بلا و مصیبت سے میں دوں اماں تو  
تو سود منی و مرا مایہ داں بہر جا خرامی مرا سایہ داں تو

② اور حضرت محبوب یزدانی نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مجھ کو اپنے سے جدا مت جانا۔ میں تم لوگوں کے ہمراہ ہوں۔ اس بشارت پر حضرت محبوب یزدانی نے فاتحہ پڑھی اس کے بعد سیر روضہ منورہ کے لئے اٹھے۔ اور حوض مبارک کی تعریف میں فرمایا کہ بڑی جان کنہی سے اس کو کندہ کرایا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسکن و مرقد بے مثال ہوگا۔ جس وقت جمشید قلندر سر حلقہ قلندر ان اشرفی کو خدمت تعمیر روضہ سپرد کی تھی اس وقت فرمایا تھا کہ جمشید میرے واسطے ایسی عمارت تیار کرو کہ چشم فلک نے مثال اس کی نہ دیکھی ہو۔

اور گوش و ہوش نے نہ سنا ہو۔  
① ثنوی

کیا جشید سے شہ نے یہ ارشاد  
عمارت بے نظیر ایسی بناؤ  
عدیم المثل جب روضہ بنایا  
ہوا گلزار حبت سے یہی اعلیٰ  
بنار روضہ وہ لطف لایزال  
ہوا اس کی لطیف و روح پرور  
پھر سے کوئی جہاں میں مثل پرکار  
نہ پائے گا نظیر اس کا جہاں میں  
کر و میر سوادِ روضہ جا کر  
نہایت صاف اور شفاف پانی  
عجب یہ فیض کا چشمہ رواں ہے  
سکندر آب حیوان کا طلب گار  
نہ رکھتا پھر خیال آب حیوان  
یہ ہے درگاہ روح آباد نامی  
چلو اے طالبانِ راہ عرفاں  
گل مقصود سے دامن کو بھر لو  
یہاں لٹی ہے دولت دو جہاں کی  
مرادیں دل کی یاں ہوتی ہیں پوری  
رہے گا حشر تک یہ فیض جاری  
ہوئے لاکھوں ولیاں ہو کے حاضر  
یہاں سے فیض کا چشمہ ہے جاری

بناؤ میر اسکن فیض بنیاد  
کہ دنیا میں نہ جس کی مثل پاؤ  
نظیر اس کا نہیں عالم میں پایا  
درختِ سدرہ سے ہر شاخ بالا  
مکان یہ فیض سے کب ہو گا خالی  
یہ روضہ روضہ رضواں کا ہمسر  
نہ چھوڑے گشت سے اطر و افطار  
نہ آئے گا کبھی وہم و گماں میں  
نظر آئے گا اک چشمہ منور  
جسے پی کر کہہ لیں سب معانی  
شفا بخش مریض و ناواں ہے  
جو پیتا اس کا پانی آکے یکبار  
سمجھتا وہ اسی کو راحت جاں  
مقام اشرفِ حشری نظامی  
ملے گا تم کو یاں پر فیض ایقان  
جو کچھ ہو تم کو حاجت عرض کر لو  
ملیں گی نعمتیں کون و مکان کی  
دل تار یک یاں ہوتے ہیں نوری  
چلے گی یاں نسیم نو بہاری  
تصرف یہ صدار ہوتا ہے ظاہر  
ہمیشہ چلتی ہے باد بہاری

رہے گا دہریں باعزت و شال  
غلام اشرف محبوب یزداں  
① جب سیر روضہ منورہ سے طبیعت شگفتہ ہوتی فرمایا کہ جو کوئی اس روضہ مکرم میں  
آئے گا فیض سے بے نصیب نہ جائیگا اور جو کوئی مثال میر سے روضہ کی بنائے گا  
اس کو سزاوار نہ ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

② تاریخ ستائیسویں محرم کو فجر کے وقت دونوں امام ماتحت غوث تشریف لائے  
حضرت نے بائیں طرف کے امام کو پیش نماز کیا اور خود اقتدار کی حاضری کو حیرت  
ہوئی کہ خلاف معمول آج حضرت نے بائیں طرف کے امام کو امام بنایا۔ حضرت  
نور العین نے فرمایا معلوم ہوا کہ آج حضرت خانہ دنیا کو تار یک کر کے عالم نور میں  
تشریف لے جائیں گے جو بائیں طرف کے امام کو اپنا امام بنایا کیونکہ غوث کا قائم  
مقام بائیں طرف کا امام ہوتا ہے۔ یہ اشارہ اپنے تفویض منصب غوثیت سے ہے۔  
جب وظائف معمولی سے فارغ ہوئے اور نماز اشراق ادا کی بعدہ اندر حجرہ تشریف  
لے گئے اور ایک شخص کو دروازہ پر بٹھلا دیا اور فرمایا کہ میں جس کو طلب کروں اس کو آنے دینا  
اور کسی کو اندر نہ جانے دینا۔ اس امر میں کمال تاکید کے ساتھ حکم دیا کہ خبردار خبردار  
کوئی اندر نہ آئے۔

③ ثنوی

مجھے ہے آج یاروں سے سروکار  
بجز یارِ انِ محرم غیبِ محرم  
یہ ہے خلوت سرائے یار جانی  
کہوں یاروں سے اپنے سر اسرار  
جو ہو گا محرم اسرار درویش  
نہ ہو گا جب کوئی غیروں سے موجود  
قفص میں مرغ خوش گفتار کبتک  
تمنا ہے یہ بلبل کی بصد جاں

نہیں خلوت میں میرے چلے اغیار  
بنے گا کس طرح سے اپنا ہمد  
کروں گا طالباںوں پر مہربانی  
عیان ان پر کروں آثار و انوار  
کہوں گا اس سے اذکار کم و بیش  
کہوں گا بے تکلف اپنا مقصود  
یہ بلبل بے گل و گلزار کب تک  
کہ دیکھوں اپنے مقصد کا گلستان

نہ رکھنا تم جدائی کا مرے غم  
کریگا جو مصیبت میں مجھے یاد  
فقیہ اشرفی رہ تو بھی بے غم  
کہ اشرف ہے معین ہر دو عالم

① تھوڑی دیر گزری تھی کہ مردان اوتاوا اور ابدال حاضر ہوئے۔ اس کے بعد سرنگان درگاہ عالی ایک جماعت اولیاء اللہ کی حاضر خدمت ہوئی اور حضرت علی ثانی اور حضرت شیخ عبدالسلام ہروی اور قاضی ابوالکارم خجندی اور حضرت شیخ معروف الدیوی اور حضرت شیخ محمد درتیم اور حضرت میر نگر قلی قلچاق اور حضرت شیخ حیدر خفایا اور حضرت شیخ پیر علی ارلات اور جملہ اصحاب حاضر ہوئے اور حضرت نجم الدین اصفہانی جو دس محرم سے آکر مقیم تھے اور تمام چھوٹے بڑے نواح و جوار کے حاضر ہوئے تھے حضرت نے مردان اختیار اور ابرار اور رجال الغیب اور اوتاوا اور امان اور جملہ اہل خدمات کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو درمیان تم لوگوں کے رکھائیں رہا اب فرمان ارحمی الی سبک ساریہ مَرْضِیَّةً آیام مجھ کو بجا آوری اس فرمان کی لازم ہوئی۔ میری جگہ پر اللہ کے ارادہ سے امام بایں جانب کا غوث ہو گا اور بجائے بایں امام کے داہنی طرف کا امام ہو گا۔ اسی طرح آخر تک یکے بعد دیگرے ترقی کریگا۔

② کوئی صاحب میرے جلنے سے غمگین نہ ہوں گے کہ میں ظاہر اور باطن ہر حال میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں۔ اور معونت اور امداد فرزند نور العین کی آپ لوگوں سے چاہتا ہوں۔ خبردار خبردار کوئی صاحب میرے فرزند کی مدد سے باہر نہ ہوں گے۔ جملہ اولیاء اللہ و اہل خدمات نے بسر و چشم قبول کیا۔ اس کے بعد حضرت نور العین کو اپنا سجادہ عطا فرمایا اور فاتحہ پڑھی۔ ہر ایک اہل حضار اختیار و ابرار ساری جماعت نے حضرت نور العین کے دست مبارک پر مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ بعد اس کے حضرت چند ورق سادہ کاغذ کے لے کر اپنی قبر شریف میں تشریف لائے اور ایک شبانہ روز قبر کے اندر رہے۔ جو کچھ واقعات قبور اور شرفیابی حضور اور حال ارتحال اور مقبولیت بارگاہ ذوالجلال اور بشارت نسبت مریدان اور اظہار عقیدہ حنفیہ اور

حال نزول ملا کہ و منادی عالم ملکوت اس میں درج فرمائے تمام خدام سلسلہ عالیہ نے ① ایک ایک نقل اس کی اپنے پاس رکھی۔ وہ رسالہ بشارت المریدین اور رسالہ قبریہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں حضرت نے اپنی تجہیز و تکفین کی کیفیت بھی درج فرمائی ہے۔ اس لئے اس رسالہ کو ترجمہ کر کے اس موقع پر رکھتا ہوں۔

## ② نقل رسالہ قبریہ جو قبر شریف میں تحریر فرمایا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَ مَنْ عَزَّ شَانُهُ أَعْلَى أَمْرُهُ وَبَرْهَانُهُ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ أَفْضَلِ الْأَنْبِيَاءِ سَيِّدِ النَّاسِ وَالْإِلَهِ أَجْمَعِينَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ أَتْبَعَ الْهُدَى وَعَلَى إِخْوَانِنَا وَأَحِبَّائِنَا وَأَصْحَابِنَا نَحْنُ أُمَّتُهَا وَصَدَقْنَا بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ وَنَحْنُ نُوْمِنُ وَنَعْتَقِدُ بِجَمِيعِ اعْتِقَادِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ كَمَا هِيَ إِرَادَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ أَمَّنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ. وَنُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَنَعْتَقِدُ بِفَضْلِ أَصْحَابِهِ وَأَحَقُّ الْخِلَافَةِ أَبُو بَكْرٍ بِنِ قُحَافَةٍ عَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَالتَّابِعِينَ ثُمَّ أَفْضَلُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَأَحَقُّ الْخِلَافَةِ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

ترجمہ: پکی ہے اس کو کہ غالب ہے شان اس کی اور بلند ہے حکم اس کا اور حجت اس کی اور درود و سلام ہو اس کے نبی پر جو کہ افضل پیغمبر ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اولاد سب پر، اور سلامتی ہو اس پر جو تابع ہو امر ہدایت کا، اوپر ہمارے برادران اور یاران اور اصحاب ہمارے کے۔ میں ایمان لایا اور میں نے تصدیق کیا خدا کے ساتھ

جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور تعریفوں کے ساتھ ہے اور قبول کیا میں نے اس کے سب حکموں کو اور میں ایمان لایا خدا اور اس کے رسول پر اور اعتقاد رکھتا ہوں فضیلت اصحاب رسول پر اور مستحق زیادہ خلافت میں ابو بکر بن قحافہ تمام مسلمان اور تابعین پر پھر ان کے بعد افضل اور زیادہ مستحق خلافت عمر بن پھر عثمان پھر علی، راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے، ہمارے فرزندان اور برادران اور معتقدان اور محبان کو معلوم ہو کہ ہم اسی پر تھے اور اسی پر ہیں اور اسی پر رہیں گے قیامت تک۔ کَمَا تَعْلَمُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُحْشَرُونَ۔ ترجمہ: جس طرح زندہ ہوں اسی طرح مروتوں گا۔ اور جس طرح مروتوں گا محشور ہوں گا۔

① جو شخص اس پر اعتقاد نہ رکھے گمراہ ہے اور جھوٹا ہے۔ میں اس سے بیزار ہوں اور خدا عز وجل اس سے راضی نہیں۔ اس مدت تک یعنی زندگی میں ستر ہزار مرتبہ تجلی جمال فردانیہ (جمال وحدانیہ) اس فقیر پر تجلی ہوئی اور حق تعالیٰ نے اس قدر کرم فرمایا جس کا بیان ممکن نہیں۔ فرشتوں نے آسمان پر منادی کی کہ اشرف ہمارا محبوب ہے۔ اور ان کے مرید سچے ہوں یا جھوٹے، مخالف ہوں یا موافق سب کی پیشانی پر قلم معافی کا کھینچ دیا اور اشرف کے واسطے بخش دیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكِ (یعنی شکر خدا ہے اس پر)

یہ آخری خوشخبری اپنے برادران اور دوستان کو پہونچائی اور اختیار اس پر ہوا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا یہ عبارت بشارت المریدین کی ترجمہ کر کے لکھی، یہاں سے مضمون دوسرے رسالہ قبریہ کا لکھا جاتا ہے وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ ارباب دانش و سیرت اور اصحاب داریں اور سیر کرنے والے راہ طریقت اور متحققان حقیقت کو معلوم ہو کہ بموجب حکم

① اَسْرَجِحِيْ اِلٰی سَرِيْكَ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً بَارِكَاہُ اِلٰہی سے فرمان ہوا کہ اس فقیر کو تیس ہزار فرشتے مقرب درخت سدرۃ المنتہی کے نیچے لیجائیں، اور منادی نے ندا دی کہ بفرمان ربانی چند روز واسطے ہدایت خلق خاکدان دنیا میں رہے۔ اب وہ وقت آیا کہ موافق اس حدیث نبوی حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ اپنے مرکز اصلی کی طرف تصرف کرو۔ فقیر نے بقدر ضعف اپنے حق تعالیٰ کی حمد و ثنائی کہ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَنْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اس کے بعد خدا کا فرمان فرشتوں کو ہوا کہ تیس ہزار فرشتے مقرب اور تیس ہزار مردان افراد مکہ اور مدینہ اور کوہ لبسان سے اور ہزار مرد ابدال مغرب سے اور ہزار مرد درجال الغیب سراندیپ سے اور ہزار مرد غیب مین سے دنیا میں مجھ کو غسل دیں اور آسمان پر لے جائیں۔ اور مقابل خانہ کعبہ زمین پر میرے جنازہ کی نماز پڑھیں۔ اور واسطے نفع بندگان مجھ کو دار دنیا میں دفن کریں جس میں جو کوئی میری قبر پر آوے حاجت اس کی برآوے۔ اور بخشا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ عاقبت اس کی بخیر ہو۔ بِحَسْبِ مَتِّ النَّبِيِّ وَ اٰلِهٖ الْكَمَجَادِ۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہمیشہ ان کی اتباع اور غلامی میں رکھے۔

شب بست و مشتم کو تمام رات خدام و اصحاب خدمت عالی میں حاضر رہے۔ نظارۂ جمال باکمال سے آنکھوں کو سیری نہیں ہونے پائی تھی کہ روز سیاہ تاریخ ۲۸ محرم الحرام ششم ماتم انگیز کی صبح نے اپنا حسرت آمیز چہرہ دکھلایا۔

قطع

شب وصل کے جاگنے والوں کو نہیں اسکی خبر نہیں اسکی خبر جسے صبح قیامت کہتے ہیں وہ یہی ہے سحر وہ یہی ہے سحر کیوں آج اُدا سی چھائی ہے کسی جان جہاں کا نہ ہوئے سفر

دل زار میں تجھ سے پوچھتا ہوں ہوا کیوں مضطرب ہو کیوں مضطرب جب تاریخ ۲۸ محرم الحرام ششم روز وصال آیا بعد ادائے وظائف سحری و اشراق حضرت محبوب یزدانی مصلی پر رونق افروز تھے اور آپ کے بغل میں حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی

بیٹھے تھے۔ حضرت نور العین کو طلب فرمایا اور تمام اصحاب کو حکم دیا کہ تھوڑی دیر کی واسطے سب لوگ باہر ہو جائیں۔ سب لوگ باہر نکل آئے اس وقت سوائے حضرت محبوبِ یزدانی اور حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی اور حضرت نور العین کے کوئی اندر نہ رہا۔ اس وقت ① اختتامِ اسرارِ معرفت حضرت نور العین پر فرمایا۔

حریف جنس دوید و جائے خالی  
شعر کہ سرپوش از طبق برداشت خالی

دوپہر تک اپنے فیضانِ برکات سے مالا مال فرمایا۔ جب وقت زوال آیا۔ باہر والوں کو اندر طلب کیا اور سب کو اپنے پاس بلایا۔ حضرت نور العین کو اپنے سامنے بٹھلایا اور شیخ نجم الدین اصفہانی کو اپنے پہلوئے راست میں جگہ دی اور شیخ محمد درتیم کو پہلوئے چپ میں بٹھلایا۔ اور تمام اصحاب مثل شیخ ابوالکارم اور شیخ احمد ابوالوفا خوارزمی اور شیخ ابوالواصل اور شیخ معروف الدیموی اور شیخ عبدالرحمن جندی اور شیخ ابوسعید خدری اور ملک الامراء ملک محمود ساکن بہار و نذم دیگر اکابر سب حلقہ کئے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور مریدان اور معتقدان کا اس قدر مجمع تھا جس کا شمار کرنا مشکل تھا۔ غرض کہ آدمی قریات اور دیہات اودھ اور جوئیور سب جمع تھے۔ بابا حسین خادم کو حکم ہوا کہ بقیہ تبرکات خرقہ مشائخ جو دنیا کے مشائخ سے حاصل ہوا ہے سب بٹھلاؤ۔ ② بابا حسین خادم نے لا کر حضرت کے سامنے رکھ دیا چار خلعت صوف ایک وہ جو آپ کے مرشد حضرت شیخ علاؤ الحق والدین سے عطا ہوا تھا۔ دوسرا خرقہ دارالولایت چشت حضرت سید قطب الدین ثانی قدس سرہ سے ملا تھا۔ تیسری خلعت کینگ شامی جو حضرت شیخ الاسلام سے ملا تھا۔ چوتھی خلعت گرامی جو حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت قدس سرہ سے ملا تھا۔ یہ چاروں تبرکات حضرت نور العین کو عطا فرمائے اور فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ میرا فرزند برحق اور خلیفہ مطلق نور العین ہے۔ جو کوئی اس کے حلقہ سے پھر گیا خراب ہوگا۔ اور جو ان کے حلقہ میں آئے گا دو جہاں کا مقصد اس کا پورا ہوگا۔

③ بعد اس کے حضرت نور العین کے فرزندوں کو طلب کیا۔

① اول حضرت سید شمس الدین کہ اٹھارہ برس عمر رکھتے تھے اور سن شعور کو پہنچے تھے۔ ان کو تبرک جامہ عنایت کر کے فرمایا کہ فرزند نہایت بہرہ علوم سے رکھتا ہے۔ لیکن ان کی عمر کم ہے۔

② بعد اس کے حضرت سید حسن کو بلایا اور تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ حسن احسن الوجوہ و اکبر الوقوہ خواہد بود۔ ترجمہ: کہ حسن مراتب جذب و سلوک میں بہتر اور درگاہ شریف کے متولی و نگران اور سجادہ نشین ہوں گے۔ لفظ وجوہ کا ترجمہ لطافت اشرفی کے لطیف ہے صفحہ ۲۹۰ جلد اول سے لیا گیا۔ اور لفظ وقوہ کا ترجمہ تہی العرب وغیرہ سے نقل کیا گیا ہے۔

③ بعد اس کے حضرت سید حسین کو طلب کیا اور تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ حسین ثانی ما است کہ ازوے خاندان بزرگ صادر گردد۔ ترجمہ: حسین میراثانی ہے اس سے بڑا خاندان صادر ہوگا۔

④ اس کے بعد حضرت سید احمد کو طلب کیا اور تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ احمد ثانی مسی با اسم نبوی و موصوف بہ صفات مصطفوی، و از نو فرزندان عزیز الوجود و صاحب الجود شوند۔ ترجمہ: احمد ثانی ہمنام نبوی اور موصوف بہ صفات مصطفوی، اور تجھ سے فرزندان عزیز الوجود و صاحب الجود ہوں گے۔

⑤ اس کے بعد حضرت سید فرید کو بلایا اور تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ فرید ثانی کہ از تو بوائے محبت الہی اور خلعت لانتنا ہی می آید۔ ترجمہ: آاے فرید ثانی کہ تجھ سے محبت الہی و خلعت لانتنا ہی کی لو آتی ہے۔

⑥ اس کے بعد حضرت شیخ احمد قتال کو جو قوم ترکان لور سے تھے۔ بلا کر تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ تم کو فرزندان عبدالرزاق سے سمجھتا ہوں چاہئے کہ فرزند کی کو ہاتھ سے نہ دینا۔

⑦ اس کے بعد حضرت شیخ درتیم کو طلب کیا اور تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ یہ یادگار میرے فرزند کبیر کا ہے جو مجھ کو بہت عزیز تھا۔ جو کوئی میرے حلقہ میں ہوا انکا حلقہ بگوش ہوگا۔



- ① اور فرزندان عبدالرزاق کو جس طرح خزانہ الہی اور گنج نامتناہی سپرد کیا ہے۔ اسی طرح انکو اور ان کے فرزندان کو بشرط اس کے کہ قناعت کرنے والے ہوں اس وقت میں ضامن
- ② اسباب معاش ان کا ہوں کہ دوستدار میرے فرزند کا میرا دوست ہے۔ اور دشمن انکا میرا دشمن ہے۔ اور جو کوئی میرا دشمن ہے دشمن جمیع خاندان چشت کا ہے۔

### ابیات

- دوستدار خاندان اولیاء مست دوستدار اولیاء مصطفیٰ مست  
دوستدار اولیاء و انبیاء دوستدار حضرت عالی خداست  
و رمعاً اذا اللہ بود بر عکس کار کار و بارش عکس را ہے ابتداست  
زینہار اے دوستان از راہ عکس نوار گرد در جہاں ایزد گواہ است  
من بہر حالے بفرزندان خویش ناظم در ہر محکمے بے کم و کاست  
ہر کہ زمین نام نہاند در جہاں ظلمتے مردود راہ بے ضیاء است
- ③ بعدہ حضرت شیخ ابوالمکارم کو بلا کر جامعہ تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ یہ میرے ہم رنگ ہے۔ خبردار خبردار دروازہ بحث کا بند رکھنا۔ اور اس گروہ مشائخ سے اعتقاد اور خلوص رکھنا۔
- ④ بعدہ حضرت شیخ شمس الدین اودھی کو بلایا اور تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ تم مجھ سے جدا نہیں ہو۔ اور فرمایا کہ اشرف شمس اور شمس اشرف ایک ہیں۔
- ⑤ بعدہ حضرت شیخ معروف الدبیوی کو بلایا اور تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ تو میرے ہم رنگ ہے۔ اشرف معروف، معروف اشرف ایک ہیں۔ اسی طرح تمام خلفاء کو بلا کر تبرک عنایت کر کے خطاب و خصوصیت سے مشرف فرمایا اور سب کی دلداری و خاطر داری حد سے زیادہ فرمائی۔ بعد اس کے باوازلہ فرمایا کہ اے برادران اور معتقدان اور مریدان اور حاضران جانو اور آگاہ ہو کہ اشرف جہانگیر کو اپنے سے غائب اور دور نہ سمجھنا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو اپنے کرم سے جو اقدس میں جگہ دی ہے۔ اور شرف وصول سے مشرف فرمایا اور اپنے لطف بے نہایت سے مجھ کو محبوب کہا۔

- ① اور فرمایا کہ تمہارے فرزندان اور مریدان اور معتقدان اور دوستان مخالف اور
- ② موافق سب کو دوزخ سے آزاد کیا۔ ظہر کے وقت حضرت نور العین کو امامت نماز کے واسطے ارشاد فرمایا اور تمام حاضرین کے ساتھ اقتدار کی جب نماز سے فارغ ہوئے حضرت محبوب یزدانی نے خود اٹھ کر تواضع تمام حضرت نور العین کے ہاتھ پر مصافحہ کیا۔ بعدہ تمام اصحاب نے حضرت نور العین سے مصافحہ کر کے سر ادب جھکا دیا
- ③ اور حضرت محبوب یزدانی مردانہ وار بیٹھ گئے اور قوالوں کو بلا کر حکم دیا کہ گانا (قوالی) شروع کرو اور یہی شعر، لطائف سعدی سے قوال گانے لگے۔

### شعر

گر بدست تو آمدہ اجلم تدر ضیئنا بما جری اٹھلا  
اور حضرت خود یہ اشعار پڑھنے لگے۔

### ابیات

- خوبتر زیں دگر نباشد کار یار خداں رو در بجانب یار  
سیر بیند جمال جاناں را جاں سپار دنگار خداں را  
تنگ در بر نگار بر گیرد تاقیامت بخواب در گیرد
- ④ یہ ابیات قوال گانے لگے اور خود حضرت بھی عالم وجد میں موافقت کرتے تھے کہ درود یار جوش میں آئے اور بلبل و قمری خروش میں آئے اسی حالت میں طاہر روح پاک قالب عنقریب سے پرواز کر کے گلزار قدس میں داخل ہوئی۔

### ابیات

ز آواز شیریں بخوش آمدند چوبل بگلشن خروشن آمدند  
بدست آمدہ جام ذوق وصال بدم در کشیدہ شد از وجد جال  
خرامید سوئے حریم نگار سپردہ رواں جان شیریں بہار

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

جب کیا اس شاہ شاہاں نے سفر  
دن میں تاریکی نہ آیاں ہو گئی  
کوئی کہتا ہائے وہ نور الیقین  
وہ مرا مہر شرف نور انقلوب  
کس طرح ان کی زیارت ہو نصیب  
آنکھیں پھر اس نور سے ہوں پُر ضیا  
حال ہے اب درہجراں سے خراب  
آسمان سے جب گرے کوہ ملال  
روئے انور دیکھتے تھے صبح و شام  
سر سے اٹھا سایہ غوث جہاں  
جس سے تازہ تھی بہار باغ چشت  
کہہ کے کیا سمجھائیں گے ہم قلب کو  
روح کو یہ ہجر کا صدمہ ہے شاق  
جس کی خوشبو سے معطر تھا دماغ  
بزم آرائے ولایت تھا جو ماہ  
روح افزا حلقہ دار الاماں  
چھوڑ کر ہم حنا طرناشاد کو  
فحشیت آباد اب ہے اک ہو کا مقام  
کثرت آباد آج تنہا رہ گیا  
اٹھ گئی دنیا سے ایسی ذات جب  
چاہتے ہم کو یہی تازہ زندگی  
دل میں اس کی یاد لب پہ ذکر ہو

طالبوں کا حال تھا زیر و زبر  
صبر کی قوت دلوں سے کھو گئی  
ہو گیا پوشیدہ اب زیر زمیں  
ہو گیا کس برج میں جا کر غروب  
چاہتا ہے دل ملے وصل حبیب  
جس سے ہو آئینہ دل کی جلا  
آئے گی فرقت میں کیونکر دل کو تاب  
کیوں نہ ہو کشت تمنا پائمال  
پائیں گے کس طرح اب فیض عام  
بے کسوں کا تھا وسیلہ بے گماں  
اب وہ ہے سرور واں زین بہشت  
رات دن تڑپائے کا غم قلب کو  
حال گسل سے آپ کا سوز فراق  
ہو گیا تاراج وہ عشرت کا باغ  
چھوڑ کر ہم کو گیا سوئے الہ  
ہو گئے سنسان دونوں بیگماں  
کر دیا آباد روح آباد کو  
غرق دریائے الم ہیں خاص و عام  
دل پہ ہجر شاہ کا غم سہ گیا  
ہم کو ہو پھر زیست کی امید کب  
ہاتھ سے چھوڑیں نہ رب کی بندگی  
روز و شب ہر دم اسی کی فکر ہو

ماسوا سے ہو سوا اس کو نہ کام  
شوق میں اپنی خودی کو بھول جائیں  
ہے یہی لازم رہیں صبح و مسا  
عشق پیران طریقت سے کریں  
شیخ رہ کا متبع ہوئے گا جو  
ہو کے کیسو محو ذات حق رہو  
اولیاء اللہ جیتے ہیں سدا  
گو بظاہر ہوں نگاہوں سے نہاں  
جو کسے خاصان حق سے عرض حال  
جو کرے گا کالموں سے التجا  
مشکلوں میں کام آتے ہیں ضرور  
حشر میں بخشائیں گے پیش خدا  
حشر کے دن ہوگی ظاہر کی شان  
اتباع انبیاء و اولیاء  
اشرفی اندیشہ فردا ہے کیا  
ان کے صدقے سے تری ہوگی نجات

① جب اس مہر سپہر فضل و کمال کو خدام والا نے بعد تجہیز و تکفین تہ خانہ قبر میں سپرد خاک  
کیا۔ تیسرے روز فاتحہ کے دن تمام اولیائے روئے زمین اور جملہ فقرا و مشائخین اور  
گروہ مریدین و معتقدین کا ایک مجمع عظیم الشان ہوا اور حضرت قدوۃ الافاق حاجی  
② سید عبدالرزاق نور العین قدس سرہ مسند سجادہ حضرت محبوب یزدانی پر جلوس فرما ہوئے  
حاضرین نے آپ کے دست مبارک پر مصافحہ کیا اور قدمبوسی کی اور نذرین گزاریں  
③ وہی شان وہی جلوہ حضرت محبوب یزدانی کا ناظرین کی نظروں میں چھا گیا۔ چالیس برس  
تک بعد حضرت محبوب یزدانی کے آپ سجادہ نشین رہے۔ اور اخیر وقت میں بجائے

مست ہوں پی کر مئے وحدت کا جام  
ذرہ ذرہ میں اسی کا نور پائیں  
تابع حکم خدا و مصطفیٰ  
پیروی کا ان کی ہر دم دم بھریں  
پائے گا وہ مسنن مقصود کو  
دیکھو سب کچھ اور نہ کچھ منہ سے کہو  
موت ان کو کر نہیں سکتی فنا  
آنکھ والوں کے لئے وہ ہیں عیاں  
اسکے ہوتے ہیں معین بے قیل و قال  
پائے گا بے شک وہ اپنا مدعا  
کوئی ہو نہ نزدیک یا ہو کوئی دور  
خادموں کو اپنے بالطف و عطا  
پیش درگاہ خداوند جہاں  
جس نے کی وہ مرد کامل ہو گیا  
شاہ اشرف ہے جو تیرا مقتدا  
ہیں وہ فرزند رسول کائنات

① اپنے فرزند اکبر حضرت سید ابی محمد بن اُس کو اپنا قائم مقام اور سجادہ نشین بنایا۔ اور آپ کے دیگر فرزندان اور خلفاء کے حالات گیارہویں صحیفہ میں بالتقریح درج کئے گئے ہیں۔

# حائمه

① ان تصرفات اور کرامات کے ذکر میں جو بعیدِ رحلت حضرت محبوب یزدانی آج تک مزار و مایزالانوار سے جاری ہیں

② قَالَ الْأَشْرَفُ كُلِّ نَبِيٍّ ظَهَرَتْ كَرَامَتُهُ عَلَى وَاحِدٍ مِّنْ أُمَّتِهِ فَهِيَ مَعْلُودَةٌ مِّنْ جُمْلَةِ مُعْجَزَاتِهِ۔  
ترجمہ: حضرت محبوب یزدانی نے فرمایا کہ ہر نبی کی امت کی کرامت کے کسی ایک کی کرامت اس نبی کے تمام معجزات میں شمار ہے۔

## ③ شہنوی

ولی سے کرامت جو پائے ظہور  
ولی سے اگر ہو کرامت کوئی  
یہاں درگہ شاہ سمنان میں  
جُذامی و مبروص آئے جویاں  
کسی پر اگر سحر کا ہو ضرر  
مریضوں کا جمع یہاں صبح و شام  
یہ محبوب یزدانی کا ہے فیضِ عام  
اسی در سے ناقص ہوئے باکمال  
جو اس آستانہ پہ پٹھر سے کوئی  
وہ ہے پر تو معجزہ کا ضرور  
سمجھنا یہ ہے معجزاتِ نبی  
مریض اچھے ہوتے ہیں اک آن میں  
شفا پا کے جائے گا وہ بے گماں  
تو حباتا رہے دم میں اس کا اثر  
عدالت میں رہتا ہے شہ کے دلام  
جہاں میں رہے تاب و زقیام  
اسی در سے کامل ہوئے بيمثال  
تو دیکھے کہ کیا اس کی حالت ہوئی

کھلے اس پہ اسرار سر و علم      عجب چشمہ سینہ میں ہو موجزن  
بہت سے بزرگانِ عالی خیال      اسی در سے بن کر گئے باکمال  
تو تھا اشرفی اک ذلیل و حقیر      ہو الطف اشرف سے پیر و فقیر  
① اول ان بزرگوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کو حضرت محبوب یزدانی کے مزار فائز الاولاد سے اویسیہ طور سے فیض پہونچا اور درجہ کمال کو پہونچے۔

## ② ذکر حضرت مولانا آل احمد محدث ہندی کے فیض ہونیکا

حضرت مولانا آل احمد محدث ہندی آپ کا مسکن پھلواری شریف میں تھا۔ آپ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی پھلواری کی اولاد سے تھے جن کا نسب خاندان جعفری الذہبی تھا  
③ جب آپ نے وطن میں تحصیلِ علوم سے فراغت پائی اور دستا فیضیت آپ کے سر پر بندھی وطن میں چند سے درس علمی دیتے رہے اور مجردانہ زندگی بسر کی۔ چالیس برس کے سن میں مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہوئے۔ وہاں بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حدیث کا درس دیتے رہے۔ اسی اثناء قیام دربار نبوی میں آپ اولیاء اہل خدمت کے زمرہ میں داخل ہوئے۔ ابرار و اخیار نقباء و نجباء ابدال و اوتاد سے ترقی پانکر غوث کے داہنی طرف کے امام ہوئے۔ جب بائیں طرف کا امام ترقی پا کر غوث ہوا تو آپ کو مرتبہ بائیں طرف کے امام کا ملا۔ صرف ایک درجہ غوثیت کا ملے کر ناباتی تھا کہ بہا شعبان ۱۲۹۰ھ میں آپ نے شب کے وقت عالم خواب میں یہ دیکھا کہ مواجہ شریف کے سامنے ایک چار پائی کچی ہے۔ اس پر حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ رونق افروز ہیں اور ایک بچہ صغیر سن ہشت سالہ بھی آپ کے ساتھ ہے اور تمام اولیائے روئے زمین مودب دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں۔ سب کی طرف حضرت محبوب یزدانی متوجہ ہو کر ایک ایک کو خطاب بشارت آمیز فرما رہے ہیں۔ جب حضرت مولانا آل احمد محدث ہندی کی نوبت آئی تو آپ بنے فرمایا۔ کہ آل احمد قطب الاقطاب خواہی شد۔ یعنی تم اولیاء روئے زمین

① کے سردار غوث ہو گئے۔ اسی سال حضرت پیر و مرشد حاجی الحرمین سید ابو محمد اشرف حسین زاد اللہ فیضانہ و برکاتہ واسطے حصول شرف زیارت مدینہ منورہ بعد ادائے حج حاضر ہوئے جہاں مولانا نے حضرت محبوب یزدانی کو مواجہ شریف کے سامنے دیکھا تھا۔ اسی مقام پر آپ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے لگے۔ مولانا آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ بعد ختم صلوٰۃ و سلام کے، مولانا نے پوچھا کہ آپ ہندوستان کے رہنے والے ہیں؟ کچھ چھ شریف میں آپ کا مکان ہے؟ آپ حضرت محبوب یزدانی کی اولاد میں ہیں؟ آپ کے جد بھی آپ کے ساتھ ہیں؟ اور آپ میرے لینے کے واسطے آئے ہیں۔

حاجی شیخ سبحان علی مرحوم مہاجر مدینہ منورہ کے گھر حضرت کا قیام تھا۔ مولانا نے اگر کہا کہ آپ میرے لینے کو آئے ہیں میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ میرا قرض پانچ سو روپے ادا کر دیجئے تو میں جاؤں حضرت خاموش رہے۔ کہ مولانا نے فرمایا حضرت ہاتھ اٹھائیے اور اپنے جد کو فاتحہ پڑھ کر دعا مانگیئے۔ تیسرے دن مولانا ہنستے ہوئے آئے اور کہا کہ آپ میرا قرض تو ادا کر دیجئے۔ لیکن میرا اور میرے شاگرد عبد العزیز کا خرچ راہ ہندوستان تک چاہئے۔ اس کا بھی بند و بست کیجئے۔ حضرت دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا ارادہ کرتے تھے کہ حاجی شیخ سبحان علی مرحوم نے عرض کیا کہ یہ خدمت میرے ذمہ ہے۔ میں دونوں صاحبوں کا خرچ دوں گا۔ مولانا محدث نے فرمایا کہ اس سے پہلے جہیت اللہ کے لئے یہاں آیا۔ اب حج و زیارت آستانہ کچھوچھ شریف کے لئے جاتا ہوں۔ چنانچہ جب حضرت مدینہ منورہ سے لوٹے مولانا مع شاگرد کے تھے۔ اول کچھوچھ شریف میں فقیر خانہ پر ٹھہرے اور جب فاتحہ پڑھنے درگاہ شریف کو چلے تو کچھوچھ شریف میں ایک میل کے فاصلہ پر سے جوئی اتار دی پابریہ زیارت کو گئے اور سرزمین مبارک درگاہ شریف پر کبھی تھوکا نہیں۔ ایک رومال تہ کیا ہوا جیب میں رہتا تھا اکی میں تھوکتے تھے۔ اور کبھی سرزمین درگاہ شریف میں پاخانہ اور پیشاب کو نہیں گئے۔ اس قدر اس کا ملحوظ خاطر تھا اور غذا بہت قلیل کھاتے تھے۔ رات کو کبھی ایک پیسہ بھی آپ کے پاس نہیں رہتا تھا۔ جو کچھ موجود ہوتا دن میں صرف کر ڈالتے۔

فرماتے تھے کہ ایک دن میرے بستر کے اندر ایک پیسہ دبا ہوا رہ گیا۔ رات کو مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ جب بستر کو جھاڑ کر پیسہ کو نکالا اور کسی مستکین کو دے دیا تب مجھ کو نیند آئی۔  
 ① یہ بھی فرماتے تھے کہ مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ تنگی خرچ سے میں مقروض ہو گیا تو دعاء الف جس کی اجازت فقیر کو بخشی پڑھنی شروع کی چالیس دن کے درمیان میں اس قدر آمد فوہات مجھ کو ہوئی کہ قرض ادا ہو گیا۔ مگر مرجع خلأق اس قدر ہونے لگا کہ اوقات معینہ میں میرے فرق آنے لگا۔ میں نے دعاء الف پڑھنا چھوڑ دیا۔

آپ کے پاس ایک دوہری چادر تھی ایک طرف اس کا سر کھلا تھا سوتے وقت اس کے اندر آپ گھس کر رہتے تھے۔ یہی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔  
 ② چاول، دال، سادی روٹی آپ کی غذا تھی۔ ایک وقت جو کھانا آپ کے سامنے جاتا اسی میں سے رات کا حصہ بھی رکھ لیتے۔ اور فرماتے کہ اب میرے لئے کھانا نہ لانا چالیس دن فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے حجرہ میں جو در دولت پر حضرت محبوب یزدانی کے واقع ہے حضرت معتکف رہے۔ اس کے بعد آزادانہ طور سے ہندوستان کی سیر کرنے لگے جیدر حسین ③ خاں رئیس گورکھپور درگاہ شریف میں حاضر تھے ان کے دل میں یہ خطرہ گذر کہ چالیس برس تک یہ بزرگ دربار رسالت میں حاضر رہے اب ہندوستان میں کسی ولی کے مزار پر آئینی ان کو کیا ضرورت تھی۔ مولانا کے قلب مبارک پر خا نصاحب کا خطرہ ظاہر ہو گیا۔ فرمایا کہ خا نصاحب ہوش کا علاج کرو۔ آفتاب میں نور بھی ہے نار بھی ہے مگر بغیر وسیلہ شیشہ آتش کوئی آفتاب سے آگ لے سکتا ہے؟ بقول شخصے

کے شود نور خدا بے پیر حاصل بندہ را آتش خورشید بے شیشہ نسوزد پنبہ را  
 ④ ایک صاحب مولانا کے پاس بیٹھے تھے ان کے دل میں یہ خطرہ گذر کہ چالیس برس تک تو مولانا دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہے اب پیرانہ سالی میں نکلے ہیں خدا جانے کہاں مریں گے جنت البقیع میں مدفن پانا بھی مشکل ہے۔ آپ نے اس شخص کی طرف مخاطب ہو کر کہیں کہ فرمایا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے تیری قبر جنت البقیع میں ہوگی۔ میں کہیں بھی رہوں مگر دم واپس مدینہ منورہ پہنچ جاؤں گا۔

① حافظ ظہیر الحق صاحب باشندہ ضلع آرہ، نقل کرتے تھے کہ ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ میں لوگوں نے مولانا کو جامع مسجد کلکتہ میں دیکھا اور اسی دن جامع مسجد دہلی میں دیکھا  
 ② ایک شخص نے دہلی کی جامع مسجد میں آپ کے سامنے اتنا کہا تھا کہ مولانا آل احمد محدث ہندی جو مدینہ منورہ میں درس حدیث دیتے تھے وہ آپ ہی ہیں۔ آپ اس کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ "میاں وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ میں ہوں۔ یہ کہہ کر دو چار قدم چلے اور غائب ہو گئے۔  
 ③ مولانا لطف اللہ صاحب (مرحوم) ساکن علی گڑھ کو آپ نے سند حدیث عطا فرمائی تھی اور میرے فرزند درخجف حاجی سید ابوالحمود احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو تقرب مکتب چار سال چار ماہ چار روز آپ ہی نے لبسم اللہ پڑھائی تھی۔ دسویں محرم ۱۲۹۱ھ کو مولانا فقیر خان پر تھے حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ مع دیگر برادرانِ خاندانی مولانا سے اس بات پر مصر ہوئے کہ کچھ ذکر شہادت بیان کیجئے۔ اول تو منبر پر جانے سے انکار کیا کہ ساداتِ آل رسول فرش پر ہوں اور میں منبر پر ہوں۔ باصرار تمام جب منبر پر تشریف لے گئے۔ صرف یہ حدیث پڑھی الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنة یہ پڑھنا تھا کہ بغیر ترجمہ بیان کئے ہوئے حاضرین پر بے حد جوش رقت پیدا ہوا۔ اور خود بھی روتے روتے بنیاب ہو گئے۔  
 ایک از بعین (چالیس روز) جو فقیر کے حجرہ میں آپ نے قیام فرمایا۔ اسی مدت میں آپ فائز المرام مرتبہ غوثیت پا کر رخصت ہو گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سات برس تک آپ اس مرتبہ غوثیت پر رہے اور قریب زمانہ انتقال مدینہ منورہ پہنچ کر جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ (رحمۃ اللہ علیہ) اور اس فقیر جامع رسالہ ہذا کو مولانا نے دعاء الف کی اجازت عمل اور قرأت عطا فرمائی۔ اگر کوئی ایک سال کامل بعد عشاء اکتالیس مرتبہ پڑھے تو یقیناً فانی البال ہو جائیگا۔ اور مخلوق کی نظروں میں عزیز ہوگا۔

⑥ بعد ترخیص آستانہ عالی (بعد رخصت) پھر مولانا کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ فقیر جامع رسالہ ہذا اپنے حجرہ چلکشی میں جو در دولت حضرت جد اعلیٰ پر واقع ہے۔ انہیں کے مہینہ میں مقیم تھا۔ آدھی رات کے وقت بطریق چشتیہ ذکر جہر میں مشغول تھا اور مجھ کو برزخ اور ذات و صفات اور ثناء اور ثناء اور ثناء اور ثناء میں کچھ خطرہ واقع ہوا تھا تو میں نے اپنے حب

① حضرت محبوب یزدانی کی طرف رجوع کر کے عرض کیا کہ یا تو حضور خود میری تسکین فرمائیں یا کسی کو میری تسکین کے لئے بھیج دیجئے۔ یہ میرا عرض کرنا تھا کہ معلوم ہوا جیسے کوئی حجرہ کی نڈی ہلا رہا ہے۔ حجرہ کے دروازہ پر میاں متان شاہ اور میاں سبحان علی شاہ سو رہے تھے۔ کہنے لگے کہ کون صاحب ہیں۔ میں نے اندر سے آواز دی کہ چپکے رہو۔ دروازہ حجرے کا کھول کر ان بزرگ کو اندر بلا یا۔ ان کے تشریف لانے کے بعد دیاسلائی سے چراغ جلایا ان بزرگ نے فرمایا کہ مقدس مقام پر دیاسلائی سے چراغ نہ جلاؤ۔ کیونکہ دیاسلائی میں شراب اور اسپرٹ ڈال کر بناتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں آپ کے پاس کچھ ذکر شغل کرنے کی نیت سے آیا ہوں اگر اس میں کچھ غلطی ہو تو بتلادیجئے یہ کہہ کر مشغول بند کر ہو گئے۔ اور فرمانے لگے کہ اس مقام سے رفع خیالات نفسانی، اور یہاں سے رفع خیالات شیطانی اور اس مقام سے خیالات رحمانی کرنا چاہئے۔ جب تمام ذکر کے مدارج بیان کر چکے تو فرمایا کہ ذرا آپ بھی میرے سامنے ذکر کیجئے چونکہ میرے خطرات و شبہات حضرت کے ذکر کرنے سے رفع ہو چکے تھے اور حق تعالیٰ نے مجھ عاجز اور مسکین کو اذل سے قابلیت تفہیم، طرق اذکار عطا کی تھی میں نے بے تکلف اسی طرح سے ذکر کیا جیسے حضرت نے مجھ کو تعلیم فرمایا تھا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میرا نام شاہ محمد حسن گرم دیوانی ہے اور مجھ کو اپنے والد حضرت شاہ باسط علی قدس سرہ سے اس کی تعلیم پہنچی۔ ان کو اپنے والد حضرت شاہ عبدالعلیم قدس سرہ سے یہ سلسلہ تعلیم کا حاصل ہوا۔ اور ان کو اپنے والد حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان قدس سرہ سے یہ سلسلہ ملا۔

③ جس وقت حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان قدس سرہ آستانہ روح آباد میں حاضر ہوئے اور حضرت محبوب یزدانی کے مزار مبارک پر فاتحہ پڑھنے گئے آپ نے بحشم ظاہر دیکھا کہ حضرت مزار پاک سے مجسم باہر نکل آئے۔ اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ کے فیضان و برکات سے مالا مال فرمایا (رحمۃ اللہ علیہ) پھر حضرت شاہ محمد حسن گرم دیوانی قدس سرہ نے فرمایا کہ میرے نام سے حضرت محمد دوم سید اشرف جہانگیر قدس سرہ تک جن ناموں کے واسطے سے مجھ کو یہ سلسلہ ملا ہے ان کے نام لکھ لیجئے۔

① یہ بھی آپ فرماتے تھے کہ میرے جد حضرت شاہ ابوالغوث قدس سرہ کے یہاں ایک دن فقرہ بکثرت مہان ہوئے۔ باورچی خانہ میں لکڑی نہ تھی کسی آزاد فقیر نے کہا تنور کے لئے لکڑی نہیں رونی کیونکر کیجے۔ کیا آپ کو بجائے لکڑی کے نور میں جھونک دیں۔ آپ نے پیراہن مبارک اتار کر فرمایا کہ موٹی موٹی روٹی پکا کر میرے پیٹھ میں لگانا شروع کرو مگر روٹی لگانے کے بعد پھر ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہارا ہاتھ جل جائے گا۔ جب روٹی پک جائے گی خود چھوٹ کر گر پڑے گی۔

② چنانچہ مقام موضع دباوا ضلع غازی پور میں آپ کی اولاد کے گھروں میں روٹیوں میں سے ادھی یا ٹکڑا روٹی تبرک رکھی ہے۔ زمانہ عرس میں اس تبرک روٹی سے ایک جز بھنڈا رہ کے آٹے میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ تصرف اور کرامات بین دیکھی گئی کہ کبھی بھنڈا رہ کی روٹیوں میں کتنے ہی آدمی کھائیں مگر کم نہیں ہوئی۔ سلسلہ گرم دیوان میں اس طرح سے فیضان حضرت محبوب یزدانی کا پہونچا جیسا ذکر کیا گیا۔ مزار آپ کا موضع ٹھہرا متصل قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں واقع ہے۔ فقیر جامع رسالہ ہذا بجماعت مریدان ایک شب جمعہ کو بین الغزین آپ کے مزار فائز الانوار پر ذکر حلقہ جہر بطریق چشتیہ، اشرفیہ ادا کیا تھا۔

## ④ ذکر فیضیائے ہونے حضرت شاہ نعمت اللہ ولی پھلواری

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ جن کا مزار مبارک مقام قصبہ پھلواری شریف ضلع پٹنہ میں واقع ہے۔ آپ کو بطور اوسیرہ روحانیہ پاک حضرت محبوب یزدانی سے فیض حاصل ہوا۔ ان کی خانقاہ میں اب تک حضرت محبوب یزدانی کا عرس اور فاتحہ مع روشنی کے ہوتا ہے۔

## ⑤ ذکر فیضیائے ہونے حضرت مولانا محمد کامل علمی ولی پور

جناب مولانا محمد کامل علمی رحمۃ اللہ علیہ خود فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے فرماتے تھے

① کہ ایک دن میں اپنے برادر زادہ عبدالعزیز کے مکان پر جو نیور میں ٹھہرا تھا حالت مراقبہ میں مجھ پر یہ کشف ہوا کہ بیرون دروازہ رنگ برنگ کے فخری گھوڑا مع زین زریں کے کھڑا ہوا ہے۔ اور میں اس پر جا کر سوار ہو گیا اس نے مجھ کو چشم زدن میں آستانہ

② روح آباد درگاہ چھوٹھ شریف پر پہونچا دیا حضرت محبوب یزدانی کی زیارت مجھ کو نصیب ہوئی اور مجھ کو اپنی نعمتوں سے سرفراز کیا اور اسی عالم میں مجھ کو حضرت نے اپنا خرقہ پہنایا۔ اور ایک سونٹا چاندی کا جھکی لمبان ایک گز سے کم ہوتی تھی عطا کیا۔ مولانا اکثر بھی عرس کے زمانہ میں اور کبھی غیر عرس میں اس آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ کے ہمراہ موڈیڑھ سو آدمی معہ صوفی محمد جان اور دیگر خلفاء ہوتے تھے اور جب تشریف لاتے تو سوائے اس فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کی خانقاہ کے دوسرے مقام پر قیام نہیں فرماتے تھے۔ جس زمانہ میں آپ ضلع بستی کے صدر امین تھے اکثر میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہ جب آپ کے صاحبزادہ ضلع بستی میں آئیں تو آپ ان سے تاکید کر دیجئے کہ سوائے میرے مکان کے اور کہیں نہ ٹھہریں ان کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ چونکہ آپ

③ کو حضرت محبوب یزدانی کی روحانیہ پاک سے فیض اویسی حاصل ہوا تھا اس لئے جیسے حضرت محبوب یزدانی نے اپنے انتقال سے پہلے پندرہ برس کے اپنا وضع خندق نیر شریف تیار کر لیا تھا اسی طرح حضرت مولانا محمد کامل قدس سرہ نے چند سال اپنے انتقال سے پہلے

④ ملحق بہ مسجد تالاب اپنا قبہ تیار کرایا جس میں تھینا ایک لاکھ پچیس ہزار اینٹ لگی ہوگی مگر ہر اینٹ پر ایک ایک قرآن ختم کیا گیا ہے۔ آپ کے مریدان حفاظ قصبہ ٹانڈہ اور بنارس نے اس قرآن خوانی میں بڑا حصہ لیا ہے۔ جہاں سے جتنے ختم قرآن کی فہرست آتی تھی اتنے ہی اینٹیں شمار کر کے علیحدہ کر دی جاتی تھیں اور کام میں آتی تھیں۔ جو آیات قرآنی بالہام ربانی آپ کے قلب پر مختلف مواقع پر ظاہر ہوئیں ان آیتوں کو قبہ شریف کے گرد حلقہ آپ نے لکھوا دیں۔ آپ کے خلیفہ اور سجادہ نشین صوفی محمد جان صاحب نہایت مرد صالح اور نیک ہوئے۔ اور اس فقیر جامع رسالہ ہذا نے ان کو بمقام ٹانڈہ اپنی طرف تاج دولی اور خلافت نامہ عطا کیا۔ مگر آپ کی حیات نے زیادہ مہلت نہ دی بحالت علالت

چند روز بنارس رہے۔ آخر قریب زمانہ انتقال اپنے پیروم شد کے آستانہ ولید پور میں حاضر ہو کر رحلت فرمائی۔ مجلس خانہ سنگین مع دیگر عمارات باترین اپنی حیات میں بعنوان شائستہ تیار کر رکھے۔ اور اپنے بھتیجے کو جانشین اور خلیفہ کر گئے۔ اور خدمت مرشد میں ایسے سرگرم ہوئے کہ تعلقات دنیاوی سے تہجدی پسند کی۔ اور خدمت مزار مبارک

① اور اجرائے طریقہ فقر اور اہتمام عرس حضرت مولانا قدس سرہ میں نہایت اخلاص اور جوش عشق کے ساتھ سرگرم رہتے تھے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کی بار حضرت مولانا کے عرس میں حاضر ہو کر فیضان سلسلہ اشرفیہ سے مستفیض ہوا۔

## ② ذکر فیضیاب ہونے حضرت شیخ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے ایام طفولیت میں قبل غدر جناب شیخ امیر الدین باشندہ علاقہ ترہونٹ اس آستانہ پر حاضر ہوئے۔ وہ سچے طالب معرفت الہی تھے۔ بارہ برس کامل آستانہ روح آباد میں ٹھہرے رہے۔ دن کو روزہ رکھتے تھے۔ افطار کے وقت آدھ پاؤ آٹا کسی خادم درگاہ کے گھر سے منگاتے۔ اس کی ایک ٹکیہ آگ پر سینک کر پکاتے اسی سے روزہ کھولتے۔ اور رات بھر شب بیداری کرتے جب ان کے وطن والوں کو چند سال کے بعد آستانہ روح آباد میں قیام کرنے کی خبر معلوم ہوئی تو گھر والوں نے پچاس روپیہ ماہوار خرچ کے لئے بھیجنا شروع کیا۔ مگر جس دن وہ پچاس روپیے وطن سے آئے اسی دن آپ فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیتے اور خود وہی آدھ پاؤ آٹا کسی خادم کے مکان سے منگوا کر اپنی گزر کرتے۔ ناظم اور چکلہ دار اور دیگر ملازمین سرکار لکھنؤ یا کوئی راجہ نواب یا رئیس اگر آتا اور کچھ آپ کی نذر کرتا اس کو واپس کر دیتے اور ہرگز قبول نہ فرماتے۔

بعض بے عقلوں کو یہ مرجع خلایق دیکھ کر جناب شیخ صاحب کی ذات قدسی صفات سے رشک اور حسد پیدا ہوا۔ آپ درگاہ شریف کے باہر مکون کے جنگل

میں جابیٹھے۔ وہیں خلقت خدا کٹھی ہونے لگی آخر لوگ منا کر سمجھا کر پھر دربار شریف میں لے آئے۔

① آپ کے حصول کمال اور فیضیائی کی یہ صورت واقع ہوئی آپ کا معمول تھا کہ دن کو حضرت محبوب یزدانی کے مزار پاک پر حاضر ہو کر تلاوت قرآن میں مصروف رہتے اور شب کو حضرت شاہ جہانگیر ثانی کے بنگلہ میں درود شریف بکثرت پڑھا کرتے۔ آپ کو کسی سے بیعت اور تعلیم فقر حاصل نہ تھی۔ ایک شب کو حضرت شاہ جہانگیر قدس سرہ بنگلہ سے تہجد کے وقت اٹھ کر بنگلہ شاہ لاڈ میں جہاں آپ کا بستر تھا آکر بیٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ خادم کنجی بردار جس کے ہاتھ میں تینوں پھاٹکوں کی کنجی رہتی تھی وہ تو سو رہا ہے ایک دوسرے صاحب کنجی ہاتھ میں لئے ہوئے آئے۔ اول صحن عدالت کے پھاٹک کو کھولا پھر زینوں سے چڑھ کر صحنِ روضہ مبارک کے پھاٹک کو کھولا اس کے بعد قبة شریف کے قفل کو کھولا۔ اور یہاں نیچے صحنِ عدالت میں فراشوں نے آکر فرش وسیع بچھایا۔ شمع اور فانوس کی روشنی ہو گئی۔ وسط فرش پر ایک تخت باتکلف بچھا کر اس پر مسند شاہانہ بچھائی اور گاؤتکیہ رکھ دیا۔ پھر کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محبوب یزدانی بشارت محبوبانہ تاج شاہانہ سر پر رکھے ہوئے قبة شریف سے باہر چلے آتے ہیں۔ دامنے بائیں دودستی روشن ہاتھ میں دو آدمی لئے ہوئے قدم قدم پر روشنی دکھلاتے آرہے ہیں۔ اور پیچھے ایک آدمی جنور ہلارہا ہے۔ اس شان کے ساتھ حضرت محبوب یزدانی تخت پر جلوس فرما ہوئے۔ بڑے بڑے مشائخ کیا فرش کے کنارہ تک جب پہنچتے ہیں تو ایک خادم آداب عرض کرتا ہے کہ حضرت شیخ نجم الدین صغیر حاضر ہیں۔ جب اشارہ اجازت فرماتے ہیں تو وہ بزرگ آداب شاہانہ بجالا کر فرش پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی طرح خادم عرض کرتا ہے کہ وہ شیخ کبیر العباسی آئے ہیں۔ جب اشارہ اجازت حاضری پاتے ہیں اور آداب شاہانہ بجالا کر فرش پر بیٹھ جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ قریب سو دو سو بزرگوں کے اسی طرح سے حاضر ہوئے اور آداب شاہانہ بجالا کر بیٹھ جاتے۔ پھر یہ دیکھا کہ حضرت شاہ جہانگیر ثانی اپنے مزار سے نکل کر بلا اطلاع حضرت کے چلے آئے اور آپ کے تخت سے مل کر آداب شاہانہ بجالا کر بیٹھ گئے۔ اور بیٹھنے کے ساتھ ہی حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں

باداد تمام عرض کیا کہ داداجان امیر الدین بہت دنوں سے آپ کی توجہ کا امیدوار حاضر دربار رہتا ہے کچھ ان کو عنایت کیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اے فرزند اس شخص کا ظرف اتنی بڑی نعمت کا بار اٹھانے کا تحمل نہ ہو سکے گا۔ آپ نے عرض کیا اگرچہ اس کے ظرف میں قابلیت تحمل نہیں مگر حضور اپنے کرم سے کچھ عنایت فرما دیجئے۔ ایک خادم کی طرف ارشاد ہوا ① وہ ایک جام شربت حضرت محبوب یزدانی کے سامنے لایا۔ حضرت نے اپنے لب مبارک سے لگا کر خادم سے فرمایا کہ وہ شخص جو بنگلہ میں بیٹھا ہے جا کر اس کو پلاؤ۔ شیخ امیر الدین نے اس جام کو کھڑے ہو کر نوش کر لیا۔ فوراً ان پر کشف اسرار باطنی ہو گیا اور چودہ طبق روشن ہو گئے۔ صبح کو میرے والد کے ماموں شاہ ظہور اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ درگاہ شریف میں فاتحہ پڑھتے آئے شیخ جی نے عرض کیا کہ مجھ کو مرید کر لیجئے آپ نے جواب دیا کہ تمہارا مرید کرنا آسان نہیں۔ تم کو وہ شخص مرید کرے گا جس کو حضرت محبوب یزدانی ارشاد فرمائیں گے۔ کیوں کہ تم بارہ برس سے آستانہ عالی پر متغلف ہو۔ آپ کے ہمراہ شیخ جی مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور کیفیت اپنی ظاہر کر دی کہ مجھ کو جو عطا کرنا تھا حضرت محبوب یزدانی نے عطا کیا۔ اب صرف بہ غرض واسطہ بیعت ظاہری آپ سے تعلق اور واسطہ چاہنا ہوں۔ غرض وہیں مزار مبارک پر شرف بیعت سلسلہ اشرفیہ سے مشرف ہوئے۔

ایک سال کے بعد آپ مرض وبائی میں علیل ہوئے۔ میرے چچا شاہ احمد حسین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی تلاوت کا قرآن دیا کہ آپ اسی میں تلاوت کیا کریں گے۔ اور فرمایا یہ بیماری میری مرض الموت ہے۔ اور سارا قصہ حضرت محبوب یزدانی کے فیضیاب ہونی کا بیان کیا اور کہا کہ میرے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے گا کہ امیر الدین اس آستانہ سے نامراد اور محروم گیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میری تمنا تھی کہ حضرت کے آستانہ کے زینہ کے برابر میری قبر بنے جس میں حضرت کے زائرین کے قدم میرے سینہ پر پڑیں۔ اگر اس بات کو حضرت کے مخدوم زادگان نہ قبول کریں تو میری قبر حضرت بی بی گربہ کے قریب دارالامان کے بنانا۔ آپ کی بلی ایک ولی کاملہ گزری ہے۔ چنانچہ آپ کے انتقال کے



① بعد وہیں بی بی گربہ کے قریب آپ دفن کئے گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

## ۲ ذکر فیضیاب ہونے حضرت مولانا سید غلام رسول

حضرت مولانا سید نواز شمس رسول بیٹھوی ضلع گیا جو حضرت محبوب یزدانی کے حقیقی بہن بی بی صائمہ کی اولاد تھے اور اجازت محل دعا ربی فی فقرہ شرفی جامع رسالہ ہذا کو انھیں سے ملی اور بعض اذکار سلسلہ شریفہ کی تعلیم فرمائی۔ وہ فرماتے تھے کہ میرے دادا رحمۃ اللہ علیہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے اس وقت میرے والد بغرض تحصیل علوم کلکتہ میں قیام رکھتے تھے۔ جب ان کی کتابیں ختم ہوئیں تو چاہتے تھے کہ ابتدا سے انتہا تک تمام کتب درسیہ طلبہ کو ایک مرتبہ پڑھاؤں اس کے بعد وطن کو چلوں۔ اسی اثناء میں میرے دادا نے ان کو خط بذریعہ ڈاک بھیجا کہ میرا وقت اخیر ہے۔ جلد چلے آؤ۔ چنانچہ تین دن پیشتر انتقال سے وہ دادا جان کے پاس پہنچ گئے۔

دوسرے دن دادا صاحب نے ان کو اپنے سلسلہ بیعت میں داخل کر کے فرمایا کہ اب مجھ کو فرصت تعلیم و تربیت سلوک کی تمہارے نہیں ہے سلسلہ شریفہ میں مرید کر دیا اور حضرت محمد دوم سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کے سپرد تم کو کرتا ہوں۔ ان کے مزار سے تمہاری تکمیل سلوک اور تعلیم باطنی ہوگی۔ بعد انتقال دادا صاحب کے میرے والد صاحب کو یہ خیال گذر کہ جب تک کسی مرشد ظاہر سے تعلیم نہ حاصل کروں گا اہل مزار سے میری رسائی کیونکر ہوگی۔ اس خیال سے پٹنہ میں حضرت منعم پاک ابوالعلائی کی خدمت بابرکت میں آکر ان کے حلقہ توجہ میں بیٹھے۔ تین دن تک انھوں نے توجہ ڈالی کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت منعم پاک کے پیر بھائی ایک بزرگ صاحب قوت تھے۔ اگر اگر پتھر پر نظر ڈالتے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ انھوں نے فرمایا کہ اس سید زادہ بیٹھوی کو میرے حلقہ میں بھیجو دیکھو تو کیوں کر ان کے قلب پر اثر نہیں پڑتا۔ دو دن ان بزرگ نے بھی توجہ ڈالی کچھ اثر نہ ہوا۔ تیسرے دن وہ بزرگ مراقب ہو کر ان کے قلب کی

ماہیت دیکھنے لگے۔ دیکھا کہ حضرت محبوب یزدانی کا ہاتھ ان کے قلب پر رکھا ہوا ہے انھوں نے فرمایا کہ میں کیا اگر تمام اولیائے روئے زمین جمع ہو کر تم پر توجہ ڈالیں گے کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ تمہارے قلب پر حضرت محبوب یزدانی نے اپنا دست کرم رکھ دیا ہے۔ پھر تو جناب شاہ غلام رسول (رحمۃ اللہ علیہ) وہاں سے رواں دواں کچھوچھ شریف کو چلے جس زمانہ میں نہ یہ ریل تھی نہ یہ ٹرکیں تھیں جنگل اور پہاڑ ناہموار کا سفر کرتے ہوئے مہینوں میں حاضر آستانہ روح آباد ہوئے۔

اس زمانہ میں حضرات بیٹھوی آمد و رفت آستانہ روح آباد پر کم تھی۔ خدام عوام یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ حضرات بیٹھوی حضرت محبوب یزدانی کی حقیقی بہن کی اولاد میں ہیں۔ چند روز آپ درگاہ شریف میں صبح و شام مزار پاک پر حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن کسی خادم بے ادب نے یہ بات کہی کہ حضرت مخدوم کی اولاد کچھوچھ شریف بسکھاری جائس بسوڑھی میں ہیں بیٹھویں کہاں سے آئے۔ وہاں کے لوگ کھانے کمانے کیلئے اپنے کو حضرت کی اولاد کہتے ہیں۔ اس بات سے حضرت مولانا غلام رسول کے قلب پر سخت صدمہ ہوا اور مزار مبارک پر جا کر غلاف مزار پر کڑے اختیار روئے۔ اور رور و کر یوں عرض کیا کہ اگر میں حضور کی اولاد میں نہیں ہوں تو صاف لفظوں میں فرما دیجئے جس میں ہم اور ہمارے خاندان والے کبھی اپنے کو آپ سے منسوب نہ کریں۔ ان کی گریہ وزاری نے یہ اثر دکھلایا کہ حضرت محبوب یزدانی کا دست مبارک قبر سے باہر نکل آیا اور مولانا کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ تم ہماری اولاد ہو۔ کسی کے انکار کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ حضرت کا دست مبارک مولانا کے ہاتھ میں آنا تھا کہ تمام منازل سلوک طے ہو گئیں۔ اور وطن میں آکر اکثر لوگوں کو خلافت عطا کی۔ اور بہتوں کو سلسلہ بیعت میں داخل کیا۔ اور مولانا نواز شمس رسول کے سر پر تاج خرقہ مبارک رکھا اور گلے میں سیلی پہنائی اور اپنا خلیفہ و قائم مقام بنایا۔

فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا بتقریب عرس بیٹھو شریف میں مولانا نواز شمس رسول (رحمۃ اللہ) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس سال آپ نے شاہ چاندا اپنے چھوٹے بیٹے کو

اپنا خلیفہ وقائم مقام بنایا اور میرے ہاتھ سے ان کے سر پر تاج فقر رکھوایا۔ اور گلے میں سیلی ڈالی۔ یہ صاحبزادہ صاحب وجد و حال بافراق اور باکیفیت ہیں۔ آپ نے اپنے بھتیجے کو جو سید عمر دراز حسین (مرحوم) کے بیٹے ہیں۔ اپنے سامنے ان کو خرقہ خلافت پہنایا اور اپنا قائم مقام بنایا۔ خدا اس سلسلہ کو روز بروز ترقی بخشنے۔

جب فقیر جامع رسالہ ہذا مقام بمبھو شریف پہونچا اور برادر سجادہ نشین کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ اسی وقت مولانا نواز شمس رسول (رحمۃ اللہ علیہ) تشریف لائے اور فرمایا کیوں صاحب آپ ہمارے مکان پر کیوں نہیں ٹھہرے۔ میں نے گستاخانہ عرض کیا کہ حضور میں نے اثنائے راہ میں جا بجا سنا کہ مولانا کے گھر جو کوئی مہمان ہوتا ہے۔ تو وہ درد و دولت پر ٹھہرا ہے اور خود مولانا کھڑکی سے نکل کر کئی منزل دور پہونچ گئے۔ یا تو مہمان تشکل دربان درد و دولت پر قیام کئے ہوئے پڑا رہے یا مایوس ہو کر چلا جائے۔ آپ نے فرمایا کوئی مہمان عظیم الشان اگر اس فقیر خانہ پر آئے تو یہ ممکن ہے کہ میں اس کو چھوڑ کر کہیں باہر چلا جاؤں؟ آپ کو آج ہمارے گھر مہمان ہونا پڑے گا۔ مجھ کو کیا عذر ہوتا بموجب ارشاد آپ کے آستانہ فیض کا شانہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے پہلے اپنے مکان کو فرش و فروش سے آراستہ کر رکھا تھا عصر کے وقت فرمایا کہ چلے ہمارے جد مخدوم شاہ درویش کے مزار پر کہ اس وقت کوئی غیر نہ تھا۔ آگے آگے مولانا پیچھے پیچھے یہ خاکسار چلا۔ راستہ میں مجھ کو یہ خیال گذرا کہ دعائے سیفی کی اجازت خاندان اشرفیہ کی اگر مولانا مجھ کو عنایت کریں تو بہتر ہوگا کیوں کہ کچھ چھہ شریف میں اب اجازت دعائے سیفی کا سلسلہ جاری نہیں۔ مولانا کو میرا خیال اپنے کشف باطنی سے معلوم ہو گیا۔ فرمایا کہ کیوں صاحب اگر کوئی ابجد خواں کہے کہ ہدایہ کا ہم کو سبق پڑھا دو تو کیا استاد پڑھائیکا اور کیا شاگرد سمجھے گا۔ اس وقت اس خاکسار کے دل میں یہ خیال گذرا کہ اگر آپ اجازت نہ دیں گے تو میں اپنے جد کی مزار پر آپ کی شکایت کروں گا اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ بعد زیارت مزار جب مولانا کے مکان پر آئے اپنے ضیافت میں بڑا انتظام کیا۔ انواع و اقسام کے نمکین اور میٹھے کھانے پیش کئے۔ تہجد کے وقت بعد اداائے نماز تہجد

حضرت میرے پاس تشریف لائے۔ فرمایا کہ میاں صاحبزادے میں آپ کے سامنے ذکر و اشغال خاندان اشرفیہ کی صحت چاہتا ہوں۔ چنانچہ خود مشغول ہو گئے اور فرمایا کہ برزخ سے یہ مراد ہے اور ذات و صفات شد اور مد سے یہ مراد ہے ذرا آپ میرے سامنے کیجئے تو چونکہ اللہ تعالیٰ نے اشغال کے ساتھ مناسبت ازلی اس فقیر کو عطا کی تھی تو اس خادم نے بھی اسی طرح ادا کیا فرمایا یہی طریقہ آپ کے جد حضرت محبوب یزدانی کا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ دعائے سیفی کی اجازت میں بخوشی آپ کو دیتا ہوں۔ کون ٹھکانا اگر آپ مزار مبارک پر جا کر میری شکایت کر دیں۔ یہ دن کے مکاشفہ کا جواب رات کو دیا۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا بنارس سے کچھ چھہ شریف کے آنے کے ارادے پر قبل نماز فجر بڑے اسٹیشن بنارس پر پہونچا۔ بعد اداائے نماز فجر اول اور ادا اشرفیہ و مسبغات عشر پڑھ کر حرز یمانی پڑھ رہا تھا۔ بعد اختتام حرز مذکور دیکھا کہ ایک بزرگ نورانی شکل والے مع تاج ترکی و عمامہ مشائخانہ تشریف لائے۔ بعد مصافحہ و معانقہ مجھ سے استفسار کیا کہ آپ کہاں تشریف لے جاتیں گے۔ میں نے جواب دیا کہ میں اولاد مخدوم سپید اشرف جہانگیر سمنانی محبوب یزدانی سے ہوں۔ کل پر رسول میرے جد اعلیٰ کا عرس ہوگا ان بزرگ نے فرمایا کہ میرا نام نعمت مجیب پھلواڑی ہے۔ میں بھی بغرض شرکت عرس شریف جاتا ہوں۔ اور آپ یہاں میرے لینے کو تشریف لائے تھے۔ چنانچہ مولانا فقیر کے ہمراہ میری خانقاہ میں ٹھہرے اور میرے ساتھ مزار مبارک پر حاضر ہوئے کیوں کہ آپ کے جد کو اویسیہ طور سے حضرت محبوب یزدانی کے روحانیہ پاک سے فیض ہوا تھا۔ اور آپ کو بطور خاص حضور کا بھی فیض پہونچا۔ آپ نے فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے حرز یمانی کے پڑھنے کی اجازت چاہی۔ فقیر نے ان کو اجازت بخشی مگر لفظاً بعد لفظ حرفاً بعد حرف حرز موصوف کے سنانے کی نوبت نہیں آئی۔

## ② ذکر فیضیاب ہونے حضرت مولانا محمد نعیم فرنگی محلی کھنوی

حضرت مولانا محمد نعیم فرنگی محلی کھنوی جو خاندان قادریہ رزاقیہ میں حضرت سید عبدالرزاق بانسوی

کے سلسلہ میں بیعت تھے۔ اور اس فقیر اشرفی جامع رسالہ ہند کے ساتھ ان کو کمال عنایت مبذول تھی۔ کیونکہ یہ فقیر نسباً خاندان حضرت محبوب سبحانی سے ہے۔ بوجہ واسطہ سلسلہ جد اعلیٰ حضرت

① محبوب سبحانی میرے ساتھ شفقت اور محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔ آپ کو اویسیہ طور سے روحانیہ پاک حضرت محبوب یزدانی سے سلسلہ بیعت میں فیض پہنچا تھا۔ چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد بہت دنوں تک مولانا کے مزار پر مثل درگاہ کچھوچھ شریف و بانسہ شریف

② اسباب زدوں کا مجمع ہوتا تھا۔ مولانا نے اپنے حیات میں فرمایا تھا کہ فقیر اس کا نام ہے جو چار گز زمین کے نیچے جا کر اپنا تصرف دکھلائے۔ مگر یہ مجمع آسیب زدگان اور مجمع بیمار ان بعض لوگوں کو ناپسند آیا۔ جو پوشیدہ طور سے بذریعہ پولیس ایسی کوشش کی کہ ہر بخشہ کو جمع عام طور سے رک گیا مولانا کے فضائل و کمال میں تو کچھ فرق نہیں آیا آپ کو سلسلہ اشرفیہ بے خاص طور سے نسبت روحانی حاصل ہوئی تھی (رحمۃ اللہ علیہ)

## ② ذکر حضرت مخدومی و مرشدی مولانا سید ابو محمد اشرف حسین کا توجہ نظری

حضرت مخدومی و مولائی و مرشدی انجی الاعظم حاجی الحرمین الشرفین سید ابو محمد اشرف حسین زاد اللہ فیضانہ دیر کاتہ کو جب عالم روحانی میں حضرت محبوب یزدانی سے اشارہ حصول ارشاد تعلیم سلسلہ ابوالعلائیہ ہوا۔ آپ کو کسی قدر تامل ہوا کہ توجہ نظری کا طریقہ حسن اندان اشرفیہ میں نہیں ہے۔ دیکھا کہ حضرت محبوب یزدانی نے اویسیہ طور سے آپ سے بیعت لی اور توجہ نظری

③ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت مخدومی نے بہار شریف میں حضرت مرشد الانام اور مرجع خاص و عام جناب حضور مولانا سید امین احمد فردوسی ابوالعلائی سے جا کر تعلیم و تربیت خاندان ابوالعلائی بطور خاص حاصل کی اور سلاسل فردوسیہ و قادریہ و قشیریہ و نقشبندیہ وغیرہ میں عام طور سے خلافت اور ارشاد حاصل کیا۔

⑤ حضرت احمد اللہ شاہ صاحب جو ایام غدر میں شہید ہوئے۔ آپ کو بھی نسبت اویسیہ

حضرت محبوب یزدانی سے حاصل تھی۔ سید ارشاد علی شاہ عرف گرھیالی شاہ کے مکان پر ایک شخص کپڑا بیچنے والا اکثر آکر ٹھہرتا تھا۔ دن کو ادھر ادھر پڑا بیچتا پھر تا شام کو جو بیع پاتا محتاجوں کو تقسیم کر دیتا۔ اور تہجد کے وقت سے اشراق کے وقت تک صحن درگاہ شریف کی مسجد میں اللہ اللہ کرتا اور کپڑوں کی گھڑی باندھ کر دن بھر گاؤں گاؤں میں پھر کر پڑے بیچتا۔ ایک شب حسب معمول ایک ٹاٹ کا ٹکڑا بغل میں لئے ہوئے وضو کر کے مسجد میں داخل ہوئے۔ صحن عدالت درگاہ میں ایک بنگلہ شاہ لاٹ بنگلہ کے نام سے مشہور ہے اس میں علی بخش خادم مرحوم سوتے تھے۔ اگر ان کو جگایا اور کہا کہ چلو مسجد میں فیض و برکت حاصل کرو۔ علی بخش خادم ان کے ساتھ اٹھے اور وضو کر کے مسجد میں داخل ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مسجد میں سفید فرش، بچھا ہوا ہے اور بہت سے لوگ جماعت نماز تہجد پڑھ رہے ہیں۔ اور ایک بزرگ امامت کر رہے ہیں۔ علی بخش نے کپڑے بیچنے والے سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ تھے جو نماز پڑھا رہے تھے۔ کپڑے بیچنے والے نے کہا کہ یہ میرے مرشد

① احمد اللہ شاہ صاحب ہیں جن کو حضرت محبوب یزدانی سے فیض روحانی حاصل ہوا ہے۔ یہ میرے مرشد کبھی کبھی اس آستانہ پر حاضر ہو جاتے ہیں مگر خبردار اس راز کو کسی سے نہ کہنا۔ جب میاں علی بخش کو نیند کا غلبہ ہوا صحن عدالت کے بنگلہ میں جا کر سو رہے۔ صبح کو جب اٹھ کر مسجد میں گئے نہ وہ فرش دیکھا نہ وہ نمازی نظر آئے۔ صرف وہی کپڑا بیچنے والا ٹاٹ کا ٹکڑا بچھائے بیٹھا نظر آیا۔ جب صبح کو درگاہ شریف میں مجمع حاجتمنداں اور خدام درگاہ ہوا تو میاں علی بخش خادم نے رات کا قصہ لوگوں سے بیان کر دیا۔ اسی تاریخ سے وہ کپڑا بیچنے والا غائب ہو گیا درگاہ شریف میں نظر نہیں آیا۔

## ② ذکر فیضیاب ہونے مولانا سید شاہ مہر صنادیلوی

جناب سید شاہ میر صاحب دہلوی کچھوچھ شریف میں حضرت محبوب یزدانی کے آستانہ پر تین برس کامل حاضر رہے اور نعمت باطنی سے مالا مال ہو کر جب دہلی واپس آئے۔ ایک

① مجذوب قطب دہلی کی جگہ پر قائم مقام ہو گئے۔ ان پر حذب اس قدر غالب ہوا کہ پابندی شریعت ایک دم چھوٹ گئی اور بیرون شہر قریب پہاڑ گنج جنگل میں رہنے لگے۔ جب فقیر اشرفی جامع رسالہ ہڈانے ان کے جائے قیام پر خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا کہ میں تمہارے جد کے مزار پر تین برس حاضر رہا ہوں۔ میں نے کہا: ”کیا آپ کے وہ جد نہ تھے؟“ فرمایا۔

## شعر

بندہ عشق شدی ترک نسب کی جامی      کاندیں راہ فلاں بن فلاں چیزے نیست  
اور فرمانے لگے کچھ کھانے پینے کی چیز اگر لائے ہوتے تو ہماری تمہاری خوب لطف کی  
باتیں ہوتیں۔ یہ اشارہ شیشہ بے کی طرف تھا۔ میں نے جواب دیا کہ پینے کو تو نہیں مگر کھانے  
کی چیز موجود ہے۔ پان کا ڈبہ نکال کر ایک گوری دی بڑے اصرار سے کھالی۔  
② ایک دن میرے صاحبزادہ مولوی سید احمد اشرف مرحوم سے اس وقت بارہ برس  
کے بچے تھے بازار میں ملاقات ہوئی۔ شاہ صاحب پھول والے کی دوکان پر بیٹھے تھے۔  
پوچھنے لگے تم کمل پوش کے لڑکے ہو۔ جب میں ان کی ملاقات کو گیا تھا تو شامی چادر اوڑھے  
ہوئے تھا۔ اسی لئے مجھ کو خطاب کمل پوش کا دیا۔ میرا صاحبزادہ اگرچہ بچہ تھا مگر ان کے اشارہ  
کو سمجھ گیا اور کہا کہ میں انھیں کمل پوش کا لڑکا ہوں۔ بیرون شہر جنگل میں جہاں آپ رہتے تھے  
وہیں انتقال فرمایا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

## ③ کتاب لطائف اشرفی اور مکتوبات اشرفی

سے معلوم ہوا کہ حضرت غوث العالم محبوب یزدانی نے تمام اہل خدمات اولیائے  
روئے زمین سے وعدہ کرایا ہے کہ ماہ رجب کی ۲۲ تاریخ کو حاضر ہوا کریں۔ اور ان میں  
سے جو مرتا جائے اپنے قائم مقام کو وصیت کرتا جائے کہ حاضری آستانہ روح آباد  
کبھی ترک نہ کرنا۔ اور حضرت محبوب یزدانی نے مردانِ اوتاد و ابدال و نقباء و نجباء و ابرار

واخیار ہر گروہ کے واسطے ایک ایک جگہ قیام کے لئے معین کر دی ہے۔ ہمیشہ وہ اپنے  
① وقت پر آتے ہیں۔ اور آیا کریں گے۔ جو لوگ مرد کامل اور درویش صاحب دل ہوتے ہیں  
ان کو یہ بزرگان اہل خدمات نظر آتے ہیں۔ اس قدر تذکرہ ان لوگوں کا فقیر اشرفی جامع رسالہ  
ہڈانے درج تحریر کیا۔ پانچ سو برس کی مدت میں ہزاروں لاکھوں بزرگوں نے اس آستانہ سے بطور اولیسیہ  
② فیض حاصل کیا ہوگا۔ چنانچہ محمد حسین خاں رحیم نیورہ صلیع بارہ بنکی جو روزانہ نماز تہجد  
حضرت محبوب یزدانی کے در دولت پر ادا کرتے تھے۔ ایک شب یہ دکھا کہ صحن عدالت میں  
جھاڑو فانوس کی روشنی ہو رہی ہے اور یہ خاں صاحب در دولت پر بغرض نماز تہجد  
جار ہے ہیں۔ ایک صاحب نے آگے بڑھ کر خانصاحب کو واپس کر دیا اور کہا کہ یہ موقع  
آپ کے جانے کا نہیں ہے۔ غالباً وہ رات شب ستائیسویں رجب رہی ہوگی۔ اور بعض ایام  
اندھیری رات مختلف جانب سے ذکر جہر کی آواز آتی تھی۔

③ اب یہاں سے ان لوگوں کا حال لکھتا ہوں جو ہمارے زمانے میں مبتلائے آسیب  
جن یا سحر ہو کر آئے یا کسی سخت مرض میں علیل ہو کر آئے مثل جذام، برص، تپ دق، کوری  
چشم، جنون وغیرہ میں مبتلا ہو کر آئے اور اس آستانہ پر ان کو صحت کامل حاصل ہوئی۔  
اس کے متعلق جو کچھ میں لکھتا ہوں چیدہ اور پسندیدہ واقعات کو حوالہ تحریر کرتا ہوں۔

## ۱

④ منشی غلام غوث میشری لفٹنٹ گورنر الہ آباد و آگرہ کے ماموں منشی شمس الدین جو بارہ برس  
کامل آستانہ روح آباد میں مقفل رہے تھے انھوں نے سچے سچے واقعات کرامات  
جو انکے سامنے گذرے دو کتابیں ”جمال اشرفی“ اور ”کمال اشرفی“ کے نام سے ایک نظم اور ایک نثر میں  
دو جلدیں تحریر کیں یہ دونوں جلدیں چھپنے نہ پائیں کہ وہ انتقال کر گئے۔ اب نہیں معلوم کہ دونوں  
جلدیں کہاں ہیں اور کس کے ہاتھ لگیں۔ اگر میں ایام شعور سے اپنی اسی برس کے سن تک کے  
حالات، کرامات جو میری نظروں سے گذرے ہیں لکھوں تو ایک بڑی بسوط کتاب ہو جائیگی۔

مگر نہایت اختصار کے ساتھ چند واقعات لکھتا ہوں۔

① میری اوائل عمر میں سید محمد میر بادشاہ صاحب منصف مرحوم داماد سید احمد خان دہلوی کی ناکھڑا لڑکی پر آسیب جن کا ہو گیا تھا۔ انھوں نے ہر چند گندہ تعویذ عاملوں سے کرائے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اس وقت میں سید میر بادشاہ مقام اکبر پور ضلع کانپور میں منصفی کرتے تھے وہاں پر ان کو کسی سے معلوم ہوا کہ درگاہ کچھوچھ میں آسیب ادب جن حاضر ہونے سے دفع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دہلی سے اپنے بھائی سید زماں شاہ کو لڑکی کے ہمراہ کر کے درگاہ کچھوچھ شریف میں بھیجا۔ یہاں چند روز لڑکی نے قیام کیا تھا کہ اسی اثناء میں تعطیل کلاں میں جو ایک مہینہ کی ہوتی ہے۔ میر بادشاہ منصف بھی درگاہ کچھوچھ شریف میں حاضر ہوئے جب زمانہ تعطیل میں صرف دو ہفتہ باقی رہ گیا۔ حضرت محبوب یزدانی کے مزار پر حاضر ہو کر غلاف مبارک پکڑ کر بہت روئے اور یہ شعر پڑھا۔

شعر

باغِ عالم میں نہ ہو گا کوئی ہم سبے نصیب آئے ایسے باغ میں اور خالی داماں لے چلے اور عرض حال کر کے روتے ہوئے اپنی قیام گاہ میں آئے۔ اسی شب کو مریضہ لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا روضہ مبارک کے دروازہ پر کھڑی ہیں اور حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر قدس سرہ سے فرما رہی ہیں کہ فرزند اشرف یہ لڑکی میری ذریت سے ہے اس پر جلد توجہ کرو کہ اچھی ہو جائے۔ آپ نے عرض کیا کہ ہمارے دربار میں ایک چلہ سے دوسرے چلہ تک ٹھہرانے کا معمول نہیں ہے۔ اگلی جمعرات کو اس لڑکی کو صحت کامل ہو جائے گی۔ اور میر زمان شاہ مرحوم اس لڑکی کے چچانے یہ خواب میں دیکھا کہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر قدس سرہ بزبان فارسی فرماتے ہیں۔

”باز کر کیرگی برود علی بخش خادم ہمارا۔“ صبح کو فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے اس خواب کی تعبیر پوچھی اور یہ کہا کہ اس عبارت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ یہ اہل زبان کا کلام ہے۔ اس سے صحت مریضہ کی بشارت پائی جاتی ہے۔ ”باز کر کیرگی برود علی بخش خادم ہمارا۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ مریضہ ہماری بڑائی کا ذکر کرتی ہوئی جائے۔

اور علی بخش خادم ساتھ پہنچانے جائے۔ چنانچہ دوسری جمعرات کو مریضہ فقات کے اندر بیٹھی تھی اور باپ و چچا بھی اس کے پاس تھے کہ دفعتاً لڑکی پر جن کا تسلط ہوا۔ عالم بہوشی میں ہائے جلا ہائے جلا کی صدا بلند تھی اور لڑکی کے باپ دیکھ رہے تھے کہ جیسے کسی نے قد آدم زمین سے اچھال دیا اور پھر زمین پر گری۔ وہ کہتے تھے کہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر اس لڑکی کو صحت بھی ہو جائے گی کہ بار بار قد آدم اچھل کر زمین پر گرتی ہے ہڈیاں پاش پاش ہو جائیں گی۔ جب اس کو ہوش آیا اور صحت ہوئی تو باپ اور چچا دونوں نے پوچھا کہ تمہارے بدن میں درد تو نہیں ہوتا، کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔ اس نے کہا نہ میرے چوٹ لگی ہے اور نہ کہیں درد ہوتا ہے۔ ① بعد صحت دہلی میں مکان پر لائے اور اس لڑکی کی شادی کر دی۔

② چونکہ اس لڑکی کو فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے ساتھ محبت و اعتقاد کامل تھا جب میں لطائف اشرفی تھپوانے دہلی میں آیا تو میر بادشاہ نے اپنی کوٹھی میں ٹھہرایا اور دو برس کامل تا اختتام طبع کتاب میری خدمت گزاری اور مہمان داری حد سے زیادہ کی اور وہ لڑکی بھی فقیر کے ہاتھ پر مرید ہو گئی۔ تیس برس کے بعد وہ دہلی میں بیمار پڑی اس کی کشش قلبی نے یہ اثر دکھلایا کہ میں خود بکئی سے دہلی آیا اور بروز انتقال تین گھنٹہ مرنے سے پہلے تجدید بیعت کی اور انتقال کر گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں۔ حضرت محبوب الہی کے بوار میں دفن ہوئی۔

۲

③ مولوی محمد شفیع جج اپنی بیوی مریضہ کو لیکر درگاہ شریف میں آئے۔ خوبی قسمت اس بی بی کو خواب میں حضرت محبوب یزدانی کی زیارت نصیب ہوئی اور یہ بھی دیکھا کہ ان پر جو بلا تھی وہ آگ میں جلا دی گئی۔

۳

④ مولوی محمد سمیع اللہ خان صاحب مرحوم جج بحالت مرض ورم جگر حاضر آستانہ روح آباد ہوئے۔ اتفاق سے ڈاکٹر شفا خانہ تحصیل ٹانڈہ آگئے اور علاج کرنا چاہا مگر مولوی سمیع اللہ خان

مرحوم نے علاج سے انکار کیا اور یہ کہا کہ میں جن کے شفا خانہ میں حاضر ہوا ہوں وہ ہی میرا  
① علاج کریں گے۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ اٹھو کھاؤ اور  
خربوزہ کھاؤ۔ چنانچہ وہ دیہات کے پھیکے پھیکے خربوزہ منگا کر کھانے لگے چند روز میں  
اچھے ہو گئے۔

۴

② حکیم محمود خاں صاحب مرحوم دہلوی کے عزیزوں میں ایک صاحب کو الہ بخش  
خبیث گنگوہی بہت کچھ تکلیف دیتا تھا۔ حکیم صاحب مرحوم نے ان عزیز صاحب کو میر فتح الدین  
دہلوی کے ساتھ کر کے درگاہ کچھوچھ شریف میں بھیجا۔ چند روز کے ٹھہرنے میں صحت کامل  
ہو گئی اور بخوشی اپنے وطن میں واپس آئے۔

③ سکندر آباد ضلع بلند شہر میں لالہ شیو پرشاد ایک رئیس تھے ان کے صرف  
ایک لڑکی تھی وہ دفعتاً بیمار پڑی اور ہاتھ پیر سے معذور و لولی سنگڑی ہو گئی۔ جب  
یونانی اور ڈاکٹری علاج کر کے عاجز ہو گئے۔ کسی شخص نے درگاہ کچھوچھ شریف کی  
رہ نمائی کی۔ یعنی وہاں پر ہر قسم کے مریضوں کو شفا حاصل ہوتی ہے تو لالہ صاحب نے مریضہ  
کو اس کی ماں کے ساتھ حاضر دربار کیا مریضہ کے سر پر ایک آسیب مسلط ہوا۔ اور اقرار  
④ کیا کہ میں نے اس کو بے دست و پا کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس آسیب کے چھوٹتے ہی وہ لڑکی  
اچھی تندرست ہو گئی۔ بعد صحت مکان پر لائے۔ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا اس زمانے میں بغرض  
طبع لطافت اشرفی دہلی میں مقیم تھا۔ لالہ جی نے بڑے شوق سے دہلی سے مجھ کو بلایا  
دن کو ان کے گھر مہمان رہا۔ رات کو اہالیان قصبہ سے سید عبد الحکیم اور یزدنیر علی اور حکیم  
عبد الجبید وغیرہ مع چند دیگر اشخاص مجھ کو اپنے گھر لے گئے اور تین چار روز تک ٹھہرایا  
سینکڑوں مرد عورت شرفائے شہر اور گروہ عوام سے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔

۵

⑤ حافظ محمد رفعت خاں صاحب مرحوم ابن الہ یار خاں صاحب مرحوم رئیس ڈھولہ ضلع ایڑہ

مرض حس بول میں مبتلا ہوئے اور سببیں روز تک پیشاب نہیں آیا۔ یہ ایک عجیب قسم کا مرض  
① تھا کہ کھانا بھی کھاتے اور پانی بھی پیتے مگر پیشاب نہیں آتا اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوتی۔  
جب دہلی میں حکیم محمود خاں صاحب کے پاس علاج کرانے آئے تو انھوں نے یہ کہا کہ  
یہ مرض نہیں ہے۔ تین دن سے زیادہ جس بول دلیل موت ہے۔ کسی درویش اور عامل  
کو دکھلاؤ۔ چنانچہ فراش خانہ کی کھڑکی کی مسجد میں حضرت شاہ مقبول احمد عرف انھوں عبدالعزیز  
قادری رزاقی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو دہلی کے مشہور بزرگوں میں تھے لے گئے۔ انھوں  
نے اس مریض کو دیکھ کر فرمایا کہ میرے پاس کیا لائے ہو۔ ہمارے شاہزادہ کو نین اولاد  
② حضرت غوث الثقلین شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی اندر کٹرہ دینا بیگ خاں میر بادشاہ  
کی کوٹھی میں ٹھہرے ہیں ان کے پاس لے جاؤ۔ کچھوچھ شریف میں ان کے جد کے مزار پر  
انرجن و شبیا طین کا نہیں رہتا۔ چنانچہ اس مریض کو اس فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے پاس  
لائے۔ میں نے نقش "یابا سبط" مرتب میں لکھ کر کمر میں بندھوا دیا۔ فوراً پیشاب اتر آیا۔  
③ اور میں نے پنڈکیلیں پڑھ کر ان کو دیں کہ جب تم مکان پر پہنچنا تو داخل ہونے سے پہلے  
اپنے مکان اور دروازہ کے ہر گوشہ میں گاڑ دینا اس کے بعد گھر میں داخل ہونا۔ مگر فقر کی ہدایت  
کے موافق کیلوں کا عمل نہیں کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چار مہینہ کے بعد پھر پیشاب بند ہو گیا۔  
④ فقیر دہلی میں مقیم تھا۔ پھر میرے پاس مریض کو لے کر پہنچے۔ میں نے کہا کہ اب میرے بس  
کی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ اثر جنات کا ہے۔ درگاہ کچھوچھ شریف میں لے جاؤ۔ چنانچہ  
ان کے والد اور چچا مریض کو لے کر اسٹیشن اکبر پور پر نام کو اترے۔ وہیں رات کو اسٹیشن  
کی سرائے میں ٹھہر گئے۔ رات کو مریض نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ کہاں  
جاتے ہو۔ وہاں تم کو آرام نہ ہوگا۔ صبح کو مریض نے جب اپنے والد سے خواب کا حال بیان  
کیا تو انھوں نے کہا کہ سینکڑوں کو اس سے سفر کر کے آئے ہو۔ منور درگاہ شریف میں پہنچنے  
⑤ بھی نہ پائے بغیر حاضری دربار راستہ سے جانا مناسب نہیں ہے۔ دس بجے دن کو درگاہ  
شریف میں پہنچے۔ اسی وقت مریض کے سر پر جن مسلط ہوا۔ اور بیان کیا کہ پچھلک  
کے کوٹھے پر جہاں میرے بیٹھنے کی جگہ تھی وہیں اس لڑکے نے پیشاب کر دیا تھا۔

اس بے ادبی کی سزا میں نے پیشاب بند کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ لڑکا جو پانی پیتا تھا۔ وہ کہاں جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ جس قدر یہ پانی پیتا تھا اس کو میں خود پی لیتا تھا۔ مٹھان میں ایک قطرہ بھی نہیں جانے پاتا تھا۔ پیشاب کہاں سے ہوتا۔ اور میں نے اسٹیشن پر یہ خواب دکھلایا تھا کہ وہاں نہ جاؤ مگر یہ لوگ ایسے مقام پر آئے کہ جہاں میرا کچھ بس نہیں چلتا۔ اور میں توبہ کرتا ہوں اور چھوڑ دیتا ہوں۔ اسی شب کو حافظ رفعت خاں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محبوب یزدانی فرماتے ہیں کہ تم اچھے ہو گئے اپنے گھر پر جاؤ۔ صبح کو جب اپنے والد سے خواب کا حال بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ کل تو درگاہ شریف میں حاضر ہوئے۔ اطمینان سے زیارت بھی نہیں کرنے پائے۔ آج کیسے جائیں۔ دوسری شب پھر لڑکے نے خواب میں دیکھا کہ حضرت محبوب یزدانی فرماتے ہیں کہ ہم تم کو خوشی سے رخصت کرتے ہیں تمہارے گھر والے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

۲) چنانچہ تیسرے دن دربار شریف سے باخیر و عافیت اپنے گھر آئے۔ چند روز کے بعد ان کی شادی ہو گئی۔ صاحب اولاد ہوئے۔ اس وقت احمد اللہ خاں نامی ان کا لڑکا موجود ہے۔ ساٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ پھر مدت العمر بھی اثر آسبی نہیں ہوا۔

۶

۳) قاضی سید عنایت حسین اثنا عشری صدر اعلیٰ رئیس قصبہ ماہل ضلع اعظم گڑھ کی شادی شہر بنارس محلہ تیلیہ نالہ میں میر علی ابراہیم کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ دفعتاً وہ بی بی مرض سحر میں مبتلا ہو کر علیل ہو گئیں۔ یونانی اور ڈاکٹری علاج بہت کچھ کیا شفا نہ ہوئی بالآخر قاضی عنایت حسین صاحب اور ان کے سارے میر علی ابراہیم و میر محمد حسین و میر جواد حسین مریضہ کو لے کر آستانہ روح آباد درگاہ کچھوچھ شریف میں حاضر ہوئے۔ صبح و شام دوپہر کو مریضہ کی ڈولی دربار میں آتی۔ اور قنات کے اندر ٹھہرتی۔ یہ تین وقت خاص مریضوں کی حاضری کے مقرر ہیں۔ قاضی سید عنایت حسین صاحب سید خاندان سے تھے۔ حضرت محبوب یزدانی کی شان میں ایک منقبت کھنجر و مزار شریف پر جا کر بکمال اخلاص اس کو پڑھنا شروع کیا۔

یہ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا بھی اس وقت موجود تھا۔ ایک شعر ان کی منقبت کا مجھ کو یاد ہے جو وہاں پڑھے تھے۔

شعر

آپ مشکل کشا کے پوتے ہیں آپ رنج و بلا کو کھوتے ہیں  
۱) اس کے بعد مریضہ کی عجب حالت ہوئی کہ دفعتاً بائیں کان میں سخت درد پیدا ہوا اور اس قدر درم ہوا کہ ایک طرف کا کان محسوس نہیں ہوتا تھا۔ کھانا پینا کیسا ہر وقت عالم غشی طاری رہتا تھا۔ ان کی خوش عقیدگی کو دیکھتے کہ ایسی حالت پریشانی میں صبح و شام اور دوپہر تینوں وقت دربار میں حاضر کرتے اور مردہ کی طرح سے اٹھا کر قنات کے اندر لٹا دیتے یہ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا ایک روز شام کے وقت دربار شریف میں قبل مغرب موجود تھا حسب معمول عالم بیہوشی میں مریضہ کو لائے اور قنات کے اندر گدی پر لٹا دیا۔ یکبارگی اس نے اس کان کو کھجلا یا جس میں درد ہوتا تھا۔ اور چٹکی سے پکڑ کر ایک چیز سیاہ تاگے کی شکل کی کان سے کھینچ کر زمین پر ڈال دی۔ اسی وقت چراغ منگا کر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ سانپ کا بچہ تھا۔ مریضہ کے بھائی نے اس کو مارنا چاہا مگر خدام درگاہ نے منع کیا کہ جس نے اپنی کرامت سے نکالا ہے کیا ان کو مارنے کی قوت نہیں ہے۔ غرض وہ سانپ قنات کے باہر نکل کر ایک جھاڑی میں گھس گیا اسی وقت مریضہ کو صحت کامل ہو گئی۔ زورم تھا نہ درد رہا۔ دوسرے دن سامان سفر کر کے خوشی خوشی اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔ سبحان اللہ کیا تصرف حضرت محبوب یزدانی کے مزار فائز الانوار سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

۷

۳) ذکر منشی اودھ بہاری لاک سہرشتہ دار کلکٹری گورکھ پور کا

فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا بحالت سفر شہر گورکھ پور محلہ بہو اشہد میں نواب محمد شاہ خاں صاحب مرحوم رئیس و جاگیردار شکری گنج (جو میرے خاص مرید تھے) کے مکان پر ٹھہرا۔ اس قیام میں ایک چپراسی ایک شب دس بجے رات کو میرے پاس آیا اور کہا کہ چلئے ایک سہرشتہ دار صاحب

بلاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہ مجھ سے ان سے کوئی تعلق ملاقات کا ہے نہ کوئی تعارف ہے۔ کسی اور کو بلاتے ہوں گے۔ وہ چیرا سی واپس گیا تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ سرشتہ صاحب ایک بالکی ہمراہ لئے ہوئے چلے آتے ہیں اور نہایت ہی معذرت سے کہنے لگے کہ میں نے چیرا سی کو اس غرض سے بھیجا تھا کہ اگر حضور فرصت میں ہوں تو میں سواری لے کر اپنے مکان پر لیجانے کے لئے حاضر ہوں؟ قصور معاف فرمائیے۔ نہیں معلوم اس نے کس طرح ① سے عرض کیا ہو گا۔ اور یہ ظاہر کیا کہ ایک شبانہ روز سے میری ہو ایسی بیمار ہے کہ امید زندگی نہیں پائی جاتی۔ اور یونانی و ڈاکٹری علاج اور دوا و تعویذ سب کچھ کیا مگر فائدہ نہ ہوا۔ ” آپ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر قدس سرہ کے فرزند ہیں مجھ کو اس سرکار سے عقیدہ کامل ہے اگر تشریف لے چلے گا تو ضرور اس کو شفا حاصل ہوگی۔ میری بالکی کے ساتھ پیادہ پا اپنے مکان تک لے گئے۔ جس وقت کہ فقیر نے یہ شعر مقبول پڑھ کر دم کیا۔

② اے اشرف زمانہ زمانے مدد نہائے درہائے سبستہ راز کلید سے کرم کشائے پڑھ کر دم کرنا تھا۔ اسی وقت مریضہ اٹھ بیٹھی۔ میں نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا میں برم راکس ہوں اور یہ مکان میرا مسکن ہے۔ ان لوگوں کے رہنے سے مجھ کو تکلیف ہوتی ہے۔ میں نے کہا تو اس کو چھوڑ دے۔ اس نے کہا یہ میرا مکان چھوڑ دیں میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ اور مجھ کو آپ کا اتنا خوف نہیں ہے جتنا کہ آپ کے جد اعلیٰ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر کا خوف ہے۔ جن کے موکل آپ کے ہمراہ ہیں۔ میں نے اسی وقت سرشتہ دار صاحب سے کہا کہ اس مکان کو خالی کر دیجئے۔ چنانچہ اسی وقت بارہ بجے شب کو اس مکان سے سب لوگ مع اسباب دوسرے کر ایہ کے مکان میں چلے گئے۔ اور اسی وقت مریضہ کو صحت کامل ہوگئی۔ کوئی شکایت نہ رہی۔

④ دوسرے دن سرشتہ دار صاحب میرے ملنے کو آئے اور کہنے لگے کہ میرے باپ سرشتہ دار کنٹری بنارس کے تھے۔ اور میں کلکٹری میں محافظ دفتر تھا۔ جب میرے باپ انتقال کر گئے ان کی تنخواہ کی آمدنی بند ہوگئی اور تکلیف سے گزر ہونے لگی تو میں پریشان حال ہو کر کچھ شریف میں حضرت محبوب یزدانی کے مزار پر پھول مٹھائی اندرون سیار

پیش کر کے زبانی عرض کیا کہ حضور شاہنشاہ دانا غریب نواز ہیں۔ اب باپ کے مرنے سے ① میری گذرنگی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر حضور توجہ فرمائیں اور مجھ کو سرشتہ داری کلکٹری کی مل جاتی تو میری گذر بآسائش ہوتی۔ یہ عرض کر کے میرا دربار میں جانا تھا کہ دفعتاً ضلع گورکھپور کی کلکٹری میں سرشتہ دار ہو گیا۔ اٹھارہ برس سے اس ضلع میں رہتا ہوں۔ بزرگوں کے مزار سے یوں فیض حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی مانگنے والا ہے دل سے مانگے ضرور مراد حاصل ہو جائے میں نے پوچھا کہ ایک لڑکا او دھ بہاری لال تحصیل خلیل آباد میں مولوی گل محمد مرحوم ہمارے استاد سے پڑھتا تھا۔ اس کا باپ تحصیل خلیل آباد میں سیاہ نویس تھا۔ کہیں تمہیں تو نہیں ہو ② یس کر اٹھے اور میرے قدموں کو بوسہ دیا اور کہا کہ حضور میں ہی آپ کا نیاز مند محنتی بھائی ہوں آپ نے فقیری کی لین میں ترقی کی اور اس نیاز مند نے دنیاوی لین میں ترقی کی۔ پھر تو میرے اور ان کے درمیان یہ رابطہ ہوا کہ جب کسی کو خط سعی لکھ کر ان کے پاس بھیجتا تو سعی و کوشش کے کے ضرور کہیں نہ کہیں ان کو نوکر رکھا دیا کرتے۔ میرے واسطے گورکھپور سے ساہی رتیکہ ریشمی کام کے، اور گاوتیکہ ساہی ریشمی کام کا بطور ہدیہ انھوں نے بھیجا تھا۔

### ③ ذکر شیخ محمد وصی ڈپٹی کلکٹر درجہ اول کی ترقی اور کامیابی کا

موضع اوندر متصل کوا بن تحصیل گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں جب فقیر اشرفی جامع رسالہ لکھا گیا۔ وہاں کے شیخ زادہ عالی خاندان ہیں۔ اور سات آٹھ پشتوں سے خاندان اشرفیہ میں واسطہ بیعت کا رکھتے ہیں۔ چنانچہ فقیر کے جانے کے بعد ڈپٹی محمد وصی صاحب اور ان کی والدہ مع دیگر مستورات اور ان کے بھائی وغیرہ اکثر لوگ مرید ہوئے۔ اسی وقت محمد وصی صاحب غازی پور میں مختار کا امتحان دیکر کام کرتے تھے مگر ان کا معمول سالانہ تھا کہ ہر سال ۲۸، ۲۹، ۳۰ ماہ محرم کو تقریب عرس حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کے آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک سال حضرت محبوب یزدانی کے غلاف مبارک کو بچہ ذکر عرض کیا کہ حضور اب مجھ کو تحصیلداری دلواد دیجئے۔ مختاری کرنے سے اب مجھ کو رغبت نہیں۔



اسی سال حضرت کے تصرف سے تحصیلدار ہو گئے۔ قانون سب ان کو مستحضر تھا۔ امتحان تحصیلداری میں اول درجہ کا پاس حاصل کیا۔ دوسرے سال بحالت تحصیلداری عرس شریف میں حاضر ہوئے۔ تیسرے سال پھر غلاف مزار پکڑ کر عرض کیا کہ حضرت میں آپ کے آستانہ کا غلام ہوں مجھ کو ڈپٹی کلکٹری دلوادیجئے۔ سال بھر میں ڈپٹی کلکٹری کا بھی امتحان دے دیا۔ مستقبل ملازمت ہو گئی۔ حاکم بند و بست ضلع بلیانے ان سے بند و بست کا کام لیا۔ اس خوبی کے ساتھ کام کیا کہ تین سو روپیہ کے ڈپٹی کلکٹر ہو کر بہرائچ میں گئے۔ اور وہاں بھی ایسے کام نمایاں کئے کہ ترقی پا کر ضلع پر تبا گڈ تبدیل ہوئے۔ اس ضلع میں بھی اس تیزی اور چابکدستی سے کام کیا کہ پانچ سو روپیہ کی ترقی پر ضلع ایٹہ میں تبدیل ہوئے وہاں ان کی لیاقت اور قابلیت اس درجہ کی مائی گئی کہ چند ماہ کے لئے قائم مقام کلکٹر ہو گئے۔ جب ایام جلسہ تاجپوشی ایڈورڈ بادشاہ دہلی میں حاضر ہوئے۔ یہاں سے مرض نمونہ میں مبتلا ہو کر مقام ضلع ایٹہ میں پہونچے۔ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ان کے ہم پیشہ ہندو مذہب کے دو چار ڈپٹی کلکٹر ہمدردی سے آگئے۔ سوائے اس کے کہ ان کے بھائی محمد شفیع تحصیلدار ضلع بدایوں کو تار دیا یا ان کے سامان کس وغیرہ کی کنجی اپنی حفاظت میں لی۔ اور کچھ نہ کر سکے۔ آخر وقت میں کوئی تلقین کلمہ کرنے والا نہ تھا کہ خود بخود دو مرتبہ بلند آواز سے ڈپٹی صاحب نے کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھا۔

① تیسری مرتبہ کلمہ پڑھتے پڑھتے روح پرواز کر گئی۔ اولیاء اللہ بزرگان دین کے سلسلہ غلامی میں داخل ہونے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں نیک نام اور عاقبت خیر انجام ہوتا ہے۔

۹

## ② ذکر روشن ہونے نہ ہند و نابیت کی آنکھوں کا

”مولوی عبد الجلیل بیرسٹر جو پوری کے بھائی عبد العظیم صاحب منصف اکبر پور ضلع فیض آباد فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا سے بیان کرتے تھے کہ ہمارے اجلاس میں

① ایک محرر ہندو آنکھوں کے مرض میں ایسا مبتلا ہوا کہ بینائی اس کی جاتی رہی۔ میں نے اس کو فہمائش کر کے درگاہ کچھوچھ شریف میں بھیجا۔ چند روز درگاہ شریف میں ٹھہرا تھا کہ حضرت کے چراغ کے کابل لگانے سے بالکل آنکھیں اس کی روشن ہو گئیں۔ یہ واقعہ چشم دید اپنا مجھ سے بیان کرتے تھے۔

۱۰

## ② ذکر صحت بہادر خاں شاہجہاںپوری کا

ماہ اگہن کے میلہ میں یہ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا امکان دہمہ میں پیارے صاحب رئیس عظیم آباد جو خاندان اشرفی میں شاہ وحید الدین اشرف کے نواسے تھے۔ ان کے پاس بیٹھا تھا۔ کسی نے اگر یہ خبر سنائی کہ ایک نوجوان آدمی شاہجہاں پور کا چٹان مرض برص یعنی سفید داغ میں مبتلا ہو کر کل آیا تھا۔ آج اچھا ہو گیا۔ پیارے صاحب نے کہا کہ یونہی لوگ خبر مشہور کر دیتے ہیں جس کا وجود نہیں ہوتا۔ میں نے کہا چلے ہم اور آپ دونوں اسکو چل کر دیکھیں اور معلوم کریں کہ کہاں تک سچ ہے۔ شاہ جعفر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے چوتڑے پر اعلیٰ کے درخت کے نیچے وہ غریب ٹھہرا تھا۔ جا کر دیکھا تو سارا بدن اس کا گورا گورا بے داغ صاف نظر آتا تھا۔ پیارے صاحب نے کہا تو اچھا ہو گیا۔ اس نے کہا میں کیونکر یقین کروں۔ کہا کیوں؟ اس نے کہا جب میری آنکھیں روشن ہو جائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ انھوں نے کہا اگر کچھ روز تو یہاں قیام کرے گا تو تیری آنکھیں بھی روشن ہو جائیں گی۔ اس نے کہا اگر میں یہاں رہوں تو مجھ کو کھانا کون دے گا۔ چار آنہ پیسہ لے کر آیا تھا۔ وہ کل خادموں کو دیدیئے۔

③ غرض کہ پیارے صاحب نے ایک بنیہ سے کہدیا کہ دونوں وقت اسکو جنس کھانے کے واسطے دے دیا کرو اور مہینہ مہینہ جو خرچ ہو مجھ کو اطلاع دینا میں دید و نگاہ چند روز کے بعد اس کی آنکھیں ایسی روشن ہوئیں کہ بلا استغانت حضرت کے دربار کی مسجد میں بے تکلف نماز پڑھنے چلا آتا تھا۔ اس کے بعد فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے ہاتھ پر مرید ہوا

① اور کچھ ذکر و شغل خاندان اشرفیہ کا سیکھا۔ بارہ پندرہ برس کے بعد انتقال کیا اور اس آستانہ سے کہیں نہیں گیا۔ اور روح آباد میں جائے مدفن پائی خدا تعالیٰ رحمت رحمت کرے۔ آمین۔

۱۱

## ② ذکر ایک انگریز آسیب زدہ کا جو بنگالی کے سر پر آیا تھا

” جناب شاہ حفیظ الدین نور چشم مولانا احمد اشرف کے نانا فرماتے تھے کہ میں میلہ گہن کے دنوں میں دربار شریف حضرت محبوب یزدانی میں عدالت کے وقت حاضر تھا۔ ایک بنگالی کے سر پر آسیب ظاہر ہوا۔ وہ آسیب انگریز تھا۔ شاہ صاحب سے اور اس سے باتیں ہونے لگیں اس نے کہا کہ مخدوم صاحب کی درگاہ میں ایک جرنیل ابو القاسم نامی ہے جو جنات اور آسیب وغیرہ پر بہت سختی کرتا ہے حضرت ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ کا نام مشہور نہیں تھا۔ سوائے کمال پنڈت کے۔ لیکن لطائف اشرفی کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو القاسم بھی ایک معزز خلع حضرت محبوب یزدانی کے تھے۔

۱۲

## ③ ذکر ایک مرد مجذامی بنگالی کے شفا پانیکا

” ایک بنگالی میلہ گہن کے زمانے میں مرض جذام میں مبتلا ہو کر آیا اور ایک گدڑی چھپے پرانے پٹروں کی سلی ہوئی اوڑھے ہوئے تھا اور ہاتھ پیر سے اس کے ہر وقت مواد ٹپکتا تھا۔ جس کی دوکان پر جاتا دوکان والا جلدی سے پیسہ دے کر رخصت کرتا۔ اور ایک ہفتہ تک اس کی یہی حالت رہی۔ دربار عالی میں جہاں لوگ جوتیاں اتاتے ہیں وہیں صبح و شام بیٹھتا تھا۔ اور وہاں کی خاک اٹھا اٹھا کر اپنے بدن پر ملتا تھا، ہفتہ کے بعد یکبارگی ایسا اچھا ہوا، ہاتھ پیر کی انگلیاں اور سارے بدن ایسا صاف ہو گیا جیسے نوع آدمی کا بدن عالم شباب میں ہوتا ہے۔ پھر تو اس بنگالی نے اپنی گدڑی چھڑ کر سینکڑوں شرفیاں

① نکالیں اور غرباء و فقراء کے لئے پورا سامان دعوت کا کیا اور ہر شخص کے ہاتھ میں روپیہ سے لیکر دو آئی تک چاندی تقسیم کی۔ یہ واقعہ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے زمانے کا ہے۔ میں اس وقت کم سن تھا۔ میں نے خود اس مریض کو نہیں دیکھا۔ اس کی صحت کی خبر ایسی مشہور ہوئی کہ ہر خاص و عام اس واقعہ سے آگاہ ہو گئے۔

۱۳

## ② ذکر سید شاہ اکبر حسین صالح پوری کے شفاء مرض جنون کا

سید شاہ اکبر حسین ابن سید شاہ امداد حسین مرحوم رئیس موضع صالح پور ضلع بستی مرض جنون میں مبتلا ہو کر درگاہ شریف میں حاضر ہوئے۔ چند روز کی حاضری میں دو وقتہ ”نیر شریف“ کے پانی سے غسل کرتے کرتے ایسے اچھے ہوئے کہ باسکل مرض جنون کا اثر باقی نہ رہا۔ اس کے بعد ان کی شادی ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند سعید شیر حسین کے نام کا عطا کیا۔

۱۴

## ③ ذکر آسیب کانپور والے ہندو کا

جو ہر شخص سے علاحدہ کلام کرتا، سر پر نہیں بولتا تھا اس کو بڈھا کے نام سے پکارتے تھے

جس زمانہ میں فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا دہلی میں بکار طبع لطائف اشرفی، مقیم تھا۔ کانپور میں ایک ہندو کی لڑکی پر آسیبی اثر ہو گیا تھا۔ وہ ہندو حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی سے تعویذ لیا۔ اور بہار شریف میں جناب حضور شاہ ابن احمد صاحب مجاہدہ نشین سے بھی تعویذ لایا۔ اور اکثر دہلی کھنڈ وغیرہ جہاں کسی بزرگ کو سنا وہیں سے کچھ نہ کچھ دعا ریا تعویذ لاکر استعمال کیا مگر کچھ سود مند نہ ہوا۔ آسیب کی کیفیت تھی کہ لڑکی کے سامنے خیمہ شکل انسان اگر بیٹھ جاتا۔ اور تفرج و مذاق کی باتیں کرتا۔ گھروالے بھی اس آسیب کی آواز سننے مگر صورت نہ دیکھتے۔ جب گنڈہ اور تعویذ دفع آسیب کے لئے گھروالے کرنے لگے پھر تو عجب عجب

① طرح کے کرشمہ وہ آسیب دکھلانے لگا۔ بکڑی کے کس میں کپڑے مقفل رکھے ہیں۔ سارے کپڑے جل کر خاک ہو گئے۔ مگر کس میں دھبہ بھی نہ لگا کبھی کوٹھے پر سے پھول کی تھالی یا اور کوئی برتن زمین پر گرنا۔ برتن ٹوٹ جاتے۔ کبھی رات کو لڑکی کے پاس مجسم آدمی کی صورت میں بیٹھ کر مذاق کی باتیں کرتا۔ اگر کسی وقت لڑکی کو نیند کا غلبہ ہوتا اور آنکھ پڑتی فی الفور ایک دھول مارتا وہ لڑکی رونے لگتی۔ گھر والے اس آسیب سے کہتے کہ کیوں مارتا ہے۔ وہ جواب دیتا کہ کیوں سوئی ہے۔ ایک دن اس کے بھائی نے کہا کہ کڑے پانچوڑ میں فلاں بزرگ عامل رہتے ہیں ان کے پاس میں لڑکی کو لے جاؤں گا اسوقت تیرا بس نہ چلے گا۔ جواب دیتا وہ میرے مقابل کے نہیں ان سے کچھ نہ ہو سکے گا۔

② اسبطرح بنارس، قجپور، مہسوا، مرزا پور، الہ آباد وغیرہ کے چند بزرگوں کے نام لئے۔ اس آسیب نے جواب دیا وہ میرے مقابل کے نہیں ہیں۔ جب یہ کہا کہ میں کچھ چھ شریف لے جاؤں گا اس کا جواب اس نے نہ دیا اور چپکا ہو رہا۔ گھر والوں کو یقین ہوا کہ کچھ چھ شریف کے نام پر اس نے سکوت کیا، جواب نہیں دیا۔ غالباً درگاہ کچھ چھ شریف میں جا کر یہ آسیب دفع ہو گا۔ چنانچہ کانپور سے سکھو فیض آباد ہوتے ہوئے اسٹیشن اکبر پور پر لڑکی کے روتا رہا اس کے ہمراہ اترے۔ جس یکہ پر اس لڑکی کو سوار کر کے درگاہ شریف لائے وہ یکہ بان نقل کرتا تھا کہ مجھ کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے میرے یکہ کے پیچھے پیچھے کوئی غریب گانا ہوا دوڑا چلا آتا ہے۔ جب درگاہ شریف میں پہنچے ایک عجیب وغریب تماشہ دیکھا سینکڑوں آدمیوں کا مجمع تھا۔ جس کا جو جی چاہتا اس آسیب سے سوال کرتا اور وہ جواب دیتا مگر جواب دینے والا نظر نہیں آتا تھا۔ اور نہ کبھی اس لڑکی کے سر پر مسلط ہو کر بولتا۔ وہ لڑکی اس کو دیکھتی بھی تھی۔ دوسرے لوگ صرف آواز سنتے تھے۔

میرے برادر معظم حضرت شاہ علی اشرف صاحب حسنی اشرفی نے مذاقاً اس آسیب سے سوال کیا کہ میں کیوں نہ کر یقین کروں کہ تو آسیب ہے اگر میں تجھے کسی چیز کی فرمائش کروں اور تو منگا دے تو مجھ کو یقین تیرے وجود کا ہو جائے گا۔ اس نے کہا یہ قفل سامنے پڑا ہے اگر کہتے تو اٹھا کر آپ کے منہ پر ماروں چوٹ بھی لگے اور میرے وجود کا یقین بھی ہو جائیگا۔

① اور دور کی فرمائش نہ کیجئے گا کہ میں یہاں مقید ہو چکا ہوں کہیں جا نہیں سکتا میرے برادر معظم نے کہا اچھا کوئی ہلکی سی چیز میرے اوپر ڈال دے کہ چوٹ نہ لگے۔ اس نے کہا کہ املی کے درخت کے اوپر دیکھتے۔ انھوں نے جیسے ہی گردن اٹھائی درخت پر سے ایک مٹی کا ڈھیلا ناک کے سامنے گرا۔ پوچھا یہ تازی مٹی کھدی ہوئی کہاں سے لایا۔ اس نے کہا کہ سرلے کے پچھوڑے کھیت میں ہل چلتا تھا۔ میں ہاتھ بڑھا کر اٹھا لیا۔

شاہ حفیظ الدین صاحب میرے فرزند مولوی احمد اشرف کے نانا تشریف لائے اور دیر تک قریب ایک گھنٹہ کے اس آسیب سے باتیں کرتے رہے اور وہ لڑکی خاموش علیحدہ بیٹھی تھی۔ ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے کہا ہم رخصت ہوتے ہیں۔ اس آسیب نے کہا کہ گھنٹہ بھر سے تو میرا دماغ خالی کیا ہے۔ سرلے کے باہر تو نکلے پانچ ہزار ڈھیلا برساؤں گا۔ اس لڑکی کے بھائی نے شاہ صاحب سے کہا کہ یہ آسیب جو کہتا ہے وہی کر کے دکھلائے گا۔ جس وقت یہ کسی سے باتوں میں مشغول ہو آپ چپکے سے چلے جائیے گا۔

میرے فرزند مولوی حاجی سید احمد اشرف مد عمرہ مرحوم اور برادر زادہ مولوی محمد جعفر صاحب مرحوم دونوں مجھ سے ناقل تھے کہ ہم دونوں نے جا کر پختہ خود دیکھا کہ جس کا جو جی چاہتا اس آسیب سے سوال کرتا اور وہ آسیب آنکھوں سے غائب جواب دیتا۔ چنانچہ حضرت محمد علی پیر مطلق مرشد برحق حاجی الحرمین سید ابو محمد اشرف حسین زاد اللہ فیضانہ بھی اس واقعہ عجیبہ کی خبر سن کر تشریف لے گئے۔ آپ نے اس آسیب سے پوچھا تو یہاں کیوں کر آیا اس نے مسخراپن سے کہا کہ کیا پوچھتے ہو اسے حجر ت۔

② اسے روشنی طبع تو برہنہ بلا تندی۔ آپ نے فرمایا کہ تو سہی کیا واقعہ گزرا۔ اس نے کہا بہت پیروں اور فقیروں کے پاس سے اس لڑکی کے گھر والے گندہ لغو لائے جب کچھ مجھ پر اترتا تو میرے سامنے دو چار بزرگوں کا نام لے کر شروع کیا کہ فلاں بزرگ کے پاس تجھ کو لیجائیں گے۔ میں نے انکار کیا۔ غرض جہاں جہاں کا نام لیا میں انکار کرتا گیا۔ جب کچھ چھ شریف کا نام لیا میں چپکا ہو گیا اور یہاں کی ہیبت و جلالت نے میرے دل پر اثر دکھلایا۔ میرا سکوت کرنا میرے حق میں برا ہوا

جو اس لڑکی کو یہاں لے کر حاضر ہو گئے۔ اب میرا کچھ قابو نہیں چلتا۔

① خلاصہ یہ کہ ایک ہفتہ تک یہی تماشا رہا اور دور دور سے آدمی آتے اور اس شیطان سے ہمکلام ہوتے۔ ساتویں روز یہ کیفیت ہوئی کہ ساری رات ہائے گم کے رونے کی آواز آتی تھی۔ رونے والا نظر نہیں آتا تھا۔ تمام مسافرات بھر سرائے میں نہیں سوئے۔

”طلوع صبح صادق کے وقت اس لڑکی نے دیکھا کہ وہ آسیب چلاتا ہوا اور روتا ہوا اس صورت سے لڑکی کے سامنے آیا کہ اس کی کمر میں رسی بندھی ہے اور دو آدمی پکڑے ہوئے ہیں اس آسیب نے لڑکی سے کہا کہ تم اپنے گھر جاؤ۔ اور ہم تو یہیں کے ہوئے۔

② چنانچہ اس لڑکی کے دروازہ خوش خوش درگاہ شریف میں نذر و نیاز کر کے فقیر، فقراء خادموں کو خیرات کر کے اپنے وطن کو چلے گئے۔ اس تاریخ سے آج تک اس آسیب کی نہ آواز سنائی دی نہ اس کا وجود معلوم ہوا۔ اس آسیب کو بوڑھا کے نام سے پکارتے تھے۔

۱۵

### ③ ذکر نواب محمد شاہ خان صاحب رئیس سکری گنج کا

”مع اپنے گھوڑے کے مرض سحر سے اچھا ہونے کا

نواب محمد شاہ خان صاحب رئیس و جاگیر دار سکری گنج ضلع گورکھپور سحر میں مبتلا ہو کر ”درگاہ شریف میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس ایک گھوڑا فقرہ ایسا عمدہ تھا کہ مہاراجہ بستی اس کے بدلے میں ایک ہاتھی دیتے تھے۔ اس گھوڑے پر ساحر نے مھر کر دیا تھا۔

④ غرضیکہ راکب اور مرکب دونوں پر جادو تھا۔ نواب صاحب کے منہ سے پان اور مٹھائی قے کے راستہ گری اور گھوڑے کے منہ سے بھی بذریعہ قے ایک آٹے کا گولا گرا۔ اس میں تعویذ اور لونگ اور سوئی منکلیں اسی قیام میں نواب صاحب نے اپنی زوجہ دختر و خوشدامن کے فقیراشرنی جامع رسالہ ہذا کے ہاتھ پر مرید ہوئے۔ اور وہ گھوڑا فقرہ کی نذر کیا۔ بڑی اوجھل کود کے ساتھ وہ گھوڑا فقرہ کے دروازے تک پہنچا کتنے آدمیوں کو اس گھوڑے کی حسرت رہ گئی۔

۱۶

### ① ذکر ایک مسلمان گدی کا پوری کے مرض جذام سے اچھا ہونے کا

”جس زمانہ میں فقیراشرنی جامع رسالہ ہذا ایک سال تک درگاہ شریف میں بطور چلہ کشی ”مقیم رہا تھا اسی زمانے میں کانپور کا ایک مسلمان گدی مبتلائے مرض جذام ہو کر درگاہ شریف میں آیا جہاں لوگ جوتیاں اتارتے تھے وہیں بیٹھتا تھا اور وہاں کی خاک اٹھا کر اپنے بدن میں ملتا تھا۔ چند روز کے بعد اس کا مرض بالکل جاتا رہا۔ اور صحت کامل ہو گئی۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت فرما رہے ہیں کہ تو ہماری درگاہ کا چراغ لجا اور اپنے وطن میں ہر جمعرات کو روشن کرنا اس سے بندگان خدا کو فیض پہنچے گا۔ چنانچہ گدی چراغ آستانہ لیس کر اپنے گھر پہنچا اور اپنے مکان سے علیحدہ ایک حجرہ بنایا۔ ہر شب جمعہ کو دروازہ حجرہ کی بلبندی پر چراغ روشن کرتا اور ہر شب جمعہ کو آسیب زدوں کا مجمع ہوتا۔ جادو سحر، جنت چھوٹتے۔ اس گدی کو نذر و نیاز کی آمدنی بہت کچھ ہونے لگی۔

۱۷

### ② ذکر فتح پور ہنسوا کے ایک رئیس کی بی بی کے

مرض آسیب سے اچھا ہونیکا

”فتح پور ہنسوا سے ایک رئیس جو مرید سید و سی علی شاہ سندیلوی کے تھے مع اپنی زوجہ آسیب اور مرشد کے حاضر درگاہ کچھوچھ شریف ہوئے۔ حضرت سید و سی علی شاہ صاحب ایک مرد کامل اور درویش صاحب دل سلسلہ چشتیہ نظامیہ فخریہ نیاز کے تھے۔ شاہ صاحب نے حضرت مجوز دانی کے مزار پاک پر ایک گھنٹہ کامل سر جیب مراقب رہ کر عرض کیا۔ جب مزار شریف سے بخت

⑤

ہو کر اپنے وطن کی طرف چلے اپنے مرید سے کہہ گئے کہ حضرت کا حکم ہو چکا ہے جمعرات کے دن جو کچھ آسیب یا بلا ہوگی دفع ہو جائے گی۔ یہ کہہ کر وہ تشریف لے گئے۔ چنانچہ جمعرات کا دن جب آیا تو اس عورت مریضہ پر آسیب کی تسلیط ہوئی۔ لکڑی کا چوکھٹا بنا کر پردہ میں وہ عورت آسیب زدہ بیٹھی تھی۔ کہ دفعاً شور مچا کہ ہائے جلا، ہائے جلا، اور اس عورت کے منہ سے ایک ایک گز لمبا آگ کا شعلہ نکلنے لگا۔ عورت تو چلا رہی تھی، وہ شعلہ پردہ میں لگ گیا بیکارگی پردہ جل کر خاک ہو گیا۔ پھر جلدی سے دوسرا پردہ لگایا گیا تھوڑی دیر وہ عورت یہوش پڑی رہی جب ہوش آیا خاصی اچھی ہو گئی۔ یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کبھی اس کو کوئی مرض تھا مگر خفیف ہونٹھ اس کے جمل معلوم ہوتے تھے۔

۱۸

## ② ذکر ایک پتلی والے کی عورتِ مجنونہ اچھا ہونیکا

ایک ہندو گیا کارہنے والا پتلی کا ناچ کرنے والا حاضر دربار ہوا۔ اور اس کی عورت مجنونہ از خود رفتہ ہو گئی تھی۔ جب اس عورت کو فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے پاس لایا میں نے اس کو ہدایت کی کہ اس کو صبح و شام حضرت محبوب یزدانی کے نیر مبارک میں نہلاؤ۔ انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ چنانچہ میری ہدایت کے بموجب نہلایا۔ ایک ہفتہ کے بعد بالکل اچھی ہو گئی اس کا مرد عورت کو نہلا دھلا کر پیڑ سے بدلو کر فقیر کے پاس لایا اور کہنے لگا کہ حضور کے فرمانے کے بموجب میں نے نیر مبارک میں صبح و شام نہلایا اب اچھی ہو گئی یہ عورت بڑی خوش الحان ہے اگر آپ اس کا گانا سننا چاہیں تو میں سواؤں۔ میں نے کہا میں عورتوں کا گانا نہیں سنتا۔

۱۹

## ③ ذکر حضرت شادی مولائی حاجی الحسین ابو محمد اشرف حسین کے

حضرت عالی مرتبت جناب مرشدی و مولائی حاجی الحسین  
مرضی السیر الف سے اچھا ہونیکا سید ابو محمد اشرف حسین اشرفی جیلانی زاد اللہ فیضانہ و بركاتہ

① اوائل عمر میں جب آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی مرض بوا سیرالاف میں مبتلا ہوئے۔ گورکھ پور میں ڈاکٹر محمد شائق کا علاج کراتے رہے مگر سوائے تکلیف روزمرہ اٹھانے کے کوئی فائدہ نہیں ہوا ناک کے نتھنوں میں اس قدر بدگوشت بڑھ آتا تھا کہ سانس لینا بھی مشکل ہوتا تھا۔ اس کے بعد جراحوں کا علاج کرایا اس سے بھی نفع نہ ہوا۔ یونانی طبیبوں میں حکیم علی افضل خان صاحب فیض آباد میں مشہور تھے جب ان کو دکھلایا تو انھوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اس مرض کو اچھا ہوتے نہیں دیکھا اکال دواؤں سے کچھ افادہ ہو جائے گا مگر ازالہ کلی مرض نہیں ہو سکتا۔ حضرت مخدومی مایوس ہو کر کچھوچھ شریف وطن کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کے مکان پر یہوہو نچنے سے پہلے میاں مراد شاہ فقیر درگاہ نے حضرت جدی و مولائی نانا سید شاہ نیاز اشرف قدس سرہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ میرے نواسہ سے جا کر کہہ دو کہ ادھر ادھر علاج کے لئے کیوں مارا مارا پھرتا ہے۔

② اپنے جد کے مزار پر درگاہ شریف میں آکر چلہ کرے اچھا ہو جائے گا۔ ادھر حضرت مکان پر آئے ادھر میاں مراد شاہ درگاہ شریف سے آئے اور یہ بشارت لائی۔ حضرت نے اسی وقت درگاہ شریف کے قیام اور چلہ کشی کا ارادہ کر لیا اور درگاہ شریف پہنچ کر حضرت محبوب یزدانی کے چراغ مبارک کا تیل لگانا شروع کیا۔ چند روز میں صحت کامل ہو گئی۔ ساٹھ یا ستر برس کا زمانہ گزرا ہو گا پھر کبھی مرض نے عود نہیں کیا۔ کاسٹک اور تیزاب لگانے سے سخت تکلیف اٹھاتے تھے اور مرض بھی نہیں جاتا تھا۔ حضرت محبوب یزدانی کے چراغ کا تیل لگانے سے نہ کچھ سوزش ہوئی نہ کچھ تکلیف معلوم ہوتی تھی۔ اور اس بدگوشت پر جو تیل لگاتے تھے پانی کی طرح گل کر بہتا جاتا تھا۔

③ اس شفاء مرض کی کرامت دیکھ کر کتنے بد مذہب و ہابیوں نے اپنی بد مذہبیوں سے توبہ کی اور مان گئے کہ جس طرح سے اولیاء اللہ عالم حیات میں اپنی کرامات دکھلاتے ہیں اسی طرح بعد انتقال بھی اپنی قبر کے اندر سے تصرف کرتے ہیں۔

لو کہ چاکروں کے ساتھ دربار میں آئیں اور اپنے حوصلہ کے موافق نذر و نیاز کی اور کھانے پینے کا

## ① ذکر شیخ عبدالرحیم ساکن مبارک پور کے رشتہی کپڑوں کے کارخانہ کی چینی کے سحر کے دفع ہونے کا۔

شیخ عبدالرحیم رشتہی کپڑوں کے کارخانہ دار کے کارخانہ میں کسی نے چینی کا سحر دیا تھا " عجیب قسم کا سحر تھا۔ کبھی تو رشتہی تانا اڑا ترچھا خود بخود کٹ جاتا۔ کبھی بنا ہوا کپڑا ایسا خراب لگتا کہ جس سے ایک ٹوپی یا ایک ٹو ا بھی نہیں بن سکتا تھا۔ اس شخص نے جہاں کسی بزرگ کو سنا وہیں سے دعاء تعویذ لایا۔ جب اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو مجبور ہو کر اپنے ایمان کو خراب کر کے ناگپور سے ایک جادوگر کو لایا۔ اس نے بھی بہت کچھ اپنا نتر چلایا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر میں ایک جادوگر نے کاؤنر و کچھیا کی رہنے والی نے آکر بہت کچھ اپنے کرتب اور جادو سے چینی کا روکنا چاہا مگر یہ بلانہ ٹلی۔

② فقیر شرفی جامع رسالہ ہذا بھی انہیں ایام میں حسب خواہش مریدان مبارکپور گیا تھا۔ عبدالرحیم نے مجھ سے آکر عرض حال کیا۔ میں نے حضرت محبوب یزدانی کے دربار میں آنا کا چرغ جو میرے پاس موجود تھا ان کو دیا۔ اور چالیس روز روشن کرنے کی ہدایت کی۔ ایک ہی ہفتہ میں ساری بلا ٹل گئی کام جاری ہو گیا۔

③ تین سال کے بعد پھر جو فقیر شرفی مبارکپور میں آیا معلوم ہوا کہ حضرت محبوب یزدانی کے چراغ کی برکت سے سحر کا اثر جاتا رہا۔ خدا کی بارگاہ میں شکر بجالایا شیخ عبدالرحیم کارخانہ دار مع اپنے اہل و عیال اور تمامی خاندان کے سلسلہ عالیہ اشرفیہ میں فقیہ کے ہاتھ پر مرید ہو گئے سمجھنے بات ہے کہ جن کے آستانہ کے چراغ میں یہ اثر ہو کہ جہاں لیجا کر جلائے آسیب جن و سحر دفع ہو جائے۔

ان کے مزار مبارک پر اگر کوئی باخلاص قلبی حاضر رہے تو کیوں کرنے مرتبہ کمال کو

پہونچے گا۔

## ① ذکر شفا پانے جرنیل فرج امجد علی شاہ بادشاہ کھنوکھا

امجد علی شاہ والی کھنوکھے ہاں ایک خانصاحب شاہجہاں پور کے رہنے والے کسی بڑے " عہدہ فوجی میں جرنیل یا کرنل تھے۔ ان کی عمر پچیس برس تھی کہ دفعتاً گونگے ہو گئے۔ نہ زبان سے کچھ بات کرتے نہ اشارہ سمجھتے۔ ان کی والدہ بڑے حشم و خدم کے ساتھ رتھ اور پہلی " اور کھچڑوں میں اسباب لدا ہوا مع نوکر چاکر لوٹڈی غلام بیس پچیس آدمیوں کی جمعیت سے " مریض کو لے کر درگاہ شریف میں حاضر ہوئیں اور تین برس کامل وہ بی بی اپنے لڑکے کو " لئے ٹھہری رہیں۔ اس تین سال کے قیام میں جو کچھ نقد و خمس اور مال و اسباب وغیرہ انکے " پاس تھا سب صرف ہو گیا۔ یہاں تک نوبت پہونچی کہ آٹھویں دن برقع اور ہلکے پھوپھے شریف میں حضرت کی اولاد سیدائیں کے پاس جاتیں وہ تمام بیسیاں کوئی آٹا کوئی چاول کوئی " دال کوئی نقد پیسہ سے ان کی مدد کرتیں۔ ان کے پاس یہ سامان اس قدر ہو جاتا تھا جو آٹھ دن کی خوراک کے لئے کافی ہوتا تھا۔

غرض ان کا یہ معمول تھا کہ ہر جمعرات کو آئیں اور مخدوم زادیاں ان کی کفالت کرتیں ② ایک روز شب میں تہجد کے وقت ماں بیٹے درگاہ شریف میں پیش دروازہ حضرت کے بیٹھے تھے کہ دفعتاً اس مریض لڑکے نے آواز دی " اماں پانی پلاؤ۔ وہ بی بی خوشی خوشی اٹھیں " اور حوض مبارک سے ایک پیالہ پانی لا کر پلایا۔ اسی وقت سے وہ لڑکا اچھا ہو گیا۔ پھر تو ③ دوسرے دن بی بی پٹھانی کچھ پھوپھے شریف تمام بیسیوں سے رخصت ہونے آئیں سب نے " بقدر ہمت اپنے زادراہ کے واسطے زر نقد سے کفالت کی۔ وہ اپنے لڑکے کو لیکر کھنوکھے پہونچیں " خدا کی قدرت کہ ایک سال کے درمیان میں اس لڑکے کو دربار شاہی سے وہی عہدہ ملا ④ جو پہلے تھا۔ دو برس کے بعد پھر پٹھانی بی بی اسی حشم و خدم کے ساتھ رتھ پہلی گاڑی بھیکڑ سے " نوکر چاکروں کے ساتھ دربار میں آئیں اور اپنے حوصلہ کے موافق نذر و نیاز کی اور کھانے پکانے

① غرابہ تقسیم کئے اور مخدوم زاد یوں سے آکر ملیں۔ سونے اور چاندی کے زیورات بہت کچھ ہوا کر لائیں اور ہر سیدانی بیبیوں کو کچھ نہ کچھ ہدیہ پیش کیا۔

۲۲

## ② ذکر شفا پانے قاضی صاحب رئیس ساکن مٹوا مہ ضلع الہ آباد

” قصبہ مٹوا مہ ضلع الہ آباد سے ایک رئیس قاضی صاحب مرض دق میں مبتلا ہو کر آئے۔ جب صحن عدالت میں ان کی پاکی پہنچی خدام درگاہ نے ہر طرف سے گھیر لیا اور دعائیں دینے لگے خدا آپ کو صحت بخشے۔ اس رئیس نے کہا کہ آپ لوگ صرف دعا ہی دیں گے یا کچھ تبرک درگاہ شریف کا عنایت کیجئے گا۔ سب نے کہا کہ یہاں تو ہر مریض کو حضرت کے چراغ کا تیل ملتا ہے۔ یہ کہہ کر ایک خادم مشعل خانے سے ایک چراغ جو شب کو مزار مبارک پر جلا تھا اور اس میں کچھ تیل بھی باقی تھا لایا۔ اس رئیس نے ہاتھ پھیلا کر لے لیا۔ قریب دو تولہ کے تیل تھا وہ پی گیا۔ ایک طبیب جو ان کے ملازم ہمراہ تھے۔ ان طبیب نے کہا کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں جب آپ اس قدر بد پرہیزی کریں گے تو میرے رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان رئیس نے جواب دیا کہ جب تک ہم تمہارے زیر علاج تھے اس وقت تک نیک نامی اور بدنامی تمہاری ہوتی اب ہم نے دوسرے شفا خانے کی طرف رجوع کیا ہے۔ تم سے تعلق نہیں رہا۔

③ خلاصہ یہ کہ دوسرے دن طبیب نے جب نبض و قارورہ دیکھا چہارم حصہ مرض جاتا رہا تھا۔ پھر تو ایک گھڑ تیل کا مزار مبارک پر رکھوا دیا۔ صبح و شام اسی تیل میں گوشت، ترکاری دال وغیرہ پکوا کر کھانا شروع کیا۔ ایک ماہ کے عرصہ میں بالکل آرام ہو گیا۔ خاصے موٹے تانے تندرست ہو کر خوش خوش اپنے گھر کو واپس گئے۔

۲۳

## ① ذکر شفا پانے حکیم وارث حسین صاحب کا

فیتر اشرفی جامع رسالہ ہذا کے سامنے یہ واقعہ گذرا۔ ایک حکیم وارث حسین نامی منیر شریف کے رہنے والے ہمراہ حاجی محمد وحید الحق صاحب رئیس بہرائچ والوں حاضر آستانہ عالی ہوئے۔ ان کو مرض بخیر کی شکایت مدتوں سے تھی۔ حضرت محبوب یزدانی کے چراغ مزار مبارک کا تیل قریب ۱۶ ماشہ کے پی گئے۔ اسی دن سے ان کو بھر بخیر کی شکایت نہیں ہوئی۔

۲۴

## ② ذکر صحت پانے صفدر خان ڈپٹی کلکٹر رئیس گورکھ پور کے ہوئی

ڈپٹی صفدر حسین خان صاحب رئیس گورکھ پور کی بہو مقام فیض آباد میں اس قدر علیل ہوئی کہ اس کی امید زبیت نہ تھی۔ اس ارادہ سے فیض آباد سے کچھ چھ شریف کو روانہ کیا کہ ایک مقام مقدس میں بجوار اولیاء اللہ جائے دفن نصیب ہو۔ فیض آباد سے جب اسٹیشن اکبر پور پر مریضہ کو اتارا۔ آثار صحت پیدا ہوئے۔ درگاہ شریف میں حاضر ہو کر چندے قیام کیا۔ حق تعالیٰ نے برکت حضرت محبوب یزدانی صحت کامل عطا فرمائی اس مریضہ کی حالت ایسی ردی تھی کہ فیض آباد سے ریل پر عالم بیہوشی میں سفر کیا تھا۔ اس حالت صحت کو دیکھ کر منکرانِ کرامت اولیاء اللہ بھی معقد ہو گئے۔

۲۵

## ③ ذکر صحت پانے زوجہ وکیل ضلع آرہ مارا چراغ آستانہ سے

” ضلع آرہ کے رہنے والے ایک وکیل کی بی بی پر ایک بڑے زبردست جن کا اثر تھا۔

① جب کسی طرح دعا و تعویذ سے دفع نہ ہوا تو چراغ آستانہ درگاہ شریف سے جو بہت کہنہ اور سندی تھا، منگوا کر اپنی بی بی آسیب زدہ کے سامنے اس چراغ کو روشن کیا۔

② چالیس دن نہیں گزرنے پائے تھے کہ وہ جن دفع ہو گیا اور اس مریضہ کو صحت کامل ہو گئی یہ ایک کرشمہ کرامات و تصرفات مزار مبارک حضرت محبوب یزدانی کا جو اکثر میری یادداشت میں تھا لکھ دیا۔ جو اس آستانہ پر جا کر ایک دو چلہ قیام کرے تو سینکڑوں واقعات عجیبہ اور حالات غریبہ اپنی آنکھوں سے دیکھے۔

روضہ مبارک کا نقشہ یہ ہے کہ گردِ روضہ مبارک کے ایک خندق ایسی چوڑی اور گہری ہے کہ جس میں آدمی بلا کشتی کے عبور نہیں کر سکتا۔ بیچ میں اس کے روضہ مبارک کی فصیل بلند کر سنی مثل قلعہ کے اس کے وسط میں قبہ مزار فائز الانوار واقع ہے۔ اسی قبہ میں حضرت نور العین کا بھی مزار ہے۔ صحن کرسی روضہ کے بلندی پر حضرت کے قبہ شریف کے پائیں مزارات حضرت شاہ حسن خلف اکبر سجادہ آستانہ روح آباد مع ان مزارات کے جو اس زمانہ تک سجادہ نشین ہوتے چلے آئے واقع ہیں۔ اور مزار شاہ حسن سے پورب ادباً کچھ پائیں کو ہٹا ہوا مزار شاہ حسین برادر خورد سجادہ نشین صاحب ولایت جونپور معان کے بعد کے سجادہ نشینان کے مزارات ہیں۔ روضہ مبارک سے دس بیس زمین نیچے اتر کر صحن عدالت ہے۔ یہاں پر حاجت مندان مرد و عورت، ہندو مسلمان صبح و شام حاضر ہوا کرتے ہیں۔ ماہ محرم میں تاریخ ۲۵ء سے ۲۹ء تک عرس شریف ہوتا ہے۔

⑤ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا اپنی خانقاہ میں تاریخ ۲۷ء محرم کو زیارت تبرکات مونے مبارک وغیرہ سے حاضرین کو مشرف کرتا ہے۔ اور ۲۸ء محرم کو جو عین تاریخ انتقال حضرت محبوب یزدانی قدس سرہ کی ہے۔ رسم خرقہ پوشی و مجلس قوالی اور فاتحہ وغیرہ ادا کرتا ہے۔

④ اور تاریخ وصال ۲۸ء محرم سے ایک دن قبل ۲۷ء محرم کو خاندان شاہ حسین کے سجادہ نشین اپنی خانقاہ میں عرس کرتے ہیں۔ اس زمانہ عرس شریف میں علاوہ حاجتمندوں کے اشخاص علماء اور مشائخ بھی تشریف لاتے ہیں۔

① دوسرا میلہ تمام مہینہ آگہن ہندی مہینہ میں رہتا ہے۔ اس میں بھی ہندو، مسلمان ادنیٰ اعلیٰ ہر قسم کے بیمار اور آسیب زدہ حاضر ہوتے ہیں اور شفا پاتے ہیں۔ گردِ روضہ میر کے نام سے جو خندق بنی ہے اس میں اترنے کے واسطے دائیں بائیں صحن عدالت سے زمین بنا ہے۔ دونوں طرف یمین و یسار لب آب ایک ایک مسجد بنی ہے۔ حسب طرف کوئی وضو کرے اس طرف کی مسجد میں نماز پڑھے۔

② جویم خلایق اس قدر ہوتا ہے کہ کہیں پیر رکھنے کو جگہ نہیں ملتی۔ انتظام قدرتی ایسا ہے کہ کوئی تنفس ایسا نہیں ہوتا جس کو کسی قسم کی ضرورت کی چیز نہ ملے۔ غلہ بکڑی، برتن، ترکاری، گھاس اور قسم قسم کی مٹھائی اور دوکانوں پر ہر قسم کا کھانا وقت پر ملتا ہے۔

③ فقیر اشرفی جامع رسالہ ہذا نے بطور عرض حال کچھ اشعار بطور قصیدۃ التجانیہ حضرت محبوب یزدانی کی طرف رجوع ہو کر لکھی۔ اور ان اشعار پر رسالہ کا خاتمہ کیا۔ بارگاہ عالی میں قبولیت کی امید ہے۔

## ④ قصیدہ اولیٰ

اے مرے سلطان سمنائے لوزخ  
تاجدار ملک عرفاں لوزخ  
سخت فکر و رنج میں ہوں مبتلا  
دردِ دل کے میرے درماں لوزخ  
دور مت کیجئے حضوری سے مجھے  
رکھئے اپنے در کا مہماں لوزخ  
حاضر دوں کے دست جو رطلم سے  
دو بچا اے شیر مرداں لوزخ  
اس دل مردہ کو اب دیجئے جلا  
اے مرے عیسیٰ دوراں لوزخ  
بتلائے رنج و غم کب تک رہوں  
دست گیر بے نوا یاں لوزخ  
نزعۃ اعداء میں گھبراتا ہے دل  
ابن حیدر شیر مرداں لوزخ  
چاہتا ہوں ذکرِ حق میں زندگی  
دافع و سوا اس شیطان لوزخ



خدمتِ دین میں دل سے کروں  
مجھ فقیر بے سروسامان کی  
ظلمتِ عصیاں سے دل تاریک ہے  
اب نگاہِ لطف ہم پر کیجئے  
آپ کے دیدار سے آنکھیں ہوں شاد  
ظالموں نے ظلم بے حد کر دیا  
شبِ ازل سے ہوں غلاموں میں تھے  
جب ستائیں دشمن بے دیں مجھے  
کب کوئی محروم اس در سے پھرا  
آپ کے در پر جو گستاخی کرے  
استانہ کے غلاموں پر ذرا  
بے ادب کوئی نہ اس در پر رہے  
حلقہ ذکرِ جہر کا جاری رہے  
بے شعور و بے ادب در سے ترے  
ہو گئے مفروز و پریشاں لوخبر

اب نگاہِ لطف ہم پر کیجئے  
ہوں نہایت ہی پریشاں لوخبر

# ① قصیدہ شریفِ ثانیہ

نہ مجھ سے چھوٹے گا ان کا دامن نہ ٹھکوبھولے گا نامِ اشرف  
میں بندہ بے درم ہوں ان کا ازل سے ہوں میں غلامِ اشرف  
میں انکی مدحت بیاں کروں کیا کہ سارے عالم میں ہے یہ شہرت  
مجددِ دو وقت تھا جہاں میں بلند تر ہے مقامِ اشرف  
انھیں کی محسوبیت کا نعرہ، ملائکہ نے فلک پہ مارا  
زمین پہ یہ شانِ غوثِ عالم، فلک پہ وہ احترامِ اشرف  
جناب کے والدِ معظم نے، خواب دیکھا کہ مصطفیٰ نے (صلی اللہ علیہ وسلم)  
یہ دی بشارت کہ ہم نے رکھا ہے، نام ان کا بنامِ اشرف  
زمین پہ روضہ ہے یا فلک پر، کچھ اس کی رفعت یہ کہہ رہی ہے  
کوئی فلک کا ہے یہ بھی ٹکڑا، جہاں بنا ہے مقامِ اشرف  
جو وحدت آباد جائے خلوت، تو کثرت آباد جائے جلوت  
کہیں ہے وحدت کہیں ہے کثرت، عجب سے کدش نظامِ اشرف  
جو روح آباد جا کے دیکھو، تو سیرِ روحی کا لطف آئے  
جو بیٹھو دارالامان میں جا کر، تو پاؤ واد فیضِ عامِ اشرف  
بنے جہانگیرِ غوثِ عالم، جہان کے اولیاء کے افسر  
ولی زمانے کے زیرِ فرماں، مطیع احکامِ عامِ اشرف  
کسی نے تاریخِ عرشِ اکبر، بنائے روضہ کی خوب کھلی  
ہماری نظروں سے کوئی دیکھے، فلک سے بالا ہے بامِ اشرف  
عدالتِ صبح و شام دیکھے، جو کوئی دربارِ اشرفی میں  
تو بول اٹھے کہ اللہ اللہ، عجیب ہے انتظامِ اشرف

کہیں توجہات حل ہے ہیں، کہیں خباثت تڑپ ہے ہیں  
 کسی کے سر بولتا ہے جادو، کھوں میں کیا فیض علم اشرف  
 چراغِ روضہ سے لیکے کاہل، لگائیں آنکھوں میں اپنے اعلیٰ  
 تو آنکھیں ہو جائیں انکی روشن، یہ ہے کراماتِ عام اشرف  
 یہ چشمہ نیرگر دروضہ، باب شفاف و صاف جاری  
 مریض پیتے ہی ہوتیں اچھے، عیاں ہے فیض عام اشرف  
 سوارو کا کئی کوئیر کے بھی، خدا نے بخشی ہے یہ کرامت  
 کہ ہر مرض کی یہی دوا ہے، بنا ہے ہر اک غلام اشرف  
 یہ خاکِ روضہ میں ہے تصرف، کہ جس کو لیتے ہیں اہل حاجت  
 مریض اچھے ہوں جس سے لاکھوں، عجب ہے فیض عام اشرف  
 زمیں سے تا آسمان جو دیکھا، عجیب قدرت کا ہے تماشا  
 یہاں زمیں پر وہاں فلک پر، کھڑے ہوئے ہیں خیام اشرف  
 امید لطف و کرم پر تیرے، میں عرضِ حاجت ہو کر رہا ہوں  
 کرو توجہ ذرا ادھر بھی، کہ لے رہا ہوں میں نام اشرف  
 گھسے جو گستاخ و بے ادب آ، تمہارے دربار با صفا میں  
 نکالنا جلد اس کو حضرت، کرے گا بد نام نام اشرف  
 ادب سے جس نے کہ رخ کو پھیرا، غضب کا منہ پر لگا طمانچہ  
 جلال و جبروت شہ کا دیکھو، عجب ہے عالی مقام اشرف  
 اگر کسی طالبِ حند اپر، ذرا توجہ ہوئی تو ہر دم  
 کہے گا مدہوش کر چکا ہے، مجھے دو عالم سے جام اشرف  
 بھلا کوئی اشرفی سے پوچھے، کہ شاہ اشرف کی شان کیا ہے  
 کہے گا وہم و گماں سمیرے، بلند ہے احتشام اشرف  
 دَمَت

## اظہار عقیدت

سلسلہ عالیہ اشرفیہ کے عقیدت مندوں کو یہ معلوم کر کے مسرت  
 حاصل ہوگی کہ گذشتہ چند برسوں سے بمبئی کے اہل عقیدت چند مختلف مقامات پر بالخصوص  
 دارالعلوم محمّدیکہ و زکریا مسجد اور کربلا مسجد  
 بھٹکل شاہ انشا پل، بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ زیر سرپرستی اشرف العلماء شہزادہ سمن  
 حضرت علامہ مولانا الحاج سید شاہ حاکم اشرف صاحب قیلہ دامت برکاتہم  
 القدسیہ، بانی دارالعلوم محمّدیہ و خطیب زکریا مسجد بمبئی۔ عرسِ مخدومی و عرسِ اشرفی کا  
 روحانی پروگرام منعقد کرتے ہیں اور فیوض و برکات سے نہال ہوتے ہیں۔  
 قرآن خوانی، نعت و منقبت، علمائے کرام کے نورانی و عرفانی بیانات کے علاوہ بزرگوں کے  
 معمول کے مطابق حلقہ ذکر کا بھی روح پرور اہتمام اور پروگرام ہوتا ہے اور عقیدت مند ان اولیا کرام  
 کثیر تعداد میں شریک پروگرام ہو کر فیضیاب و بامراد ہوتے ہیں۔

ناظم

عرس اشرفی

بمبئی

# اشرف المساجد ٹرسٹ کا

## مختصر تعارف

حضرت مخدوم میر سید اشرف جہانگیر سنانی علیہ الرحمہ غوث العالم آپ کے فیض روحانی سے عالم کا گوشہ گوشہ مستنیر ہے اور اکتساب فیض کے لئے ہر طرف سے لاکھوں کی تعداد میں عقیدت مند عرس شریف کے موقع پر حاضر ہوتے ہیں۔ طالبان حق و راہ صفا مطلوب تک پہنچتے ہیں۔ رجب شریف کی تئیسویں تاریخ بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے۔ اطراف عالم کے اولیائے کرام آپ کے آستانہ پاک پر اکٹھا ہوتے ہیں۔ منزل سلوک کو طے کر کے مدنی تاجدار معراج والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں قرب خاص سے نوازے جاتے ہیں۔

ایک بار مجھے عرس شریف کے موقع پر اپنی خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں میں نماز جمعہ پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ نمازیوں کا اذہام تھا۔ اس وقت موجودہ خانقاہ میں چھوٹی بڑی کوئی مسجد نہ تھی۔ نمازیوں کو ادائے جمعہ میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آستانہ عالیہ پر چھوٹی مسجد ہونے کی بنا پر مسجد تعمیر کئی سال قبلوں پر اور قبروں کے سامنے پڑھی گئی۔ دل میں آرزو پیدا ہوئی کاش ایک ایسی مسجد تعمیر ہو جس میں زائرین آستانہ پاک کو ہر طرح کی ہولت پہنچائی جائی اور زائرین اطمینان اور فراغ قلب کے ساتھ خنوع و خضوع سے منہیات شریعہ سے محفوظ رہ کر خوشگاہ نماز و جمعہ و عیدین ادا کر سکیں اور بس۔ مسجد بنا کر کسی مسجد کا اضافہ اور نہ نام و نمود مقصود اور نہ ہی تعمیری مناسبت محض خالصاً لوجہ الکریم تعمیر کا عزم کیا گیا۔

سلامی پچھا تک کے اندرونی حصہ میں حج صاحب مرحوم کی زمین علم مخترم سید شاہ رفیق اشرف و سید شاہ نظام اشرف ایڈوکیٹ و حضرت العلامة انجی المعظم الملکم المحترم مولانا بیت شاہ مجتبیٰ اشرف کے تعاون سے حج صاحب کی اولاد سے اسٹام پر لکھا کر حاصل کی گئی تاکہ شرعی کسی قسم کا کوئی نقص نہ

چنانچہ ۱۹۷۸ء میں معززین خاندانی اور عائدین قوم و ملت کی موجودگی میں حضرت شیخ الشیوخ خلوت نشین زاویر بیت تارک معاملات زندگانی عامل و طائف اشرفی بقیۃ السلف خاندانی میرے حقیقی خالو جان عابد و زاہد سید شاہ ظہیر الدین اشرف اشرفی جیلانی متعنا اللہ تعالیٰ بسبر کات حیاتہ کے مبارک ہاتھوں سے اشرف المساجد ٹرسٹ المعروف مسجد بنائیں کاسنگ بنیاد رکھا گیا۔ بنیاد کی تکمیل بعد طریقیت عامل شریعت رہنمائے حقیقت حضرت مولانا بیگم سید شاہ قدیر احمد صاحب اشرفی جیلانی کی نگرانی میں ہوئی۔ ملک زادہ محب گرامی محمد عمر صاحب کا عملی تعاون خوب رہا۔ پھر کچھ ایسے نامساعد حالات پیدا ہوئے کہ فقیر سر بایہ کی فراموشی نہ کر سکا، جو جوئے شیر سے کم نہیں۔

پھر غیبی ہدایت کے بموجب روحانیہ پاک حضرت مخدوم اوجہ الدین میر سید اشرف جہانگیر علیہ الرحمہ والرضوان کا فرما ہوئی۔ درحقیقت اشرف المساجد ٹرسٹ غیبی ہدایت کی تصدیق اور بامید محب صادق و مکرم مولانا محمد امام الدین صاحب صافہ اللہ تعالیٰ عنہ شہر کل حاسنہ و عین امام و خطیب جامع مسجد بکھاری جوان سال و جوان بہت نے ہمنامی کی اور اس موصوف ہی کو تعمیری نگرانی سونپ دی گئی۔ مولانا موصوف کے خلوص نے تعمیر میں نئی زندگی بخش دی۔ مجددہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلسلہ تعمیر اب تک جاری ہے اور ابھی مسجد کا کام بہت باقی ہے۔ یہ میرے علم میں نہیں کب جا کر مکمل ہوگی۔ محض اس کی بارگاہ قدس میں رجا و امید کی قوت تمام کا سہارا ہے اور سرکار مخدوم علیہ الرحمہ میں یہ التجاہ ہے۔

اے اشرف زمانہ زمانے مدد نما درہائے بستہ راز کلید کرم کشا  
اے سرکار مخدوم علیہ الرحمہ آپ کا نام لبوا آپ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتا ہے  
یا سید اشرف جہانگیر دست من زار و ناتوان گیر  
اے سرکار مخدوم علیہ الرحمہ آپ کا ہوں، آپ کا کہلاتا ہوں، عرض مدعا ہے  
ہر کہ آمد بردرت امیدوار پر نگر دو چوں نیابد مدعا  
اے سرکار مخدوم علیہ الرحمہ آپ نے فرزند نور العین کے فرزندوں کی ضمانت لی ہے یہ فقیر عرض کرتا ہے۔

سرولاشا ہا کریم دستگیر اشرف حرمت روح پیر یک نظر کن ہوئے ما  
اے سرکار مخدوم آپ کے دربار عالی کا ایک داعی بھکاری ہاتھ جوڑے پیارے عرض  
کرتا ہے۔

اے بہ نیکر پیر کے مخدوم  
نزد از درت کے محرم  
بہر اولادِ خویش اے اشرف  
حاکم وقت را بکن محکوم

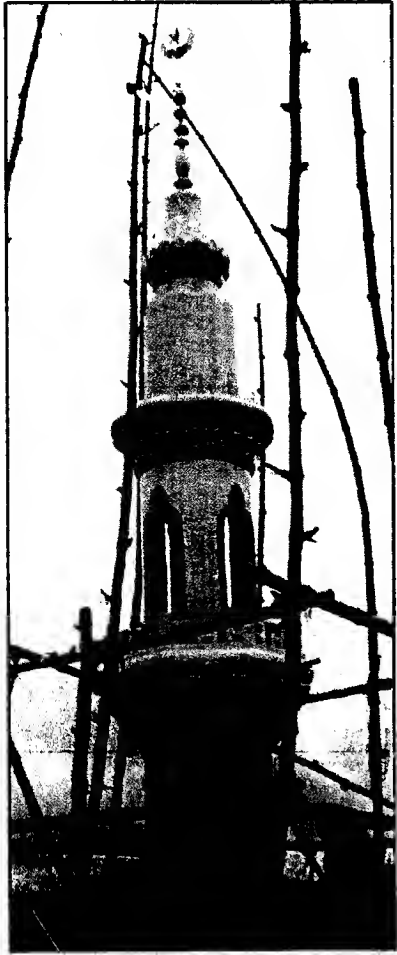
سگ بارگاہ اشرف

سید اشرف اشرفی جیلانی

۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

مطابق: ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء

الفقر العادى محمد شرف علی صید لانی  
المنفی الماترقی المبر آبادی



زیر تعمیر اشرف المساجد کا خوبصورت مینار



زیر تعمیر اشرف المساجد ڈرٹ  
درگاہ (رسول پور) کچھوچھ شریف، فیض آباد، راولپنڈی



زیر تعمیر اشرف المساجد کے بیرونی محراب کا ایک منظر

نَفْسَانِيَّة

یہاں استراحت حضور اشرافی میاں

نصف سگ حضور انور فی میان علم الرحمن

子

بِسْمِ اللَّهِ

جائے قیام  
حضرت تیدال حسن صاحب علیہ السلام  
بابڑوی خلیفہ امین حضور شرفیامیں

جلئے قیام  
فاکر سعادت نبی صاحب  
اہل حضور اشرفی میں

ملک کے قیام  
حضرت علامہ عبدالعلیم صاحب مدظلہ  
سری بی بی علیہ السلام کے مدظلہ

جلے قیام  
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب  
میں مٹوی۔ خلیفہ اہل بیت  
شرقی میاں

ملک کے نام  
حیدرآباد  
نیکو  
نیکو

## کمرہ برائے سامان عرس

کمرہ برائے سامان عرس

کمرہ برائے سامان عرس

صَدْر دَرَوَازَه

صحیح خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھو شریف، فیض آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کرہ خادمہ مریم کی

کرم خاوم ششخوئی

خادم خاص جیو ٹویاں

اسلام صاحب الزمان  
م صاحب الزمان

دار غزالہ

كان

جائے وصال حضورِ اشرافی میاں

برآمدہ جائے قوالاں

عمارت جامعہ اشرفیہ

محسن جامعه

## چبوتره

محرم ۱۰

تعمیر کردہ

20

۱۰۰

